خصوصی شمارہ صد سالہ جوبلی لجنہ اماء اللہ

عائشہ

سوئٹزرلینڈ

”اگر تُم پچاس فیصد عورتوں کی اصلاح کر دو تو اسلام کو ترقی حاصل ہو جائے گی۔“

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

لجنہ اماء اللہ سوئٹزرلینڈ کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

www.lajna.ch

1922 - 2022
Lajna Ima'illah International

Lajna Ima'illah
Frauenorganisation der Ahmadiyya Muslim Jamaat Schweiz

مبارک سو مبارک

1922 - 2022
Lajna Ima'illah International
Lajna Ima'illah
Frauenorganisation der Ahmadiyya Muslim Jamaat Schweiz

عائشہ میگزین کی ٹیم کی جانب سے تمام قارئین کی خدمت میں لجنہ اماء اللہ کی صد سالہ جوبلی کی مبارکباد پیش ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

نمبر شمار		صفحہ نمبر
1	اداریہ	3
2	پیغام صدر لجنہ اماء اللہ سوئٹزرلینڈ	4
3	ارشادات باریٔ تعالیٰ	7
4	ارشادِ نبوی ﷺ	8
5	ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام	9
6	خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا	10
7	”روح کے پتھر کو پگھل جانے بھی دے“	13
8	سورۃ فاتحہ کے آئینہ میں دیدار یار	15
9	ہستی باری تعالیٰ اور قرآن کریم کی پیشگوئیاں	17
10	دجال۔ یاجوج اور ماجوج	19
11	حضرت محمودہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	21
12	حضرت سیدہ امتہ الحی بیگم صاحبہ	23
13	غنچۂ دین کے لیے بادِ صبا ہو جاو	25
14	سیرت حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ	27
15	”ہماری پیاری اُمی جان“	29
16	لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے اغراض و مقاصد اور اس کے شاندار نتائج	31
17	تاریخ لجنہ اماء اللہ سوئٹزرلینڈ کی جھلکیاں	35
18	لجنہ اِماء اللہ سوئٹزرلینڈ کی صد سالہ جوبلی کی جڑواں تحریکات کا آٹھ سالہ سفر اور اس کے ثمرات	41
19	عائشہ اکیڈمی سویٹزرلینڈ کا قیام	47
20	ذہنی دباؤ اور بے چینی (Stress and Anxiety)	51
21	اللہ تعالیٰ کا حسن عمل کرنے والیوں کے لئے اجر عظیم کا وعدہ ہے	54
22	انفاق فی سبیل اللہ اور محبت الٰہی کا حصول	58
23	پکوان	62

اداریہ

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکروسپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار
(درثمین)

الحمدللہ کے ہم لجنہ اماءاللہ کی صد سالہ جوبلی میں داخل ہو چکے ہیں۔

اسلام نے عورت کی تعلیم و تربیت پر بہت زور دیا ہے۔ کیونکہ عورتوں کی ذمہ داری مردوں سے بھی زیادہ ہوتی ہے، کیونکہ عورت کی گود میں ہی اگلی نسل پروان چڑھتی ہے۔ اور اگر عورتیں اچھی تعلیم یافتہ نہ ہوں تو اس کا اثر آنے والی نسل پر بھی پڑتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”حقیقت یہی ہے کہ عورتوں کی تعلیم و تربیت کے بغیر کام نہیں چل سکتا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا ہے کہ، **اگر تم پچاس فیصد عورتوں کی اصلاح کرلو تو اسلام کو ترقی حاصل ہو جائے گی۔ گویا خدا تعالیٰ نے اسلام کی ترقی کو تمہاری اصلاح کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے۔** جب تک تم اپنی اصلاح نہ کرلو ہمارے مبلغ خواہ کچھ بھی کریں کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ (الازھار لذوات الخمار صفحہ 391)

احمدی خواتین کی تعلیم و تربیت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 1922 میں لجنہ اماءاللہ کی بنیاد رکھی، اور اس تنظیم کی پہلی صدر محترمہ سیّدہ محمودہ بیگم صاحبہ، اُم ناصرؓ کو بنایا گیا۔ یہ تنظیم خواتین کے لئے قائم کی گئی جس میں خواتین کی تعلیم و تربیت، خواتین میں تبلیغ، خواتین میں چندہ وصولی کا انتظام اور کئی دیگر امور میں خواتین ہی کرتی ہیں۔ لجنہ اماءاللہ کی مقامی شاخیں، ہر شہر اور گاؤں میں قائم کی گئیں۔ لجنہ کے تحت مدرسہ اور پھر سکول اور کالج قائم کئے گئے۔ رسالہ مصباح کا اجراء کیا گیا۔

یہ جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے، کہ ہم خلافت کے سائے تلے ایک لڑی میں پروئے ہوئے دانوں کی طرح ہیں اور لجنہ اماءاللہ کی تنظیم بھی خلافت احمدیہ کی برکات ہی کا ایک جزو ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ دنیا کے 206 ممالک میں احمدیت قائم ہے اور لجنہ کی تنظیم بھی ان ممالک میں قائم ہے۔ اور خلافت کی ہدایت کی روشنی میں اللہ کی یہ بندیاں اپنی ذمہ داریاں ادا کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ دن دکھایا ہے کہ ہم لجنہ اماءاللہ کی نئی صدی میں داخل ہو چکے ہیں اور ہمیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کہ احسانات کا ہر لحہ شکر ادا کریں۔ نئی صدی ہمارے لئے بھاری ذمہ داری لا رہی ہے۔ ہم نے اپنے کل کے لئے کیا تیاری کی ہے، ہمیں خود یہ جائزہ لینا ہے کہ کیا ہم اپنی اولاد کو ذمہ داری اٹھانے کے لئے تیار کر رہے ہیں یا نہیں؟

دعا ہے کہ ہم لجنہ اماءاللہ سوئٹزرلینڈ کی فعال رکن بنیں، اور اپنی اصلاح کے علاوہ اپنے بچوں کی اصلاح کا بھی مؤجب ہوں۔ اپنے عمل سے تبلیغ کریں، ملکی قوانین کی بجاآوری ہمارا نقطہ نظر ہو اور ہم واقعی میں لجنہ اماءاللہ کی ممبرات کہلانے کی مستحق ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کے بے پناہ فضلوں کو اپنے اندر جذب کرنے والے بنیں، آمین

لجنہ اماءاللہ سوئٹزرلینڈ کو نئی صدی بہت مبارک ہو۔

شوکت کھوکھر

عائشہ ٹیم

زیرِ نگرانی
محترمہ ڈاکٹر زیتون قاضی صاحبہ
نیشنل صدر لجنہ اماءاللہ سوئٹزرلینڈ

مدیرہ جرمن حصّہ
محترمہ عائشہ احمد محمود صاحبہ

مدیرہ اردو حصّہ
محترمہ شوکت کھوکھر صاحبہ

کتابت اور ڈیزائن
محترمہ ملاحت احمد صاحبہ
محترمہ عائشہ احمد محمود صاحبہ

ٹائپنگ
محترمہ روبیلہ خواجہ صاحبہ
محترمہ جاثیہ بخاری صاحبہ
محترمہ رباب احمد صاحبہ
محترمہ اقراء عزیز صاحبہ

پروف ریڈنگ اردو حصّہ
محترمہ قدسیہ میاں صاحبہ
محترمہ شوکت کھوکھر صاحبہ

پروف ریڈنگ جرمن حصّہ
محترمہ شانین خان صاحبہ

فائنل پروف ریڈنگ
مکرم و محترم عبدالوہاب طیب صاحب،
مربی سلسلہ عالیہ جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ
مکرم و محترم فہیم احمد خان صاحب،
مربی سلسلہ عالیہ جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم — وعلٰی عبدہ المسیح الموعود

«Keine Nation kann Fortschritte machen, ohne ihre Frauen zu bilden»

Hazrat Musleh Maud

(Möge Allah mit Ihm zufrieden sein)

پیغام تبریک وتشکر۔ صد سالہ جوبلی لجنہ اماء اللہ

ڈاکٹر زیتون قاضی، صدر لجنہ اماء اللہ سوئٹزرلینڈ

پیاری بہنوں، عزیز لجنہ اور ناصرات،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ،

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے لجنہ اماء اللہ کے سو سال مکمل ہونے پر خاکسار آپ سب کی خدمت میں پیغام تبریک وتشکر پیش کرتی ہے۔ جیسا کہ آپ جانتی ہیں اس جشن کا دورانیہ ستمبر 2022 تا اکتوبر 2023 تک ہے۔ اس لئے دنیا بھر میں جشن تشکر منایا جارہا ہے۔ لجنہ اماء اللہ سوئٹزرلینڈ اس جشنِ تشکر کے موقع پر "عائشہ مجلّہ" کا خصوصی شمارہ شائع کررہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان اور فضل ہے کہ اس نے ہمیں یہ مبارک دن دکھایا کہ تنظیم لجنہ اماء اللہ پہلی صدی مکمل کرکے دوسری صدی میں داخل ہوچکی ہے۔ اس مبارک موقع پر خاکسار نے اپنے پیغام کے لئے خلفاء کرام کے کچھ منتخب خطابات اور حوالوں سے چیدہ چیدہ باتیں اور نصائح بطور پھول چنے ہیں اور بہنوں کے لئے ایک گلدستہ پیشِ خدمت ہے۔

حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ نے خدا تعالیٰ کے اِذن سے جماعت کو بشارت دی تھی: "سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اسی تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔"

"اسلام کا زندہ ہونا ہم سے فدیہ مانگتا ہے، وہ کیا ہے، ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے۔" (فتح اسلام)

25 دسمبر 1922ء کا دن احمدی مستورات کی تاریخ میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اس دن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے مبارک ہاتھوں سے لجنہ اماء اللہ جیسی عالمگیر تحریک کی بنیاد رکھی گئی تاکہ احمدی عورتیں تعلیمی، ذہنی، فکری اور عملی، ہر لحاظ سے ترقی کرکے دنیا بھر کی مسلمان خواتین کی صف اوّل میں نظر آئیں اور ان میں قربانی کا ایک ایسا عظیم الشان جذبہ پیدا ہوجائے جو ایک زندہ جماعت کی فعال خواتین کے لیے ضروری ہوتا ہے۔ اسی مبارک تحریک کا یہ شیریں ثمر ہے کہ آج احمدی مستورات کشاں کشاں ترقی کے منازل طے کرتی ہوئی دُنیا بھر کی دیگر خواتین سے منفرد اور ممتاز نظر آتی ہیں۔

لجنہ اماء اللہ کا قیام احمدی عورتوں پر حضرت مصلح موعودؓ کا ایک عظیم تحفہ ہے۔ یہ آپؓ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے جو 43 سال تک اپنے بانی کی نگہداشت میں پھلا پھولا۔ آپؓ اس کی روز افزوں افزائش دیکھ کر بہت خوش ہوتے اور مزید بار آوری کے لیے رہنمائی فرماتے۔ گزشتہ 100 سالوں میں دنیا بھر میں لجنہ اماء اللہ خلافت کی بابرکت رہنمائی میں خوب پھلی اور پھولی الحمدللہ! کوئی بھی تفصیل لجنہ کی سو سال کی کارکردگی کا نقشہ نہیں کھینچ سکتی۔ لجنہ اماء اللہ ہماری روزمرہ کی زندگی کا ایک اہم حصہ ہے۔ ہمارے دل اور روح کے لئے ایک محفوظ پناہ گاہ اور ایک کمیونٹی ہے جس نے ہمیں زندگی بھر کے لیے بہنیں دی ہیں۔ رشتہ داروں سے زیادہ مضبوط تعلقات اور پلیٹ فارم دئے ہیں جہاں ہم ایک دوسرے سے نئی مہارتیں، نئے علوم سیکھتے ہیں اور پھلتے پھولتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔ "کیا ہی سچی بات ہے کہ عورت ایک خاموش کارکن ہوتی ہے اس کی مثال اس گلاب کے پھول کی سی ہے جس سے عطر تیار کیا جاتا ہے۔"

(تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد اوّل صفحہ 16۔ الفضل آن لائن 1، اگست، 2022)

حضرت مسیح موعودؑ کے درخت کی تمام شاخیں بشمول لجنہ اماء اللہ، ایک خلافت کے تحت جڑی ہوئی ہیں۔ جب ہم اپنی کامیابیوں کا جشن مناتے ہیں تو ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ لجنہ اماء اللہ کی بنیاد کے پیچھے ایک اہم مقصد ہے۔ لہذا یہ بہت ضروری ہے کہ ہم اپنی جڑوں کو ٹٹولیں، اپنی بنیادوں میں واپس جائیں اور دیکھیں کہ حضرت مصلح موعودؓ کیا چاہتے تھے؟ یہ ہی کہ احمدی خواتین اپنے عقیدے کے حوالے سے اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں، اپنے آپ کو دینی علوم سے آراستہ کریں تاکہ وہ ایک نیک اور متقی اگلی نسل کی پرورش کر سکیں اور اسلام کے دفاع اور اسلام کی اشاعت میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔ آپؓ نے فرمایا "جماعت کی مستقبل کی ترقی کا انحصار ہماری خواتین کے کردار پر بھی ہے۔" "**مذہب تب تک کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک آپ (خواتین) ترقی نہ کریں، ہماری ترقی، ہماری قربانیاں بیس یا پچیس سال ہی چلیں گی، تاہم اگر آپ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں گے تو آپ اس ترقی کو قیامت تک برقرار رکھ سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ آنے والی نسلوں کے استاد ہیں، آپ کا اثر دائمی ہے اور اس طرح سمجھ لیں کہ یہ ایک بہت بڑا بوجھ ہے، آپ ہی اسلام کو قائم رکھ سکتے ہیں، اور شیطان کے سر کو کاٹ سکتے ہیں اور آپ اپنے دین کی ترقی کو اس طرح مضبوط کر سکتے ہیں کہ تمام قومیں دیکھ کر حیران رہ جائیں گی۔**" (اوڑھنی والیوں کے پھول، حصہ اول، صفحہ 62)

لجنہ اماء اللہ کے قیام کے اغراض و مقاصد وہی ہیں جو اسلام احمدیت ایک عورت سے تقاضا کرتا ہے۔ خالق کائنات کا حقیقی عرفان اور اس پر زندہ ایمان پیدا کرنا۔ معبود اور عبد کے درمیان فاصلے کم کرتے کرتے ایک زندہ تعلق پیدا کرنا۔ قرآن پاک کو امام، نور اور ہدایت سمجھنا۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے سچا عشق اور آپؐ کی کامل اتباع کرنا۔ لجنہ کے قیام کے ساتھ ہی مجوزہ قواعد و ضوابط کے مطابق سرگرمی سے کام شروع ہو گیا۔ اپریل 1944 کو حضرت مصلح موعودؓ کو الہام ہوا: "**اگر تم پچاس فیصدی عورتوں کی اصلاح کر لو تو اسلام کو ترقی حاصل ہو جائے گی۔**" (الفضل 29/اپریل 1944ء صفحہ 3) پھر 14 فروری 1955ء کو لجنہ اماء اللہ کا عہد نامہ منظور ہوا۔ (تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد دوم صفحہ 401) آپؓ نے لجنہ کے امیر (صدر) کے انتخاب میں ان امور کا خیال رکھنے کا ارشاد فرمایا: "طبیعت غصے والی نہ ہو لیکن افراد پر حکومت کر سکے۔ کام کرنے والی ہو صرف رعب ہی رعب نہ ہو۔ اپنے منشا کو منوا سکے اور خود بھی ماننے والی ہو۔ کوئی ایسی حرکت نہ ہو جس سے حکومت پائی جائے۔ رعب نرمی، حلم، علم اور محبت سے ہوا کرتا ہے۔ سخت الفاظ بالکل استعمال نہ ہوں۔" (استفادہ از تاریخ لجنہ جلد اول صفحہ 71-72)

ذیلی تنظیموں کے اعتبار سے لجنہ اماء اللہ پہلی تنظیم ہے جس نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے تاریخ ساز دور میں اپنے سو سال کا سفر نہایت کامیابی و کامرانی ساتھ پورا کیا ہے۔ الحمد للہ! پہلی صدی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے 25 دسمبر 2022 کو مکمل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اسے لجنہ اماء اللہ عالمگیر اور جماعت احمدیہ کے لیے بہت خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین!

اس ضمن میں خاکسار حضورِ انور کی چند اہم باتیں اور ہدایات لجنہ کی توجہ کے لئے پیش کرنا چاہتی ہے:-

خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ماریشش 2005 میں لجنہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: "احمدی ماؤں اور بچیوں کو میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ جب آپ نمازوں کی طرف توجہ کریں تو قرآن کریم کے پڑھنے اور اس کو سمجھنے کی طرف بھی توجہ کریں۔ اس سے آپ کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کا پتہ چلے گا اور اس سے آپ کو اپنی اولاد کی صحیح تربیت کرنے کے راستے ملیں گے۔ پس قرآن کریم کی تلاوت کرنا اور اس کا ترجمہ پڑھنا ایک احمدی مسلمان کے لیے بہت ضروری ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کو اچھی طرح سمجھنے میں مدد ملے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اس لیے اتاری تھی کہ آپؐ کے ماننے والے اس پر عمل کریں۔ اپنی زندگی کو اس کے مطابق ڈھالیں اور خدا تعالیٰ کا قرب پانے والے ہوں۔ اس کا پیار حاصل کرنے والے ہوں۔"

(اوڑھنی والیوں کے پھول جلد سوم حصہ اول صفحہ 354-355۔ الفضل آن لائن 19 دسمبر 2022,)

ایک اور موقعہ پر جلسہ سالانہ آسٹریلیا 2006 میں عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے حضورِ انور نے فرمایا۔ "ہر عورت اگر اس بات کا خیال رکھے گی کہ میں نے زمانے کے امام کے ساتھ عہد کیا ہے کہ میں نے اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرنی ہے اور اپنی اولاد کے اندر بھی پاک تبدیلی پیدا کرنی ہے اور اس کے لیے اپنی پوری کوشش صرف کر دینی ہے تو ایسی عورتیں اور بچیاں معاشرے میں ایک مقام حاصل کرنے والی ہوں گی تو پھر اللہ تعالیٰ آپ میں وہ پاک تبدیلیاں پیدا کر دے گا جس سے آپ کا معاشرے میں ایسا مقام ہو گا جہاں آپ کا اور آپ کے بچوں کا نام بڑے احترام سے لیا جائے گا۔ خدا تعالیٰ آپ سب کو یہ مقام حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو ہماری آئندہ نسلوں کی پاکیزگی کی ضمانت ہو۔ اور ہم اس زمانے کے امام سے کئے ہوئے عہد کو ہمیشہ پورا کرنے والے ہوں۔ (اوڑھنی والیوں کے پھول جلد سوم حصہ دوم صفحہ نمبر 21-26)

پچھلے سال لجنہ اجتماع UK 2021 میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے لجنہ کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا: ”اگر ہماری احمدی خواتین اپنے فرائض اور مقاصد کو پورا کر سکتی ہیں تو انشاء اللہ وہ ایک عظیم اخلاقی اور روحانی انقلاب بھی برپا کر سکتی ہیں اور کریں گی۔ اپنے گھروں میں، اپنے شہروں میں، اپنی قوموں میں اور پوری دنیا میں۔“

لجنہ اماء اللہ کے سو سال مکمل ہونے پر 25 دسمبر 2022 کو جلسہ سالانہ قادیان سے خطاب کے دوران اپنے پیغام میں حضور انور نے فرمایا کہ ”لجنہ کی تنظیم کو بنے ہوئے بھی سو سال ہو گئے ہیں۔ لجنہ یہ جائزہ لیں کہ ان سو سال میں کس حد تک اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کی ہے۔ کس حد تک اپنے بچوں اور اپنی نسل کو بیعت کا حق ادا کرنے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ سے جوڑنے والا بنایا ہے۔ اگر تو اس طرح اپنی نسلوں کی تربیت کی ہے تو پھر لجنات اللہ تعالیٰ کی شکر گزار بندیاں ہیں لیکن جہاں کمیاں رہ گئی ہیں وہاں ایک عزم کے ساتھ یہ عہد کریں کہ نئی صدی میں ہم اپنی نسلوں کو عہد بیعت کا حق ادا کرنے والا بنائیں گی۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ جلسے میں شامل ہونے والا ہر احمدی یہ عہد کرے کہ ہم نے اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرنی ہے۔ عہد بیعت کو نبھانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔“

عزیز بہنوں! نئی صدی ہمارے لئے بھاری ذمّہ داریاں لا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بھی ارشاد ہے کہ انسان کو چاہیئے وہ یہ دیکھتا رہے کہ اس نے کل کے لئے کیا تیاری کی ہے۔ پس ہمیں جائزہ لینا چاہیئے کہ کیا ہم نے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو یہ ذمّہ داریاں اٹھانے کے لئے تیار کیا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں کیا تو یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ وہی قوم زندہ رہتی ہے جس کی اگلی نسل پہلی نسل کے کام کو تسلسل سے جاری رکھ سکے۔ پس ہم اپنے قدموں کو نہ روکیں، بڑھتے چلے جائیں اور اپنے ساتھ ساتھ اگلی نسل کو بھی لے کر چلیں۔ ان کے دلوں میں دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جذبہ پیدا کریں۔ صد سالہ تشکر کے موقع پر اتنا شکر کریں کہ ناشکری کے لئے کوئی خلاء نہ چھوڑیں کیونکہ جہاں شکر آگیا وہاں ناشکری کا کوئی مقام نہیں۔

پس پیاری بہنوں! ہم سب کا یہ فرض ہے کہ اپنی اس پیاری تنظیم کے بنیادی اصولوں پر عمل کرتے ہوئے اس انقلاب کا آغاز کریں اور اپنے اندر، اپنے گھروں میں، اپنی قوموں میں اور پوری دنیا میں عظیم اخلاقی تبدیلی پیدا کریں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس ضمن میں ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔ آپؓ نے لجنہ اماء اللہ کی بنیاد رکھتے ہوئے فرمایا ”چونکہ اللہ ہی تمام مدد، نعمتوں اور کامیابیوں کا سرچشمہ ہے“ اس لیے ضروری ہے کہ ہم اس سے دل کی گہرائیوں سے دعا کریں اور دوسروں کو بھی اس دعا کی تحریک کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے نیک و اعلیٰ مقاصد اور تقویٰ شعار کاموں کی طرف بہترین رہنمائی اور حوصلہ افزائی کرے جو ہماری تخلیق کے مقصد کو پورا کرتے ہیں۔ ہمیں مزید دعا کرنی چاہیے کہ وہ ہمیں ان مقاصد کے حصول کے لیے بہترین ذرائع کا انتخاب کرنے اور انہیں اپنی بہترین صلاحیتوں کے مطابق استعمال کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ ہمارا انجام بالخیر ہو اور ہماری آنے والی نسلیں بھی اس کے فضل و کرم سے اس کی رہنمائی حاصل کرنے والی ہوں اور وہ اللہ کی مرضی کے مطابق اس کام کو آخری وقت تک قائم رکھے۔ آمین!

والسلام،

آپ کی بہن، خاکسار،

ڈاکٹر زیتون قاضی، نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ سوئٹزرلینڈ

ارشادات باریٔ تعالیٰ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَکَ الۡمُؤۡمِنٰتُ یُبَایِعۡنَکَ عَلٰۤی اَنۡ لَّا یُشۡرِکۡنَ بِاللّٰہِ شَیۡـًٔا وَّ لَا یَسۡرِقۡنَ وَ لَا یَزۡنِیۡنَ وَ لَا یَقۡتُلۡنَ اَوۡلَادَہُنَّ وَ لَا یَاۡتِیۡنَ بِبُہۡتَانٍ یَّفۡتَرِیۡنَہٗ بَیۡنَ اَیۡدِیۡہِنَّ وَ اَرۡجُلِہِنَّ وَ لَا یَعۡصِیۡنَکَ فِیۡ مَعۡرُوۡفٍ فَبَایِعۡہُنَّ وَ اسۡتَغۡفِرۡ لَہُنَّ اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ

اے نبی! جب مومن عورتیں تیرے پاس آئیں (اور) اس (امر) پر تیری بیعت کریں کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہرائیں گی اور نہ ہی چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ ہی (کسی پر) کوئی جھوٹا الزام لگائیں گی جسے وہ اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے سامنے گھڑ لیں اور نہ ہی معروف (امور) میں تیری نافرمانی کریں گی تو تُو اُنکی بیعت قبول کر اور اُن کے لئے اللہ سے بخشش طلب کر۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

(سورۃ الممتحنہ، آیت 13)

یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّکُمُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّ خَلَقَ مِنۡہَا زَوۡجَہَا وَ بَثَّ مِنۡہُمَا رِجَالًا کَثِیۡرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیۡ تَسَآءَلُوۡنَ بِہٖ وَ الۡاَرۡحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیۡکُمۡ رَقِیۡبًا

اے لوگو! اپنے ربّ کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور پھر ان دونوں میں سے مَردوں اور عورتوں کو بکثرت پھیلا دیا۔ اور اللہ سے ڈرو جس کے نام کے واسطے دے کر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رِحموں (کے تقاضوں) کا بھی خیال رکھو۔ یقیناً اللہ تم پر نگران ہے۔

(سورۃ النساء، آیت نمبر 2)

ارشادِ نبوی ﷺ

ہر مسلمان مرد اور عورت پر علم حاصل کرنا فرض ہے۔

(سنن ابن ماجہ)

عورت اپنے خاوند کے گھر اور بچوں کی نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

(صحیح بخاری)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے دو لڑکیوں کی پرورش و تربیت کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں تو وہ روز قیامت اس حال میں آئے گا کہ میں اور وہ ان دو انگلیوں کی طرح (قریب قریب) ہوں گے"۔ (یہ کہہ کر) آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو آپس میں ملا لیا۔

(صحیح مسلم)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: ”دن بہت ہی نازک ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے غضب سے سب کو ڈرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا۔ مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوّت اور محبت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے کنارہ کش ہو جاؤ، کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ اللہ تعالیٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے اور اس سے بچنے والے وہی ہیں جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کر کے اسکے حضور میں آتے ہیں۔“”۔۔۔“”اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے، تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی پر اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو، تو پھر اللہ تعالیٰ کو کسی کی پرواہ نہیں۔ ہزاروں بھیڑیں اور بکریاں ہر روز ذبح ہوتی ہیں۔ پر ان پر کوئی رحم نہیں کرتا اور اگر ایک آدمی مارا جاوے، تو کتنی باز پُرس ہوتی ہے۔ سو اگر تم اپنے آپ کو درندوں کی مانند بیکار اور لاپرواہ بناؤ گے تو تمہارا بھی ایسا ہی حال ہو گا۔ چاہیئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ۔ تاکہ کسی وباء کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے کیونکہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر ہو نہیں سکتی۔ ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اُٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔“

(ملفوظات جلد اوّل ایڈیشن 2010 صفحہ 174 تا 175 شائع کردہ نظارت نشر و اشاعت قادیان)

اپنے آپ کو درست کرلو

آپ علیہ السلام مزید فرماتے ہیں: ”پس اب موقعہ ہے کہ تم خدا تعالیٰ کے سامنے اپنے آپ کو درست کرلو اور اس کے فرائض کی بجا آوری میں کمی نہ کرو۔ خلق اللہ سے کبھی بھی خیانت، ظلم، بد خلقی، ترش روئی ایذا دہی سے پیش نہ آؤ۔ کسی کی حق تلفی نہ کرو کیونکہ ان چیزوں کے بدلے بھی خدا تعالیٰ مواخذہ کرے گا۔ جس طرح خدا تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی، اس کی عظمت توحید اور جلال کے خلاف کرنے اور اس سے شرک کرنا گناہ ہیں اسی طرح اس کی خلق سے ظلم کرنا۔ ان کی حق تلفیاں نہ کرو۔ زبان یا ہاتھ سے دکھ یا کسی قسم کی گالی گلوچ دینا بھی گناہ ہیں۔ پس تم دونوں طرح کے گناہوں سے پاک بنو اور نیکی کو بدی سے خلط ملط نہ کرو۔

(ملفوظات جلد سوئم ایڈیشن 2010 صفحہ 177، شائع کردہ نظارت نشر و اشاعت قادیان)

لجنہ اماء اللہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز اختتامی خطاب

احمدی خواتین اپنے عملی نمونوں سے دنیا میں روحانی انقلاب برپا کر دیں

امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ الودود بنصرہ العزیز حدیقۃ المہدی سے قریباً دو میل دور Old Park Farm، واقع Sickles Lane, Kingsley میں منعقد ہونے والے لجنہ اماء اللہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع (منعقدہ 16 تا 18 ستمبر 2022ء) کے اختتامی اجلاس میں بنفسِ نفیس رونق افروز ہوئے اور انگریزی زبان میں بصیرت افروز اختتامی خطاب فرمایا۔ تشہد، تعوّذ اور تسمیہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے لجنہ اماء اللہ برطانیہ کو کورونا وبا کے باعث چند برسوں کے تعطّل کے بعد اس سال اپنا سالانہ اجتماع بھرپور طریق پر منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ امید ہے آپ نے اپنے اس اجتماع سے خوب استفادہ کیا ہو گا۔ لجنہ اماء اللہ کو اپنی ذیلی تنظیم کے قیام کے مقاصد اور اپنی ذمہ داریوں کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے بڑے غور و فکر کے بعد اس تنظیم کا نام **"لجنہ اماء اللہ"** رکھا تھا یعنی یہ اُن خواتین کی تنظیم ہے جو خدا تعالیٰ کی خادمائیں ہیں۔ پس اس اعتبار سے آپ سب خواتین کو اپنے ایمان اور عقائد کی حفاظت اور روحانی معیاروں کو بلند کرنے کے لیے ہر دم کوشاں رہنا چاہیے۔ قرآن کریم نے عرب کے بادیہ نشینوں کو واضح کہا ہے کہ تم یہ نہ کہو کہ ہم ایمان لے آئے بلکہ کہو کہ ہم نے اسلام قبول کیا۔ گویا کہ ایک مومن کا معیار محض 'اَسْلَمْنَا' کہنے سے بہت بالا ہے۔

ایمان کے اعلیٰ معیاروں کا تقاضا تو یہ ہے کہ انسان خدا کو ہر دوسری شے پر مقدم رکھے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ مومن تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے والا ہوتا ہے۔ گویا مومن ہر حالت اور مشکل میں خدا کی رضا کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے تقویٰ کی راہوں پر چلتا ہے۔ حضورؑ نے فرمایا کہ حقیقی مومن ہر اس چیز سے دُور رہتا ہے جو خدا سے دُور لے جانے والی اور شرک کے قریب کرنے والی ہو۔ بہت سے لوگ تو ہم دیکھتے ہیں کہ یہ شعور ہی نہیں رکھتے کہ ان کا عمل غلط ہے۔ بعض لوگ اپنے ہمسایوں سے اچھا سلوک نہیں کر رہے ہوتے۔ بعض دوسروں پر طنز کرنے کے عادی ہوتے ہیں، بعض اجتماعات اور مجالس کے مواقع پر ترجیحی سلوک کے خواہش مند رہتے ہیں۔ بعض اوقات یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ مائیں اپنے بچوں کو تو کھانے وغیرہ کی اشیاء دیتی ہیں لیکن ساتھ موجود دوسرے بچے کی انہیں پروا بھی نہیں ہوتی۔ یاد رکھیں! یہ باتیں آپ کے بچوں کی تربیت پر اثرانداز ہوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت ایک احمدی سے اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ وہ نظامِ جماعت کی پابندی کرنے کی طرح اپنی ذیلی تنظیم کے نظام کی بھی پوری اطاعت کرے۔ ہماری جماعت کا تمام تر نظام خلافت کے تابع ہے۔ ہر ملک کی نیشنل عاملہ ہو یا ذیلی تنظیمیں سب کی سب خلیفۂ وقت کے حکم کے ماتحت ہیں۔ پس اگر کوئی عہدے دار اپنے عمل میں اس ذمہ داری کا حق ادا نہیں کر رہا تو خلیفۂ وقت کو اس سے آگاہ کیا جانا چاہیے۔ یہ نہیں کہ لوگوں کے درمیان اس قسم کی باتیں کی جائیں۔ جو لوگ ابتداءً نظامِ جماعت پر چھوٹی

سطح پر اعتراض کے مرتکب ہوتے ہیں رفتہ رفتہ وہ اس میں بڑھتے چلے جاتے ہیں اور پھر خلافت پر بھی اعتراض کرنے سے نہیں چوکتے بالآخر یہ لوگ ایمان سے ہی دُور جا پڑتے ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ نماز دین کے لیے ایک نہایت بنیادی فریضہ ہے، گو کہ خواتین پر مسجد میں حاضر ہو کر اس کی ادائیگی فرض نہیں مگر اجتماعات اور مجالس کے مواقع پر جہاں اس کا اہتمام ہو وہاں پر نماز باجماعت کی پوری پابندی کی جانی چاہیے۔ پس اگر نماز کی ادائیگی میں یا جس طرح نماز کو اس کی شرائط کے ساتھ ادا کرنا چاہیے، اس میں سستی ہے تو یاد رکھیں کہ یہ کوئی معمولی بات نہیں۔ یہ اس بات کا عندیہ ہے کہ کہیں بہت گہرائی میں ہمارے ایمان میں کمزوری ہے اور ہمیں اپنے ایمانوں کا جائزہ لینا چاہیے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ آج کا معاشرہ بہت ہی گراوٹ کی طرف جا رہا ہے اور سوشل میڈیا کے بُرے اثرات بھی دین اور اللہ تعالیٰ سے دُور لے جانے والے ہیں۔ اسکولوں میں بھی بچوں کو بعض ایسی غیر مناسب باتیں سکھائی جاتی ہیں جو اُن کے لیے سخت نقصان دہ ہیں جس کے نتیجے میں وہ دین اور اخلاقی اقدار سے دُور ہو رہے ہیں۔ اس لیے والدین کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ دیں۔ بچوں کو بھی بہت احتیاط کی ضرورت ہے کہ وہ سوشل میڈیا یا ٹی وی پر غیر ضروری پروگراموں کو نہ دیکھیں۔ والدین کو بھی نظر رکھنی چاہیے کہ اُن کے بچے کس قسم کے پروگرامز دیکھ رہے ہیں۔ ہماری آنے والی نسل کے دین اور اخلاقی اقدار سے دُور ہو جانے کے خطرات بہت زیادہ ہیں اس لیے والدین کو چاہیے کہ اپنے گھروں میں خالص اسلامی ماحول قائم کریں، اسلامی تعلیم پر عمل کریں کیونکہ بچے زیادہ سمجھدار ہوتے ہیں وہ والدین کے عمل کی طرف دیکھتے ہیں۔ والدین کے قول و فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہیے۔ احمدی والدین بچوں کی بہترین تعلیم و تربیت کی ذمہ داری ادا کرنے والے ہونے چاہئیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اگر کسی عہدیدار کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو براہ راست اُس سے یا پھر کسی بالا عہدیدار سے بات کرنی چاہیے۔ خلیفۂ وقت تک بھی بات پہنچائی جا سکتی ہے لیکن آپس میں چہ میگوئیاں نہ کریں کیونکہ یہ دین سے نفرت پیدا کرنے کا موجب بن جاتا ہے۔ احمدی والدین کو چاہیے کہ بچوں سے اعتماد کا رشتہ پیدا کریں۔ بچوں سے محبت کا تعلق قائم کریں تاکہ وہ آپ سے کھل کر بات کر سکیں۔ بچوں کے سوالوں کے تسلی بخش جواب دینے چاہئیں اور اگر کسی سوال کا جواب نہیں آتا تو اس کا جواب تلاش کرنا چاہیے۔ احمدی لڑکیوں کو چاہیے کہ وہ اپنی دینی علم کو بڑھائیں تاکہ اُن میں اعتماد پیدا ہو۔ والدین کو چاہیے کہ بچوں کو بتائیں کہ دین کی کیوں ضرورت ہے؟ بچوں میں دین کی محبت پیدا کرنا بہت ضروری ہے۔ ماؤں کو اس طرف بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ وہ بچوں کی تربیت میں اپنی ذمہ داری کو نبھائیں۔

سچ کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے حضورِ انور نے فرمایا کہ ایک احمدی مومنہ کو ہر حال میں سچ بولنے والی ہونی چاہیے۔ کبھی کبھار ضرورت کے وقت بھی جھوٹ کا سہارا لینا درست نہیں ہے۔ ہم میں سے اکثر جانتے ہیں کہ ایک شخص کو آنحضرت ﷺ نے نصیحت فرمائی تھی کہ وہ جھوٹ بولنا چھوڑ دے تو محض جھوٹ نہ بولنے سے اُس کی تمام برائیاں چھوٹ گئیں تھیں اور جھوٹ چھوڑنے کے نتیجے میں وہ تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر پہنچ گیا تھا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ بعض اوقات خواتین مجھے عہدیداران کے خلاف شکایت کے خطوط لکھتی ہیں اور جب تحقیق کی جاتی ہے تو اکثر اوقات پتا لگتا ہے کہ ان کی بات پوری طرح سچائی پر مشتمل نہیں ہوتی۔ یاد رکھیں کہ جھوٹ بہت بڑا گناہ ہے جو خاندانوں کو تباہ کر دیتا ہے اور یہی جھوٹ جماعت کے لیے بھی بہت زیادہ نقصان دہ ہوتا ہے۔ بچے بھی جب والدین کا جھوٹ پر مبنی طرزِ عمل دیکھیں گے تو وہ بھی جھوٹ کی راہ پر چل پڑیں گے اور اس طرح بچے کے دل میں نہ صرف والدین کا اعتماد ختم ہو جاتا ہے بلکہ وہ دین اور ایمان سے دور ہو جاتے ہیں اور ایسے رویّے کے ذمہ دار والدین ہیں۔ پس ایک مومنہ کو چاہیے کہ وہ وقار سے رہنے والی، ہر مشکل اور ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے والی، جھوٹ سے مکمل طور پر بچنے والی اور خدا تعالیٰ پر کامل یقین رکھنے والی ہو۔

سوشل میڈیا کے مضر پہلو صرف ایک ملک یا علاقے کی بات نہیں ہے بلکہ یہ دنیا کے ایک خطے سے دوسرے تک با آسانی منتقل ہو رہے ہیں۔

عاجزی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ لوگ اپنے آپ کو عاجز تو کہتے ہیں لیکن ان کو یہ علم نہیں ہوتا کہ وہ بسا اوقات اپنی باتوں سے ہی دوسروں کی دل شکنی کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح تکبر سے بچیں کہ تکبر سے نہ صرف معاشرے کا امن خراب ہو رہا ہوتا ہے بلکہ لوگوں کے باہم تعلقات بھی خراب کر رہا ہوتا ہے۔

مالی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے حضورِ انور نے فرمایا کہ صدقہ بھی دینا اخلاقیات میں داخل ہے۔ اللہ کے فضل سے جماعت کے مخلصین اس

میدان میں بڑھے ہوئے ہیں لیکن آج کے دَور میں مالی بحران کے باعث کسی کے ذہن میں یہ بات آسکتی ہے کہ اپنی ضروریات کو پہلے پورا کرنا چاہیے تاہم اس بات کو یاد رکھیں کہ کمزور طبقہ کی مدد ہم پر لازم ہے۔ حدیث میں بھی ہے کہ ہر روز دو فرشتے نازل ہوتے ہیں اور مالی قربانی کرنے والے کے حق میں دعا جبکہ دوسرا فرشتہ بخیل کے لیے بددعا کرتا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ آج کے دور میں پردہ بھی بہت ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس بات کو بخوبی واضح فرمایا ہے کہ صرف عورت کو ہی قرآنِ کریم میں حکم نہیں کہ وہ پردہ کی پابندی کرے بلکہ پہلے مردوں کو غضِ بصر کا حکم ہے اور اس کے بعد عورت کو سر ڈھانپنے کا حکم ہے۔ آج دنیا والے عورتوں پر ظلم کے نام پر اسلام کی اس خوبصورت تعلیم پر اعتراض کرتے اور اس طریقے سے مسلمان عورت کو بے پردہ کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے امسال جلسہ سالانہ کے خطاب میں احمدی عورتوں کی مثالیں دی تھیں کہ جو دنیا کے سامنے اپنا پردہ اتارنے کے لیے نہیں جھکیں اور اپنے دین کو دنیا پر مقدم کیا اور پردہ نہیں چھوڑا جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے ان کو نوازا اور ان کو پردہ میں رہتے ہوئے نوکری کرنے کے سامان پیدا فرمائے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ سوشل میڈیا کے مختلف ذرائع فیس بک، ٹویٹر، واٹس ایپ اور ٹک ٹاک وغیرہ کے استعمال میں بھی احتیاط سے کام لیں۔ اپنی تصاویر کو انٹرنیٹ پر شیئر کرنے پر اکثر دیکھا گیا ہے کہ بعد میں یہ چیزیں غلط استعمال کی جاتی ہیں اور بعض اوقات ایسا کرنے والی بچیاں بلیک میلنگ کا شکار ہو جاتی ہیں۔ اس لیے انٹرنیٹ کا استعمال صرف مثبت اور تعلیمی مقاصد کے لیے کریں اور اس سے قبل اچھی طرح چھان بین کر لیں کہ کہیں غلط قسم کے لوگوں سے واسطہ تو نہیں پڑ رہا تاکہ بعد کے پچھتاوے سے بچا جا سکے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے سامنے کسی نے بات کی کہ عورتوں کو اَب پردہ چھوڑ کر مغرب کی طرح ہونا چاہیے تو آپؑ نے فرمایا کہ ان لوگوں نے جنھوں نے پردہ چھوڑا ان کی اخلاقیات کی حالت بھی دیکھ لیں اگر وہ پردہ چھوڑنے سے بہتر ہوئی ہے تو پھر چھوڑ دیں لیکن آج ان کی حالت ہمارے سامنے ہے کہ چھوٹے معصوم بچوں سے ایسی غیر اخلاقی اور عریانی کی باتیں کی جاتی ہیں جس کی نظیر کسی زمانے میں نہیں ملتی۔ یہ حرکات ان کے لیے بہت مضر ہیں اوران کی دماغی حالت کو خراب کرنے والی بات ہے جس کے بھیانک نتائج انہیں کسی وقت دیکھنے پڑیں گے۔

نماز کے متعلق نصیحت کرتے ہوئے حضورِ انور نے فرمایا کہ نماز کو سمجھ کر باقاعدگی سے ادا کریں، نہ کہ صرف رسم وعادت کے طور پر۔ اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کا فضل شاملِ حال ہو گا جو آپ کو، آپ کے خاوندوں کو اوراولاد کو بچا سکے گا اور آپ اس دنیا میں ایک عظیم روحانی انقلاب پیدا کرنے والی ہوں گی اور تاریخ گواہی دے گی کہ اس دَور کی احمدی عورتوں نے اعلیٰ نمونے دکھائے اور اپنے عملی نمونوں سے روحانی انقلاب کو برپا کیا۔ اللہ تعالیٰ احمدی خواتین کو یہ توفیق عطا فرمائے آمین۔

احمدی خواتین اپنے عملی نمونوں سے دنیا میں روحانی انقلاب برپا کر دیں۔ الفضل انٹرنیشنل (alfazl.com)

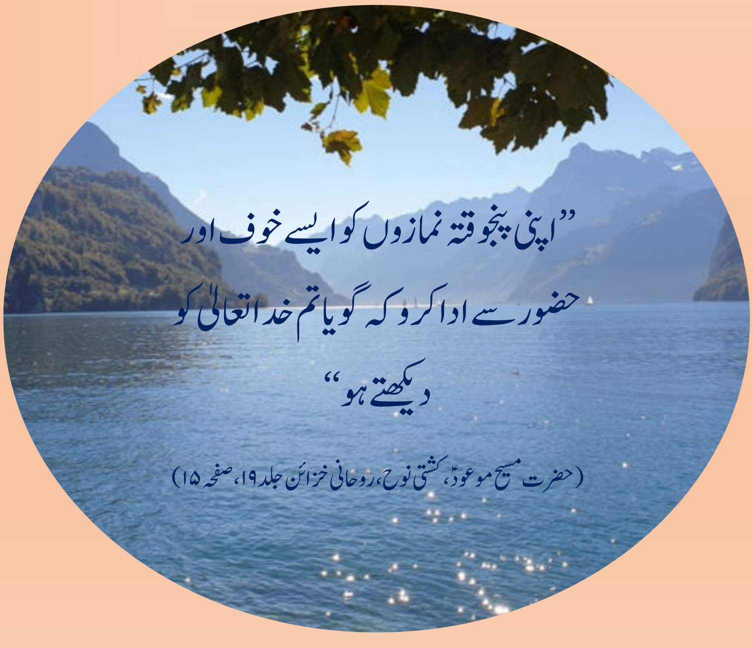

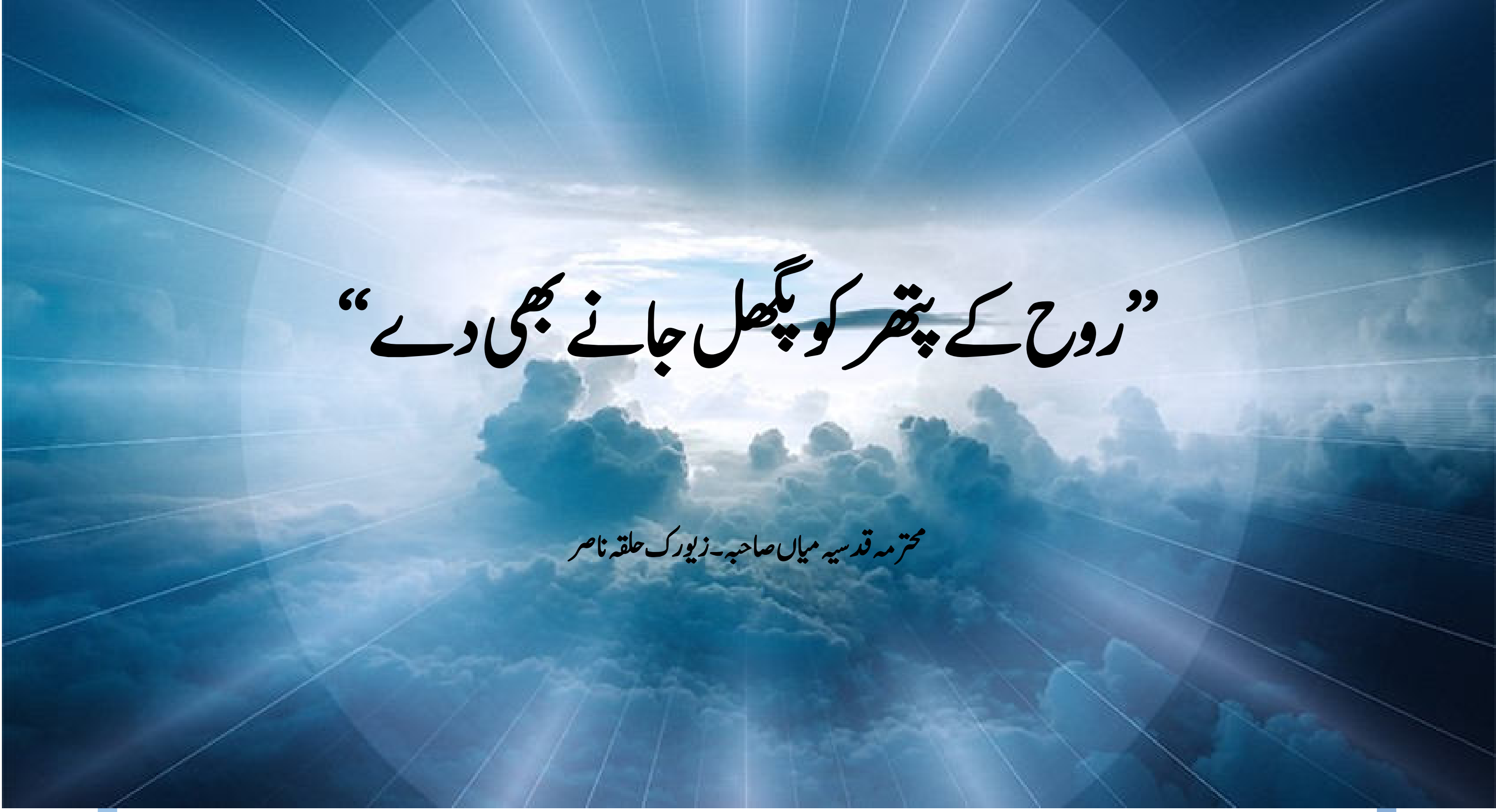

”روح کے پتھر کو پگھل جانے بھی دے“

محترمہ قدسیہ میاں صاحبہ۔ زیورک حلقہ ناصر

آگہی اگر نعمت ہے تو افکار دولت ہے۔ کشتی عرفان کے دو پتوار تفکّر و عمل اس نیّا کو ہولے ہولے منزل پار اتارنے (کا ذریعہ ہیں) کو ہیں۔۔۔ منزل! یہ سوچ کر ہی انبساط کی مدھر لے روح کو سرشار کئے دیتی ہے۔ آنکھیں خوشی سے اشکبار اور سر جذبہ تشکّرِ الٰہی سے چُور اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہے۔ اور کیوں نہ ہو کہ تنظیم لجنہ اماء اللہ کے قیام اور اُفتاں و خیزاں ترقی کی راہ پر گامزن ہوئے ایک صدی مکمل ہونے کو ہے۔ کہاں آج سے تقریباً سوا سو سال قبل کی عام مسلمان عورت کی حالت جس کو اسلامی تعلیم سے دوری اور جہالت کیوجہ سے اسکے اُن حقوق سے جو اللہ تعالیٰ نے اُسے عطا کئے اور حضرت محمد ﷺ نے ان کا قیام فرمایا تھا ان کی پامالی کرتے ہوئے محروم کیا جارہا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمدِ مبارکہ سے دوبارہ عورت کے حقوق کی حفاظت اور اس کا احترام قائم کیا گیا۔ خوشا نصیب۔۔۔

اے جماعتِ احمدیہ کی خاتون کہ تیری سرپرستی کا بیڑہ خلیفۃ المسیح نے خود اٹھا لیا اور خلیفہ بھی وہ جس کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم الشان الہام فرمایا۔ اور اُس پیشگوئی کے مطابق حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب مصلح موعودؓ 1908ء میں حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی وفات کے بعد دوسرے خلیفہ منتخب ہوئے اور 1965ء تک اس پر متمکّن رہے۔ حضرت مصلح موعود مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کو احمدی عورتوں کی تعلیم و تربیت کی نہایت درجہ فکر تھی جس کے لیے آپ نے لجنہ اِماءِ اللہ کی تنظیم قائم فرمائی۔ آپ خود فرماتے ہیں:

”عورتوں کی تعلیم سے مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاص دلچسپی ہے۔ میں نے اسکی وجہ سے لوگوں کے اعتراضات بھی سنے ہیں اور اختلافی آراء بھی سنی ہیں۔ لیکن پھر بھی اس پورے یقین کے ساتھ قائم ہوں کہ عورتوں کی تعلیم کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ جب جماعت احمدیہ کا انتظام میرے ہاتھ میں آیا اس وقت قادیان میں عورتوں کا صرف پرائمری سکول تھا لیکن میں نے اپنی بیویوں اور بیٹیوں کو قرآن کریم اور عربی کی تعلیم دی۔“ نیز فرماتے ہیں ”میں نے پرائمری سکول کو مڈل (سیکنڈری سکول) تک پہنچادیا اور اس سال سے قادیان میں عورتوں کیلئے کالج بھی جاری ہو چکا ہے“۔ (از مصباح 15 اکتوبر 1931ء احمدی خواتین کی تعلیمی ترقی۔ کتاب: اوڑھنی والیوں کیلئے پھول۔ صفحہ 267-268)

اُس زمانہ میں سارے پنجاب (ہندوستان) میں ایک بھی زنانہ کالج نہیں تھا۔ کتنی بڑی خوش نصیبی ہے احمدی مستورات کی کہ تعلیم و تربیت کے زیور سے آراستہ اور سچے دل سے اس پر عمل پیرا ہو کر انکی حیثیت اور مقام یکسر منفرد و ممتاز ہے۔ اور یہ بات کسی صورت میں بھی اُن میں متکبرانہ احساس پیدا کرنے کے منافی ہے۔ بلکہ یہ امر متقاضی ہے کہ اس احسان الٰہی اور نعمت عظمیٰ کے قدر دان ہوتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے درِ مولیٰ پر سجدہ ریز ہوں اور جس قدر بھی شکر کریں کم ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے شکر گزار بندوں سے محبت کرتا ہے اور خود فرماتا ہے:

لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ۔ ترجمہ: اگر تم شکر کروگے تو میں ضرور تمہیں بڑھاؤں گا۔ (سورۃ ابراہیم 14: آیت نمبر 8)

پس اسلام کی نشاۃِ ثانیہ میں خلافت کا مستحکم نظام اس کے فضائل و برکات، لجنہ کی تعلیم و تربیت کا وسیع انتظام اک سلسلہ انعامات ہے کہ **روح پگھل پگھل کر** عجز و انکسار سے اللہ تعالیٰ کے حضور بہہ جائے پھر بھی حق ادا نہ ہو۔ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد ﷺ کا اسوۂ حسنہ ہمیں دکھلاتا ہے کہ شکرِ الٰہی کے لیے عبادت کے لئے کھڑے کھڑے آپ ﷺ کے پاؤں مبارک متورم ہو جاتے، ہر کامیابی اور فتح پر آپ ﷺ کے عجز و انکسار کی کیفیت میں شدت آجاتی حتیٰ کہ وہ بادشاہ اور سرکارِ دوعالم فتح مکّہ کے روز شہر میں اس حال میں داخل ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کا سر مبارک جذبہ تشکّر اور عشقِ الٰہی سے لبریز انتہائی عاجزی کیساتھ جھک کر اونٹ کی کوہان سے جا لگا۔ **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَ سَلِّمْ**۔

صد سالہ جشن تشکر تنظیم لجنہ اِماءِ اللہ منانے کیلئے ہم پر لازم ہے سچے درد اور اِلحاح سے اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے ہوئے استغفار کریں۔ (اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے) کہ یہ رحمتِ الٰہی کو کھینچ لانے کا موجب ہے جیسا کہ قرآن کریم میں فرمان الٰہی ہے:

یُّرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَیۡکُمۡ مِّدۡرَارًا ﴿۱۲﴾ وَّ یُمۡدِدۡکُمۡ بِاَمۡوَالٍ وَّ بَنِیۡنَ وَ یَجۡعَلۡ لَّکُمۡ جَنّٰتٍ وَّ یَجۡعَلۡ لَّکُمۡ اَنۡہٰرًا ﴿۱۳﴾۔

ترجمہ: وہ تم پر لگاتار برسنے والا بادل بھیجے گا۔ اور وہ اموال اور اولاد کے ساتھ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لیے نہریں جاری کرے گا۔

(سورۃ نوح 71: آیت نمبر 12-13)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ استغفار کرنے اور دعا کرنے پر زور دیا ہے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں۔ یادرکھنا چاہئے دعا کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ اکثر فرمایا کرتے تھے:

جو منگے سو مر رہے
مرے سو منگن جا

یعنی حقیقی دعا گویا ایک موت ہے جس سے دعا کرنے والے کو گزرنا پڑتا ہے۔ اور اپنے دل میں ایک ایسی سوز و گداز کی کیفیت پیدا کرنی پڑتی ہے جو موت کے مترادف ہے۔ (از ماہنامہ انصار اللہ اکتوبر 2016)

پھر ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "سو ہماری جماعت یہ غم کُل دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے کہ اِن میں تقویٰ ہے یا نہیں"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں "حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آنا ہم پر بہت بڑی ذمہ داری ڈالتا ہے۔ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا کام جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ شروع ہوا۔ وہ آپ کے ماننے والوں پر بھی اپنے اندر ایک انقلاب (تبدیلی) پیدا کرنے کا تقاضا کرتا ہے تا کہ ہم اُن برکات سے حصّہ پاتے رہیں جو حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ وابستہ ہیں" (از ماہنامہ انصار اللہ 2016)

؎ خالی امید ہے فضول سعیِ عمل بھی چاہئے

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو خلافتِ حقّہ احمدیہ سے وابستہ رکھے اور توفیق عطا فرمائے کہ اس عظیم الشان نعمت کا ہم کسی قدر شکر سچے دل سے ادا کر سکیں۔ آمین

شکر کرنے کی بھی طاقت نہیں پاتا جس دم
کیا ہی نادم دلِ مجبور نظر آتا ہے

(درِّ عدن)

☆ انسان کو جو سوچنے کی صلاحیت عطا ہوئی ہے وہ ایک دولت ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہترین عمل کرتے ہوئے اس نعمت کا حق ادا ہو سکتا ہے اور منزل قریب دکھائی دیتی ہے۔ یہ سوچ کر ہی کہ منزل سامنے ہے آنکھوں سے خوشی اور شکرانے کے آنسو رواں ہو جاتے ہیں۔

سورۃ فاتحہ کے آئینہ میں دیدار یار

محترمہ انور جبین صاحبہ، زیورک حلقہ ناصر

سورۃ فاتحہ کی جو تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی ہے اس مضمون میں جو خدائی معرفت کے چشمے بہتے ہیں ان سے لطف اندوز ہونے کے لیے ہمیں تفسیر لاثانی کو غور سے پڑھنا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام کائنات میں ایک ہی ایسا وجود ہے جو ہر حسن و احسان اور فیض کا سرچشمہ ہے وہی ہے جس کے پاس ہر نعمت کے لامحدود خزانے ہیں اور وہی ایک ہے جو تمام طاقت و قوت کا منبع و مرکز ہے۔ کائنات کا ذرہ ذرہ اور تمام جاندار مخلوقات اسی سے ربوبیت کا فیضان پا رہی ہے اور وہ اپنی پیدائش ترقی اور قائم رہنے کے لیے خدا ہی کی محتاج ہے۔

اس کائنات میں غیر محدود مادہ یعنی Matter پایا جاتا ہے اور اس کو وجود میں لانے کے لیے غیر محدود انرجی Energy درکار تھی وہ اسی خدا کے کُن کا نتیجہ تھی جس کے بارہ میں کہا گیا ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

خدا کی ہستی کے بہت سے ثبوت اس سورۃ میں نظر آتے ہیں۔ صفت رحمان یعنی عمل سے بھی پہلے فضل فرمانے والا۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات کا سلسلہ انسانی پیدائش سے بھی پہلے شروع ہو جاتا ہے ہمارے جسم کا ایک ایک عضو ہماری جسمانی اخلاقی اور روحانی طاقتوں اور استعدادوں کا ہر حصہ محض خدا کا ہی عطا کردہ ہے غور کرنے پر خدائے رحمان کے فضلوں پر دل اسکے حضور سجدہ ریز ہو جاتا ہے۔

خدا کی ہستی کا ایک اور ثبوت اسکے رحیم ہونے میں ہے وہ خدا انسانی کوششوں کو قبول کرتا اور ان کے نتائج ایک بار ہی نہیں بار بار نکالتا ہے زمین، پانی، ہوا، بیج اور کسان کی قابلیت سب خدائے رحمن نے محض اپنے فضل سے ہی عطا کی ہیں جب وہ محنت کر لیتا ہے تو رحیم خدا اپنا فضل اور رحم فرماتا ہے ایک دانے سے ستر دانے پیدا کر دیتا ہے یہ تو دنیا کے کاموں کی مثال ہے لیکن مرنے کے بعد کی زندگی ابدی ہے لہٰذا رحیم خدا اور محدود اعمال کو غیر محدود فضلوں سے نوازے گا اس لیے کے وہ رحیم ہے۔

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ میں بھی خدا کی ہستی کا بہت بڑا ثبوت نظر آتا ہے۔ یعنی جزا سزا اور نتائج کے وقت کا بھی وہی مالک ہے۔

تمام نتائج خواہ وہ دنیا میں نکلیں یا آخرت میں خدا کے قانون کے تحت ہی پیدا ہوتے ہیں اور یہ قانون بنانے والے کی ذات کو ثابت کرتا ہے۔ تمام کائنات میں جاری و ساری قوانین ایک قانون بنانے والے کے وجود پر پکار پکار کر گواہی دے رہے ہیں کہ وہاں ایک مالک یوم الدین ہے پہاڑوں، سمندروں، جنگلوں، صحراؤں، دن کی روشنی، رات کی تاریکی، چاند کی چاندنی میں رب کائنات وہی ہے جس کی شان ہر سو جلوہ گر ہے۔ خدا کی ہستی کا ایک بہت بڑا ثبوت وہ دعا اور اسکی قبولیت کا قانون ہے جو

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ

میں بیان کیا گیا ہے جب انسان خدا کا سچا عبد بن کر خدا سے مدد طلب کرتا ہے تو وہ پیارا خدا خود انسان کی دستگیری کرتا ہے اس کو گناہوں، پریشانیوں، اور دکھوں کے اندھیروں سے نکالتا ہے روشن راہیں کشادہ کرتا ہی چلا جاتا ہے اپنے تمام قسم کے انعامات عطا فرماتا ہے وہ انگلی پکڑ کر ہمیں صراط مستقیم پر چلاتا ہے اور دعا ہی کے نتیجہ میں انسان مغضوب اور ضالین بننے سے بھی بچتا ہے تا پھر واپس ان گناہوں اور تاریکیوں کی طرف جان بوجھ کر یا لاپرواہی سے نہ لوٹ جائے۔

حضرت رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ ”اللہ تعالیٰ بڑی حیا والا کریم اور سخی ہے جب بندہ اسکے حضور اپنے دونوں ہاتھ بلند کر آتا ہے تو ان کو خالی اور ناکام واپس کرنے سے شرماتا ہے۔،،

دعاوں کی قبولیت کا کروڑوں انسانوں کا تجربہ ہے وہ دعاوں کو سنتا اور جواب دیتا ہے پس آئیں ہم سورۃ فاتحہ کے آئینہ میں خدا کے حسن و احسان کو جھلکتا ہوا دیکھیں اور خدا کے فیضانوں کے چشمہ سے جی بھر بھر کر پیئیں اللہ ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے آمین۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے شعر میں فرماتے ہیں:

اے دوستو جو پڑھتے ہو ام الکتاب کو ‏ ‏ اب دیکھو میری آنکھوں سے اس آفتاب کو
سوچو دعائے فاتحہ کو پڑھ کے بار بار ‏ ‏ کرتی ہے یہ تمام حقیقت کو آشکار

(درثمین)

☆اس مضمون کے حوالہ جات مصباح رسالہ 1998 سے لیئے گئے ہیں جو چوہدری خالد سیف اللہ خان صاحب (آسٹریلیا) نے تحریر کیا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ،

میری پیاری بہنوں:

تنظیم لجنہ اماء اللہ جشن تشکر کے موقع پر آپ سب کو بہت بہت مبارک۔ اس موقع پر ہم نے محض جشن ہی نہیں منانا بلکہ اس بات کو بھی ذہنوں میں رکھنا ہے کہ نئی صدی ہمارے لئے بھاری ذمہ داریاں لا رہی ہے اللہ تعالی کا بھی ارشاد ہے کہ انسان کو چاہئے دیکھتا رہے کہ اس نے کل کے لئے کیا تیاری کی ہے۔ پس ہمیں جائزہ لینا چاہئے کہ کیا ہم نے اپنے آپ کو اپنی اولاد کی ذمہ داریاں اٹھانے کے لئے تیار کیا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو آپ کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ وہی قوم زندہ رہتی ہے جس کی اگلی نسل پہلی نسل کے کام کے تسلسل کو جاری رکھ سکے۔ پس ہمارے قدم رکیں نہیں چلتے جائیں بڑھتے جائیں اور اپنے ساتھ اگلی نسل کو بھی لیکر چلیں۔ ان کے دلوں میں دین کے لئے غیرت اللہ تعالی سے پیار اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق پیدا کریں۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جذبہ پیدا کریں۔ اللہ تعالی کا شکر ادا کریں کہ اس نے یہ مبارک دن دیکھایا۔ خوشی ہم پر نیند طاری نہ کردے بلکہ زیادہ چست کردے۔ یہاں تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون ہو جائیں۔ دعائیں کریں کثرت سے کہ قربانی کی توفیق بھی اللہ تعالی کے فضل کے بغیر نہیں ملتی۔ دعائیں کریں کہ خزاں کا دور بہار سے بدل جائے اور نسیم عنایاتِ یار ہمیشہ چلتی رہے۔

آمین اللھم آمین۔

چاہوں بھی گر تو شکر کا اظہار کیا کروں
مجھ میں نہیں ہے طاقت گفتار کیا کروں
جب دل کے تو قریب ہے اور اسقدر قریب
ظاہر میں پھر وصال پہ اصرار کیا کروں

والسلام

سمیرہ چوہدری

نیشنل سیکرٹری تربیت سوئٹزرلینڈ

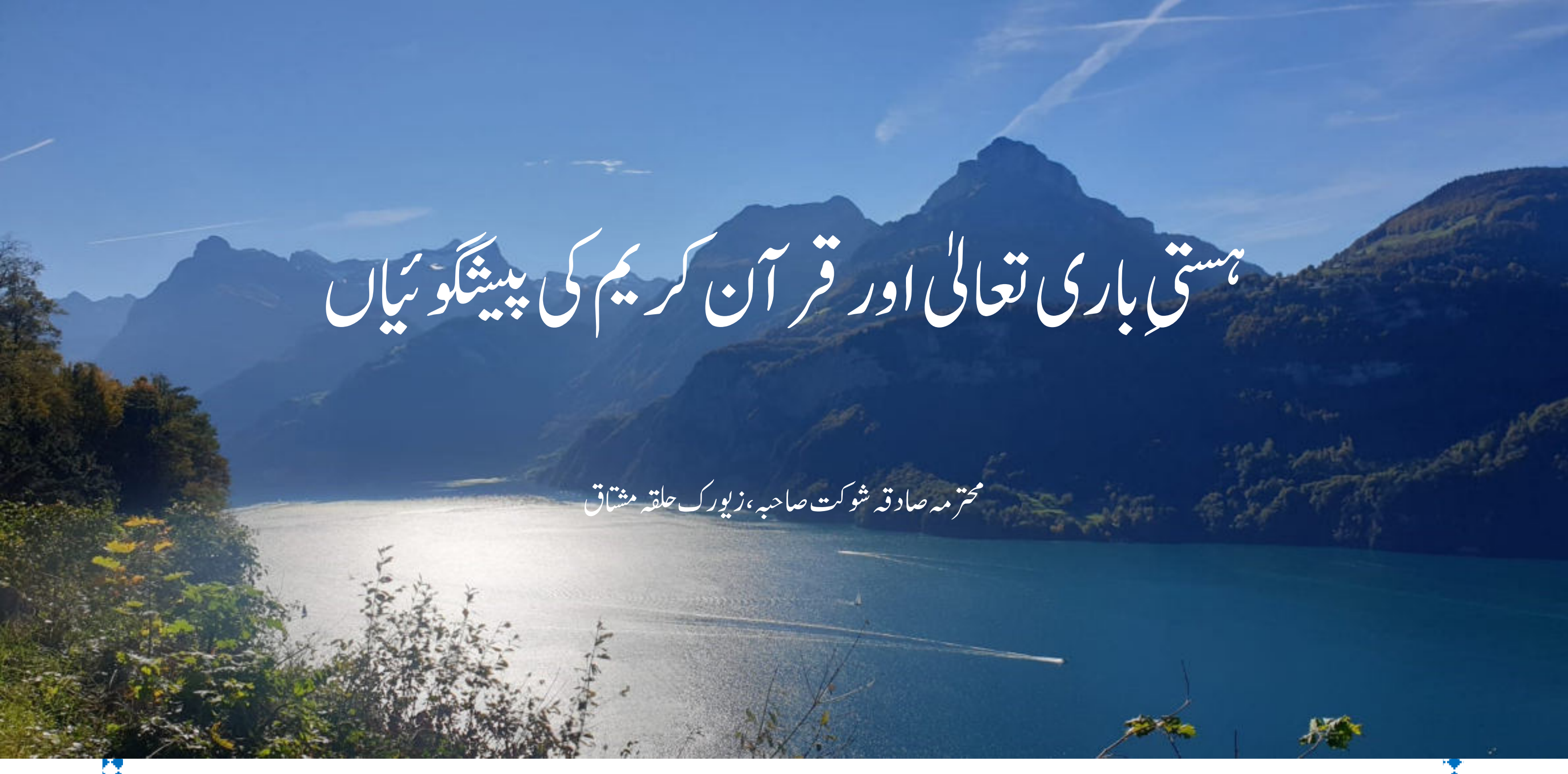

ہستیِ باری تعالیٰ اور قرآن کریم کی پیشگوئیاں

محترمہ صادقہ شوکت صاحبہ، زیورک حلقہ مشتاق

اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان اور یقین در حقیقت مذہب کی بنیاد اور روحانیت کا مرکزی نقطہ ہے۔اس کے بغیر مذہب کا تصور ہی ختم ہو جاتا ہے۔دنیا کے حالات کا جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ مادیت پرستی میں ملوث ہو کر ہم مذہب کے پیروکار اپنے انبیا کی تعلیمات کو بھلا چکے ہیں، گمراہی و شرک میں گرفتار ہیں توہمات میں گھرے ہوئے ہیں،بِدعتوں میں پڑ رہے ہیں اور اپنے مالکِ حقیقی کی صفات کو پہچاننے کے قابل نہیں رہے۔لادینیت اُنکی آئندہ نسلوں میں سرائیت کر رہی ہے۔

اسلام خدا تعالیٰ کی ہستی کو زندہ حقیقت کے طور پہ پیش کرتا ہے۔ اسلام گواہی دیتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کائنات کا حقیقی خالق اور تمام جہانوں کا پیدا کرنے والا ہے۔ملائکہ،انبیاء،آسمانی کتابیں،کلامِ خدا،دعا اور عبادات سب خدا کے ہونے کا زندہ ثبوت ہیں۔

سوال یہ ہے کہ آخر ہمیں ضرورت ہی کیوں پیش آتی ہے کہ ہم ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت پیش کریں؟ ہمارا ایمان بحیثیت ایک مسلمان تقاضا کرتا ہے کہ ہم خدا کے وجود پر سوال کریں؟

نہیں،بحیثیت مسلمان اس امر میں ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم ان تمام دہریہ یا لادین،جو یہ سوال کرتے ہیں کہ ”اگر کوئی خدا ہے تو ہمیں دکھاؤ،ہم بغیر دیکھے کیونکر اسکو مان لیں “؟ تو ان کے دلوں میں ہستیِ باری تعالیٰ پر یقین پیدا کرنے کی کوشش کریں۔کیونکہ اس وقت کی ہوائے نوجوان نسل کے دلوں میں اس پاک ذات کے نقش کو دھندلا کر دیا ہے۔ان کی تعداد روز بروز بڑھتی جا رہی ہے اور بہت سے تو ایسے ہیں جو بظاہر تو اظہار نہیں کرتے لیکن در حقیقت وہ خدا پر یقین نہیں رکھتے کیونکہ وہ اُسے دیکھ نہیں سکتے۔

یہ کس قدر کمزور دلیل ہے خدا کے انکار کی۔کائنات میں بہت سی ایسی چیزیں ہیں جنہیں ہم دیکھ نہیں سکتے جیسے ہوا اور خوشبو۔

توکیا ان کا انکار کر دیں گے؟ پھر کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق یہ شرط پیش کی جاتی ہے کہ دکھا دو تو مانیں گے۔

قرآنِ کریم ہستی باری تعالیٰ کے متعلق دلائل سے بھرا ہوا ہے۔

اس مضمون کو مختصر اور جامع انداز میں سورۃ الانعام کی آیات 104 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ترجمہ:”یعنی آنکھیں اس کو نہیں پا سکتیں ہاں وہ خود آنکھوں تک پہنچتا ہے اور وہ بہت باریک بین اور ہمیشہ باخبر رہنے والا ہے۔“

اس میں اللہ تعالی خود انسان کو متوجہ کر کے فرماتا ہے کہ تیری نظر اس قابل نہیں کہ خدا کی ذات کو دیکھ سکے کیونکہ وہ تو لطیف ہے۔وہ خود نظروں تک پہنچتا ہے اسکو دیکھنے کیلئے معرفت کا درجہ حاصل کرنا پڑتا ہے۔خدا اپنا جلوہ اپنی صفات کے ذریعے انسان کو دکھاتا ہے۔ کبھی رحمت کے آثار سے اور کبھی قبولیتِ دعا سے، کبھی انبیاء کے وجود سے اور کبھی اپنے قہری نشانوں سے وہ انسان پر اپنا آپ ظاہر کرتا ہے۔گویا نظرِ انسانی ہی ہے جو اسے سمجھنے سے قاصر ہے۔ (کتاب ہستی باری تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ)

سورۃ الاعلیٰ کی آیات 18-15 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ترجمہ:”یعنی یقیناً وہ کامیاب ہو گیا جو پاک ہوا۔اور اپنے رب کے نام کا ذکر کیا اور نماز پڑھی۔درحقیقت تم تو دنیوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔حالانکہ آخرت بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔“

اس طرح سورۃ اخلاص کی آیات پہ غور کریں تو کیا ہی خوبصورت دلیل ہے کہ خدا ہے ! اور ایک ہی ہے۔ اسی سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے ثبوت دیا ہے اپنی ذات کا، اس ذات کے واحد ہونے کا اور اپنی صفات میں واحد ہونے کا۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد، خلیفۃ المسیح الثانیؓ ہستی باری تعالیٰ کے وجود کی گواہی کے طور پر قرآنی آیات کا حوالہ دیتے ہوئے بیان کرتے ہیں:

یہ نہایت عظیم الشان دلیل ہے جو خدا تعالیٰ کے وجود کو یقینی طور پر ثابت کر دیتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ (سورت ابراہیم، آیت نمبر 28)

"یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو اس دنیا اور اگلی دنیا میں پکی باتیں سُنا سُنا کر مضبوط کرتا رہتا ہے۔ پس ہر زمانہ میں اللہ تعالیٰ ایک بڑی تعداد کے ساتھ ہمکلام ہوتا رہتا ہے تو پھر اس کا انکار کیونکر درست ہو سکتا ہے۔"

نیز فرمایا بعض دفعہ سینکڑوں سال آگے کی خبریں بتائی جاتی ہیں تا کہ کوئی یہ نا کہہ دے کہ موجودہ واقعات خواب میں آ گئے اور وہ اتفاقاً پورے بھی ہو گئے چنانچہ توریت اور قرآن شریف میں مسیحیوں کی ان ترقیوں کا جن کو دیکھ کر اب دنیا حیران ہے پہلے ذکر موجود تھا اور پھر صریح لفظوں میں تفصیل کے ساتھ یعنی ایک وقت آتا ہے کہ اونٹنیاں بے کار ہو جائیں گی (التکویر-5) چنانچہ اس زمانے میں ریل کے اجراء سے یہ پیش گوئی پوری ہوتی ہوئی۔

کتابوں اور صحیفوں کا بکثرت شائع ہونا۔(التکویر-11)

ترجمہ؛ اور جب نفوس ملا دیئے جائیں گے (التکویر-8)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت کے طور پر فرماتا ہے:

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ

(المجادلہ 22) "اللہ نے فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔"

اسی طرح سورۃ النور آیت 56 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ترجمہ " تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کے دین کو جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کو خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔"

پس خلافت راشدہ اور خلافتِ احمدیہ ہستی باری تعالیٰ کے وجود کی زندہ و جاوید مثالیں ہیں۔ (دس دلائل ہستی باری تعالیٰ حضرت مرزا بشیر الدین محمودؓ)

پیاری بہنو، ہماری تنظیم لجنہ اماء اللہ خلافت کی قائم کردہ ہے اسلئے ہم بھی خدا کی دلیل کا مظہر بن سکتی ہیں بشرطیکہ ہم قرآنی احکامات پر مکمل طور پر عمل پیرا ہونے والی اور خلیفہ وقت کی کامل اطاعت کرنے والی ہوں کیونکہ اس دور میں خلافت ہستی باری تعالیٰ کے وجود کی واضح اور روشن دلیل ہے۔

اس سلسلے میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ تنظیم کے سو سال پورے ہونے پر لجنہ کی ذمہ داریاں کیا ہیں؟ اس سوال کے جواب میں فرمایا: "اصل چیز یہ ہے سو سال پورے ہونے کے موقع پر آپ کی لجنہ کی ہر ممبر سو فیصد اور ناصرات کی ہر ممبر سو فیصد جماعتی معاملات میں شامل ہونی چاہیے اور جماعتی تعلیم پر عمل کرنے والی ہونی چاہیے۔ سو فیصد اللہ تعالیٰ کی عبادت گزار ہونی چاہیے اور قرآنِ کریم کی تلاوت اور اس پر عمل کرنے والی ہونی چاہیے، جماعت کے ساتھ اُس کا مضبوط تعلق ہونا چاہیے"۔

اللہ تعالیٰ ہم تمام لجنہ کو خلیفہ وقت کی نصائح پر عمل پیرا کرنے والی بنائے اور خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق قائم رکھنے کی توفیق دے۔ (آمین)

دجال۔ یاجوج اور ماجوج

محترمہ فوزیہ بشیر صاحبہ، زیورک حلقہ ناصر

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے :

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ عَلٰی عَبۡدِہِ الۡکِتٰبَ وَ لَمۡ یَجۡعَلۡ لَّہٗ عِوَجًا

”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل کی اور اس میں کوئی کجی نہیں رکھی۔“ (سورۃ الکھف، آیت نمبر 2)

آخری زمانہ کے حوالے سے دو عظیم ترین نشانیاں جن کی پیشگوئی حضرت محمد ﷺ نے کی تھی وہ دجال یاجوج اور ماجوج کی تھی۔ دجال کا ذکر احادیث میں ملتا ہے لیکن قرآن مجید میں نہیں دوسری طرف یاجوج ماجوج کا ذکر قرآن اور حدیث دونوں میں ملتا ہے دجال, جس کا مطلب ہے اس نے ڈھانپ لیا حضرت محمد ﷺ نے دجال کی اصطلاح کیوں استعمال کی اس کی بہت ساری وجوہات ہیں۔

ایک وجہ یہ ہے کہ اس سے دجال کا جھوٹا ہونا ظاہر ہوتا ہے جو حقیقت کو جھوٹ سے چھپائے گا اس لفظ کی دوسری تشریح یہ ہے کہ وہ زمین کو بڑی تعداد سے ڈھانپ لے گا اور تیسرا مطلب یہ ہے کہ وہ ایسے عقائد کو پھیلا دے گا جو باطل سے بھرے ہوئے ہیں اور انہیں پوری دنیا میں پھیلا دے گا۔ ایک حتمی نظریہ یہ بھی ہے کہ وہ اپنے ارادوں کے خلاف چیزیں بیان کرے گا۔ خلاصہ یہ کہ یہ بنی نوانسان پر سب سے بڑی آزمائش کے طور پر جانا جاتا ہے۔ یاجوج اور ماجوج دونوں لفظ **”اجج“** یا **”عج“** سے نکلے ہیں جو آگ کے شعلے کو کہتے ہیں۔ اور **”عجا“** کا مطلب ہے کسی نے آگ بھڑکائی تو ایسی اقوام جو کہ آگ سے کام کرنے والی تھی اور انہوں نے آگ کو طاقت ذریعہ بنا کر اس کو مسخر کرکے مختلف اسلحہ بنایا اور نئی نئی ایجادات پیدا کی اس لیے یاجوج ماجوج سے مراد مغربی اقوام ہیں۔

(www.ahmadianswers.com)

پروگرام راہِ ہدیٰ میں اس سوال کا جواب دیتے ہوئے طاہر ندیم صاحب نے بتایا کہ ایک حدیث کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں یاجوج ماجوج کا خاتمہ ہوگا دراصل دجال اور یاجوج ماجوج دونوں ہی یورپین اور رشین اقوام کے نام ہیں دجال ان کا مذہبی نام اور یاجوج ماجوج ان کا سیاسی نام دیا گیا ہے۔(https://youtu.be/zHutK_c20Nw)

حضرت مسیح موعودؑ کے دور میں پوری دنیا پر ان کی حکومت تھی اور یہ چھائے ہوئے تھے کئی ملکوں پر ان کا ویسے ہی قبضہ تھا اور باقیوں کو ذہنی طور پر ان کو اپنی گرفت میں لیا ہوا تھا اور ان کے سایہ تلے عیسائیت پھیل رہی تھی اسلام پر حملے کر رہی تھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر عیسائیت کا کسر صلیب کیا خاص طور پر ہندوستان میں جہاد فرمایا اور عیسائی وہاں سے بھاگ گئے وہ پادری جو یہ عزائم لے کر آئے تھے کہ وہ چند مہینوں یا چند سالوں میں پورے ہندوستان کو عیسائی بنا دیں گے اگر ان کے سامنے کوئی کھڑا ہوا تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے اور ان کو بھاگتے ہوئے کوئی راہ نہ ملی تو یہ ہے وہ کسر صلیب کا کام جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا اور آپ نے ایسی قوی دلائل اور ایسے اصول واضح فرما دیئے کہ جن کی بنا پر آج تک جماعت احمدیہ کسر صلیب کا کام کر رہی ہے اور ان دلائل کے سامنے عیسائیت اور یا عیسائی پادری کھڑے نہیں ہو سکتے۔

اگر کتاب حدیقۃ الصالحین میں موجود احادیث کا مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت ظاہر ہوتی ہے کہ دجال اور یاجوج ماجوج رومی یعنی یورپی اور روسی عیسائیوں اور دہریوں ہی کے مختلف صفاتی نام ہیں سیاسی اور اقتصادی نظریات کی آگ بھڑکانے کی طرف بھی اس نام میں اشارہ ہے جس کی وجہ سے قوموں کی اجتماعی اور انفرادی زندگی بھسم ہو کر رہ گئی ہے دجال کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ یہودی اس کی حمایت کریں گے اور اس کی ترقی کی بنیاد یہودی

نظریات اور ان کی ایجادات پر ہو گی اس طرح تمام دنیا پر تسلط قائم رکھنے کے لیے یہ ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔

دجال کے فتنے سے بچنے کے لیے سورہ کہف کی پہلی دس آیات اور آخری دس آیات بکثرت تلاوت کرنے کی ہدایت ہے جب ہم اس ہدایت پر غور کرتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ ان آیات میں مفسرین عیسائیوں اور ان کے باطل عقائد اور ان کی دنیاوی ترقی کا ہی ذکر کرتے ہیں آیت میں اسی طرف اشارہ ہے کہ دجّال اور عیسائی اقوام ایک ہی طاقت کے دو مختلف صفاتی نام ہیں اور ان کے شر سے بچنے کا علاج بھی انہیں آیات میں بتایا گیا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

”قرآن مجید واضح کرتا ہے کہ زمین پر غلبہ حاصل کریں گے اور وہ ہر قسم کے فساد کا سبب بنیں گے آگے ہر طرف سے الفاظ کی لہریں اٹھیں گی اور ہر بلندی سے نیچے دوڑیں گی ان کے پاس زبردست مادیت کا غلبہ ہو گا جس کے سامنے دیگر تمام طاقتیں اور ریاستی بے بس نظر آئیں گی وہ ہر قسم کے علوم و فنون میں برتری حاصل کریں گے اور نیا اور شاندار صنعتی بھی قائم کریں گے وہ اپنی پالیسیوں منصوبوں اور اچھی انتظامیہ میں بھی غالب ہوں گے اور اپنے دنیاوی ارادوں میں بڑے عزم کا مظاہرہ کریں گے اور اپنے ایمان کو پھیلانے کی کوشش میں بھی سبقت لے جائیں گے وہ تمام زمینی بلندیاں حاصل کر لیں گے لیکن روحانی بلندیوں سے محروم رہیں گے۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ لوگ اپنے قومی قرضے کے پیش نظر یاجوج ماجوج کہلاتے ہیں ان میں وہ لوگ بھی ہیں جنہوں نے گمراہی پھیلانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اور نتیجتاً عظیم دجّال کے نام سے مشہور ہوئے اور خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ گمراہی کے عروج پر صور پھونکا جائے گا اور تمام مذاہب کے لوگ ایک جگہ جمع ہوں گے۔“ (شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 361-362)

ہمارے پیارے حضور حضرت محمد ﷺ نے ایک خواب میں دیکھا کہ مسیح موعود اور دجّال خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہیں

دجّال کا خانہ کعبہ کا طواف کرنے کا مفہوم بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”جو تشریح خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کی ہے وہ یہ ہے کہ آخرت میں لوگوں کا ایک گروہ نکلے گا جو دجال کہلائے گا یہ گروہ اسلام کا سخت دشمن ہو گا اور اسلام کے ڈھانچے کو مکمل طور پر گرانے کے لیے ایک چور کی طرح خانہ کعبہ کے گرد چکر لگائے گا جو اسلام کا مرکز ہے اس کے مقابلے میں مسیح ماعود کا مقصد، ایک پولیس والے کی طرح دجّال نام کے چور کو پکڑنا اور مرکز اسلام کو اس کے برے عزائم سے بچانا ہو گا حضرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ وسلام اسلام سے اپنی عقیدت کی وجہ سے اپنی دعائیں آسمان کی طرف بلند کریں گے تمام فرشتے ان کی مدد کریں گے تاکہ وہ اس آخری معرکے میں فتح یاب ہوں اور وہ نہ تھکیں گے اور نہ مایوس ہونگے اور نہ اپنی کوششوں میں سستی کریں گے بلکہ چور کو پکڑنے کی پوری کوشش کریں گے جب ان کی دعائیں اپنے عروج پر پہنچیں گی تو آسمان وہی کرے گا جو زمین نہیں کر سکتی اور فتح جو انسان کو حاصل نہیں ہو سکتی وہ فرشتوں کے ہاتھوں حاصل ہو جائے گی۔“ (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 323)

اللہ تعالیٰ ہمیں دجال کی سازشوں کے برے اثرات سے بچائے آمین

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”خدا تعالیٰ نے قرآنِ شریف میں ایک جگہ پر اپنی شناخت کی یہ علامت ٹھہرائی ہے کہ تمہارا خدا وہ خدا ہے جو بیقراروں کی دعا سنتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے، اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ (سورۃ النمل آیت 63:)“۔

(ایّام الصلح، روحانی خزائن جلد نمبر 14 صفحہ 259-260)

پھر فرماتے ہیں:”یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے۔ جب تک کثرت سے اور بار بار اضطراب سے دعا نہیں کی جاتی وہ پروا نہیں کرتا۔ دیکھو کسی کی بیوی یا بچہ بیمار ہو یا کسی پر سخت مقدمہ آجاوے تو ان باتوں کے واسطے اُس کو کیسا اضطراب ہوتا ہے۔ پس دعا میں بھی جب تک سچی تڑپ اور حالتِ اضطراب پیدا نہ ہو تب تک وہ بالکل بے اثر اور بیہودہ کام ہے۔ قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے جیسا کہ فرمایا اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ “...۔ (ملفوظات جلد نمبر 5 صفحہ 455 مطبوعہ ربوہ۔ ایڈیشن 2003ء)

حضرت محمودہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

محترمہ نفیسہ ابرار صاحبہ، زیورک حلقہ ناصر

ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماءاللہ کے صد سالہ جوبلی کے مبارک موقع پر اپنے قارئین کی خدمت میں اس عظیم ہستی کی زندگی کے چند روشن پہلو کو اجاگر کریں گے جو ہماری اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ ہیں۔ اور ہمارے لئے ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔

حضرت سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جن کو ام ناصر کے نام سے پہچانا جاتا ہے حضرت سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ 1891 میں پیدا ہوئی۔ آپ کے والد کا نام حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے والے ان خوش قسمت صحابہ میں شمار ہوئے جن کو اولین کہتے ہیں۔ ایک دن حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بیٹی رشیدہ کو لیکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات کے لئے قادیان آئے۔ سات سالہ لڑکی رشیدہ نے جب اتنی بڑی ہستی جو خدا کے نبی تھے ان کو پہلی دفعہ دیکھا تو ادب اور عزت کی وجہ سے دوبارہ نظر نہ اٹھا سکیں کچھ ہی عرصہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے ابا کو خط لکھا وہ اپنے بڑے بیٹے محمود یعنی حضرت مرزا محمود احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رشتہ رشیدہ سے کرنا چاہتے ہیں اور یہ بھی لکھا دعا کریں اور چونکہ دونوں بچے چھوٹے ہیں رشتہ طے کر دیتے ہیں شادی بعد میں ہو گی۔

جب آپ کو بیاہ کر گھر لے آئے تو حضرت اماں جان نے آپ کا نام محمودہ رکھا اور تب سے اسی نام سے آپ کو بلانے لگے۔ شادی کے وقت آپ چھوٹی تھی اس لیے آپ ایک سال کے لئے واپس اپنی امی ابا کے گھر چلی گئی اور 1903 میں دوبارہ آگئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور حضرت اماں جان سے خاص تعلق تھا بہت کم بڑوں سے باتیں کرتی تھی شام کو باہر آنا تو مودب ہو کر بیٹھنا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام کے سامنے بھی دوپٹہ بہت لپیٹ کر رکھنا ان کا طریقہ تھا جسے پنجابی میں دہری بکل کہتے ہیں۔ اسی صورت میں دوپٹہ اوڑھ کر صحن میں نکلتی تھیں یہ ایک طرح کا گھر کا [illegible]ہ ہی ہوتا ہے۔ حالانکہ اس وقت شروع میں پردے والا کوئی خاص گھر [illegible]ں نہ ہوتا تھا۔ آپ نے پانچ یا چھ سال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے ان کے گھر میں گزارے اور جس قدر بھی ممکن ہوتا ہر طرح کی خدمت کرتی جب حضور علیہ السلام کو وضو کرنے لگتے تو بھاگ کر لوٹا پکڑ لیتی اور خود پانی ڈالنے لگتیں تا کہ خدمت کر سکیں۔ گھر کے چھوٹے چھوٹے کام کرنے کے علاوہ آپ نے بہت دفعہ حضور علیہ السلام کے پاؤں دبانے کی توفیق بھی پائی۔ آپ کی بہت پیاری پیاری خوبیوں میں سے ایک خوبی قربانی کرنے کا مادہ تھا اور وہ بہت ہی زیادہ تھا جب آپ کے پیارے شوہر سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب خلیفہ بنے عورتوں کی تعلیم و تربیت کی غرض سے آپ نے اور شادیاں کیں تو امی جان نے بہت ہمت اور حوصلہ اور قربانی کے ساتھ سب کچھ برداشت کیا۔ جب آپ کے شوہر نے دوسری شادی کا ارادہ ان پر ظاہر کیا تو انہوں نے ایک بات کہی کہ میری ایک بات مان لیں کہ آپ کے ذاتی کام سب میں کیا کروں گی یعنی کپڑے دھلوانا، استری کرنا، پگڑیوں کو مایہ لگانا وغیرہ۔ اور بے شمار چھوٹے چھوٹے کام بہت خوشی اور پیار سے کرتی اور پھر یہ کام آپ نے ہمیشہ اتنی محنت اور پیار سے باقاعدگی کے ساتھ کیے حضور کو کوئی تکلیف نہ اٹھانی پڑی۔ کیونکہ حضور جماعتی کاموں کی وجہ سے اس قدر مصروف تھے اور یہ ضروری بھی تھا کہ آپ کے آرام کا ایسا خیال رکھا جائے کہ وقت ضائع نہ ہو۔ امی جان کھانا بھی بہت مزے دار پکاتی تھی اور سب کو آپ کے ہاتھ کھانے بہت پسند آتے تھے۔

آپ کی ایک بہت نمایاں خوبی اپنے مال کی ہر طرح کی قربانی کرنا تھی اور آپ اس میں اس قدر بڑھی ہوئی تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کی قربانی کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اپنے الفاظ کے ذریعہ دنیا میں ہمیشہ کے لئے یادگار بنا دیا۔

جب 1913 میں اخبار الفضل جاری کرنے کا ارادہ کیا۔ تو حضور آپ کی اس قربانی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے میری بیوی کے دل میں اس طرح تحریک کی جس طرح حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دل میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی تحریک کی تھی انہوں نے اس کو جانتے ہوئے کہ اخبار میں پیسہ لگانا ایسا ہی ہے جیسے کنویں میں پھینک دینا اور خصوصا

اخبار میں جس کا جاری کرنے والا محمود ہو جو اس زمانے میں شاید سب سے بڑا مذموم تھا۔ اپنے دو زیور مجھے دیے کہ ان کو فروخت کر کے اخبار جاری کر دو۔

وہ بیوی جن کو میں نے اس وقت تک ایک سونے کی انگوٹھی بھی شاید بنوا کر نہ دی ہے اس کی یہ قربانی میرے دل پر نقش ہے۔ اگر ان کی اور قربانی اور ہمدردیاں اور اپنی سختیاں اور تیزیاں میں نظر انداز بھی کر دوں تو ان کا سلوک مجھے شرمندہ کرنے کے لئے کافی ہے اس سلوک نے نہ صرف مجھے ہاتھ دیئے جس سے میں دین کی خدمت کرنے کے قابل ہوا اور میری زندگی کے ایک نئے باب کا ورق اُلٹ دیا۔ بلکہ ساری جماعت کی زندگی کے لئے بھی ایک بڑا سبب پیدا کر دیا۔ جب 1922 میں خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قادیان میں احمدی عورتوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک جماعت بنائی جس کا نام لجنہ اماء اللہ رکھا۔ چنانچہ پہلا اجلاس ہوا اور حضرت اماں جان کو سب نے صدر بنایا۔ تو اماں جان نے اپنی صدر والی کرسی پر حضرت ام ناصر یعنی امی جان کو خود ہاتھ پکڑ کر بٹھا دیا۔ چنانچہ اللہ کے بے حد فضل اور احسان کے ساتھ انہوں نے وفات تک یعنی 36 سال تک اس عہدے پر کام کیا اور بے حد خدمت کی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو کئی بچے عطا فرمائے جن میں سے کچھ چھوٹی عمر میں فوت ہو گئے سات بیٹے اور دو بیٹیوں نے لمبی عمر پائی۔ آپ کو نبی کی بہو، ایک خلیفہ کی بیوی، خلیفہ کی ماں اور ایک خلیفہ کی نانی بننے کا رتبہ ملا۔ وہ اس طرح کہ:

شوہر: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی و مصلح موعودؓ۔

بیٹے: حضرت خلیفۃ المسیح الثالث حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔

نواسے: حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

آپ وہ شخصیت تھیں جنہوں نے عہد لجنہ میں حقیقی رنگ میں عمل کرتے ہوئے مال کی قربانی بھی کی اور وقت کی قربانی بھی کی۔ اپنے شوہر کی رضا کی خاطر اپنے گھر اور اپنے آپ کو وقف رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان قربانیوں کا اجر اس صورت میں دیا کہ آپ کی نسل کو خلافت جیسی عظیم برکات سے نوازا۔ ہمیں چاہیے کہ آپ کی قربانیوں کو اپنے لیے نمونہ بنائیں اور آپ کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے آمین۔

★حوالہ جات الاسلام کتاب حضرت محمودہ بیگم صاحبہ۔ ام ناصر۔

خاکسار تمام بہنوں کو دل کی گہرائیوں سے لجنہ اماء اللہ عالمگیر کی صد سالہ جوبلی کے اس تاریخی موقع پر مبارک باد پیش کرتی ہے۔ آئیں اس موقع پر ہم اپنا جائزہ لیتے ہیں۔ کہ کیا ہم عہد لجنہ اماء اللہ کو پورا کرنے والی بن رہی ہیں؟ کیا ہم مقبول عبادت کی توفیق پا رہی ہیں؟ ہم اپنی صلاحیتوں کو کس حد تک بروئے کار لائے ہیں۔ ہمیں پوری ایمانداری کیساتھ اپنی کمزوریوں کو پرکھ کر اللہ تعالیٰ کی مدد سے ان کو دور کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔ دوسری لجنہ ممبرات کی شخصیت کے مثبت پہلوؤں کی بہت حوصلہ افزائی کریں۔ جس حد تک ممکن ہے دوسروں کے لئے آسانی پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافت کے زیر سایہ علمی و روحانی ترقیات سے نوازے۔ آمین

خالدہ اقبال

نیشنل جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سوئٹزرلینڈ

حضرت سیدہ امتہ الحی بیگم صاحبہ

(محترمہ سلمیٰ نور کُلّا صاحبہ، مجلس آر گاؤ)

سیدہ امتہ الحی صاحبہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول حکیم مولوی نورالدین کی بیٹی اور خلیفۃ المسیح الثانی مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کی بیوی تھیں۔ چھوٹی عمر میں ہی آپ کی شادی ہوئی اور محض 23 سال 4 ماہ کی عمر میں ہی 10 دسمبر 1924 کو وفات پا گئیں۔ آپ یکم اگست 1901 کو سیدہ صغریٰ بیگم صاحبہ بنت صوفی احمد جان صاحب کے بطن سے پیدا ہوئیں۔ سیدہ امتہ الحی صاحبہ کے نانا ایک نہایت بزرگ شخصیت تھے۔ اور آپ کی والدہ نے عورتوں میں سب سے پہلے احمدیت قبول کی تھی۔

آپ کی مادری زبان فارسی تھی اور پڑھی لکھی تھیں، اس لئے بچوں میں تعلیم کا شوق ہوا۔ آپ کے والدین کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے گھر **'الدار'** میں ہی رہنے کا موقع ملا۔ آپ نے قرآن پاک اپنے والد صاحب سے پڑھا جو اس وقت دنیا میں بہت بڑے اور با عمل عالم قرآن مانے جاتے تھے۔ نو سال کی عمر میں جب آپ نے قرآن مجید مکمل کیا تو جون 1910 میں آپ کی آمین ہوئی۔ آپ بچپن سے ہی بہت سادہ رہنا پسند کرتی تھیں۔ محترم بزرگ شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب نے لکھا:

"بچپن ہی سے اسے زیب و زینت جو نسوانی خاصہ ہے دلچسپی نہ تھی بلکہ اس کی خوشی علمی باتوں سے تھی۔ عرصہ دراز تک اسے رنگ دار لباس پہننے سے بھی نفرت تھی یہی سفید لباس پہنتی۔"

آپ باقاعدہ اپنے والد صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے درسِ قرآن میں شامل ہوتیں۔ آپ نے وفات سے پہلے اپنی بیٹی کو ایک نصیحت کی۔ اور جب 14 مارچ 1914 کو دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب منتخب ہوئے تو آپ کو ایک خط ان الفاظ میں ملا۔

"سیدی حضرت امیر المومنین صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

گزارش ہے کہ میرے والد صاحب نے مرنے سے 2 دن پہلے مجھے فرمایا کہ ہم تمہیں چند نصیحتیں کرتے ہیں۔ میں نے کہا فرماویں، میں انشاء اللہ عمل کروں گی تو فرمایا یہ بہت کوشش کرنا کہ قرآن آجائے اور لوگوں کو بھی پہنچے اور میرے بعد اگر میاں صاحب خلیفہ ہوں تو اُن کو میری طرف سے کہہ دینا کہ عورتوں کا درس جاری رہے، اس لئے آپ کو عرض کئے دیتی ہوں اور اُمیدوار ہوں کہ آپ قبول فرماویں گے۔ میری بھی یہ خواہش ہے اور کئی عورتوں اور لڑکیوں کی بھی خواہش ہے کہ میاں صاحب درس کرائیں۔ آپ براہِ مہربانی درس صبح ہی شروع کرا دیں۔ آپ کی نہایت مشکور و ممنون ہوں گی۔

امتہ الحی بنت نورالدین مرحوم رضی اللہ عنہ۔"

ایک کم عمر بچی جس کے والد صاحب کی وفات کو دو تین روز ہوئے تھے، ابھی غم سے سنبھل بھی نہ پائی تھی کہ فرض کا احساس اور قرآن مجید کی محبت اُس سے خلیفہ وقت کے نام یہ خط لکھواتی ہے۔ یہ خط پڑھ کر آپ نے عورتوں میں درس دینے کا فیصلہ کیا۔ اس طرح ایک نیکی کے جاری رکھنے کا ثواب سیدہ امتہ الحی بیگم صاحبہ کے حصّہ میں آیا۔

آپ کی شادی 31 مئی 1914 کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے ہو گئی۔ اس وقت آپ کی عمر تقریباً 13 سال تھی۔ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے آپکی تعریف کرتے ہوئے فرمایا۔ "رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے اَلْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ کہ روحیں ایک دوسرے سے وابستہ اور پیوستہ ہوتی ہیں یعنی بعض کا بعض سے تعلق ہوتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ میری روح کو امتہ الحی کی روح سے ایک پیوستگی حاصل تھی۔"

آپ کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹیوں صاحبزادی امتہ القیوم صاحبہ اہلیہ ایم ایم احمد صاحب اور صاحبزادی امتہ الرشید صاحبہ اہلیہ میاں عبدالرحیم صاحب اور ایک بیٹے مرزا خلیل احمد صاحب سے نوازا۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مختصر سی عمر میں بہت اہم کام کرنے نصیب ہوئے جو تاریخ احمدیت میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ ان میں سے چند ایک کا ذکر اجمالی طور پر یہاں کیا جاتا ہے۔

آپ مضامین لکھا کرتی تھیں جن میں بڑے بڑے مربیوں کی طرح قرآن و حدیث کے حوالے دیتیں آپ شعر بھی کہتی تھیں۔ اکیس سال کی سیدہ امتہ الحی صاحبہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے بات کی کہ خواتین کو پڑھانا اور

خدمتِ دین کے لائق بنانا بہت ضروری ہے اس کے لئے کوئی طریق، کوئی تنظیم بنانی چاہئے۔ حضور نے اپنی بیگم کی بات پر غور کیا اور باقاعدہ اغراض و مقاصد ترتیب دے کر عورتوں کی تنظیم **'لجنہ اِماء اللہ'** کے نام سے 1922 میں بنانے کا اعلان فرمایا۔ جس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی لونڈیاں۔ اب یہ تنظیم جو بھی کام کرے گی اس کا ثواب سیدہ امتہ الحی صاحبہ اور حضرت خلیفتہ المسیح الثانیؓ کے نام لکھا جائے گا۔

آپ کی سب سے بڑی خوبی پڑھنا اور پڑھانا تھا۔ اور اُن کا گھر ایک سکول کی طرح تھا۔ آپ نے قادیان میں گھر گھر سکول کھول دیئے تھے۔ آپ نے لجنہ کی پہلی مجلس مشاورت منعقدہ 1924 میں یہ بات بھی سنائی۔ اس کے مطابق قادیان میں چار درسگاہیں کھولی گئیں ہیں۔ دو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر کے اندر جہاں حضرت سیدہ اُمّ ناصر صاحبہ اور آپ خود پڑھاتی تھیں۔ تیسری درسگاہ محترمہ صالحہ بیگم صاحبہ اہلیہ سیّد میر محمد اسحٰق صاحب اور چوتھی درسگاہ میں محترمہ مریم صاحبہ اہلیہ حافظ روشن علی صاحب پڑھاتی تھیں۔ ان کلاسز میں یسرنالقرآن، قرآن مجید ترجمہ اور تفسیری نوٹس، احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کُتب پڑھائی جاتی تھیں۔

لجنہ اماء اللہ کے ذمہ نور ہسپتال قادیان کے زنانہ وارڈ کی تعمیر کی تحریک بھی تھی۔ چندہ کی اس تحریک میں اُس وقت ڈیڑھ سو کے قریب وعدے لکھوائے گئے تھے۔ یکم اگست 1923 میں اس کا سنگِ بنیاد حضرت اماں جان نے رکھا۔ علی گڑھ یونیورسٹی کے نزدیک بسنے والے مسلمان ملکانہ راجپوتوں کو ہندو پنڈت 'شدھ' کر کے واپس ہندو مذہب میں لانے لگے تو لجنہ نے بھی جماعت کے ساتھ اپنا حصہ ڈالتے ہوئے سرگرمی سے حصہ لیا۔ سیدہ امتہ الحی صاحبہ نے ملکانہ عورتوں کو تحائف بھجوائے۔ آپ کی یاد کو تازہ رکھنے کے لئے حضرت خلیفتہ المسیح الثانیؓ نے 17 مارچ 1925 کو دارالمسیح میں مدرستہ الخواتین شروع کیا اور فرمایا کہ سیدہ امتہ الحی کی یادگار ہے۔ لجنہ اماء اللہ نے امتہ الحی لائبریری قائم کی جو آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔ آپ غریبوں، خادموں اور ضرورتمندوں سے ہمدردی کرنے والی اور ان کی عزت کا خیال رکھنے والی تھیں۔ سیدہ امتہ الحی صاحبہ نے تیرہ سال کی عمر میں 1914 کے جلسہ سالانہ میں اپنی پہلی تقریر کی۔ اس جلسے میں 400 خواتین شامل ہوئی تھیں۔ جلسہ کے انتظامات میں حضرت اماں جان نصرت جہاں بیگم صاحبہ کا ہاتھ بٹاتیں۔ آپ ہی کی تجویز پر مستورات کے لئے 1917 میں الگ انتظام کیا گیا۔ سال 1923 کے جلسہ سالانہ 1923 میں ڈیوٹی دینے والی 60 خواتین شامل تھیں۔ مسجد برلن جرمنی کے لئے چندہ جمع کرنے کے لئے آپ کی تحریروں اور تقاریر سے عورتوں نے اپنے زیور اور جمع شدہ پونجی شوق سے لالا کر دی۔

ایک مذہبی کانفرنس میں شرکت کے لئے حضرت مصلح موعودؓ سال 1924 میں یو۔کے۔ تشریف لے گئے اور بیت الفضل کا سنگِ بنیاد رکھا۔ 10 نومبر 1924 کو اللہ تعالیٰ نے سیدہ امتہ الحی صاحبہ کو بیٹا مرزا خلیل احمد عطا فرمایا لیکن آپ شدید بیمار ہو گئیں۔ بیماری کی اطلاع سُنتے ہی حضور بہت پریشان ہوئے۔ دو ہفتے بعد 24 نومبر 1924 کو حضور قادیان پہنچے۔ بیوی کو تسلی اور سہارا دیا لیکن آخری وقت آ پہنچا تھا۔ حضور بیت الدعا میں اللہ کے حضور گڑگڑا رہے تھے اور سیدہ اپنے اللہ کو اس طرح پکار رہی تھیں کہ 'اللہ میاں اب جلدی بلا لو، ہائے دیر کیوں ہو رہی ہے'۔ اور اللہ تعالیٰ نے دیر نہیں کی، اپنے پاس 10 دسمبر 1924 کو بُلا لیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت اماں جان اور ان کی دونوں بیٹیوں یعنی نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ نے ہمیشہ آپ کا بہت محبت سے ذکر کیا۔ آپ نے بحیثیت بیوی نہایت اخلاص و محبت، وفا اور پیار سے رہنے کا ایک مثالی نمونہ دکھایا اور شوہر سے قدر، عزت، احترام اور پیار حاصل کرنے کے طریق سکھائے۔ آپ پر اللہ تعالیٰ کی ہزاروں رحمتیں ہوں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ دے۔ آمین۔

★اس مضمون کہ سارے حوالہ جات کتاب "حضرت سیّدہ امتہ الحی بیگم صاحبہؓ، تحریر امتہ الباری ناصر صاحبہ سے لئے گئے ہیں۔

غنچہ دین کے لیے بادِ صبا ہو جاو

محترمہ منصورہ کاہلوں صاحبہ، مجلس بازل

اسلام دنیا کا وہ واحد مذہب ہے جس نے پہلی بار عورتوں کے حقوق کی ضمانت دی ہے ۔ رسولِ خدا ﷺ دنیا کے لیے رحمت بن کر آئے اور عورتوں کو عرش سے فرش پر لا بٹھایا اور یہ اعلان فرما دیا کے جنت ماں کے قدموں تلے ہے ۔یعنی اگر تم جنت حاصل کرنا چاہتے ہو تو ماں کے قدموں میں تلاش کرو۔ لیکن اس مقام کو حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ آپ اپنی اولاد کی ایسی اعلیٰ تربیت کریں کہ وہ دین و دنیا میں ایک اعلیٰ و سچے مسلمان کے روپ میں ظاہر ہوں۔ لیکن اس سب کو بھی حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کے خواتین کو اپنی تعلیم و تربیت کرنی پڑے گی اور اپنا جائزہ لینا پڑے گا کہ کیا ہم اس مقام کو حاصل کرنے کے قابل ہیں بھی یا نہیں؟

حضرت مصلح موعود علیہ اسلام نے جماعت کے تنظیمی ڈھانچے کو قائم کر کے ہم پر بہت احسانات فرمائے ہیں اور 25 دسمبر 1922ء کو لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کی بنیاد رکھی،،لجنہ اماء اللہ کا مطلب ہے،،**اللہ کی لونڈیاں،،**

اس تنظیم کے اِغراض و مقاصد بیان کیے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ لجنہ علم حاصل کرے،جماعت میں وحدت کی روح قائم کی جائے، اپنے اخلاق و روحانیت کی اصلاح کی جائے،بچوں کی تربیت میں اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور اپنے اندر بھی اور اپنے بچوں کے اندر بھی اللہ تعالیٰ، رسولِ پاک ﷺ،حضرت مسیح موعود علیہ اسلام اور خلفاء کی محبت اور اطاعت پیدا کریں اور چونکہ مدد اور کامیابیاں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہیں اس لیے دعاؤں پر بہت زیادہ زور دیں۔

پھر عرفاں میں تم غوطے لگاؤ ہر دم
بانیٔ کعبہ کی تم کاش دعا ہو جاؤ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک موقعہ پر لجنہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے کی جو چابی اللہ نے آپ کے پاؤں کے نیچے رکھی ہے اس کا استعمال کر کے اپنے لیے بھی جنت کے دروازے کھولیں اور اپنی اولاد کے لیے بھی۔ اس جنت کی چابی آپ کو اس لیئے ملی ہے کہ آپ ایک نئی نسل کی تربیت گاہ ہیں اس چابی کے ساتھ آپ کو ایک کوڈ نمبر بھی دیا گیا ہے۔ ہر ماں جنت کی چابی نہیں ہے بلکہ صرف وہی ماں جنت تک پہنچاتی ہیں جو اس کوڈ کو استعمال کرے گی اور وہ کوڈ یہ ہے ،،**اعمال صالحہ اور تقویٰ،،**

اس موقعہ پر حضور اقدس نے نوجوان بچیوں کو مخاطب کر کے فرمایا کے اپنے مقام کو سمجھو اور اپنے تقدس کا خیال رکھو۔ اس ملک میں آ کر اللہ تعالی نے آپ کو جو سہولتیں اور آسانیاں فراہم کی ہیں انہیں اپنی عارضی تسکین کا ذریعہ مت بناؤ بلکہ جماعت کے مفاد کے لیے استعمال کرو ۔ انٹرنیٹ اور لغویات اور فضولیات کے لیے استعمال کرنے کی بجائے احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لیے استعمال کریں۔(خلاصہ تقریر بر موقعہ جرمنی جلسہ 15 اگست 2009ء)

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 17 ستمبر 1950ء کو لجنہ کراچی سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کے اگلی نسل کی عورتیں اپنی اگلی نسل کو بچائیں، تو اس طرح قیامت تک خدا تعالیٰ اور محمد رسول ﷺ کی حکومت قائم ہو سکتی ہے اور خدا تعالیٰ کی بادشاہت اس طرح دنیا پر قائم ہو سکتی ہے جس طرح آسمان پر۔

حضرت مسیح موعود علیہ اسلام نے نہایت درد سے کہا تھا اے خدا جس طرح تیری بادشاہت آسمان پر ہے ویسے ہی زمین پر بھی قائم ہو۔ مگر سچ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی بادشاہت آسمان پر تو فرشتوں کے ذریعہ قائم ہے لیکن زمین پر وہ اسی طرح آسکتی ہے جب عورتیں اس کا تہیہ کر لیں۔ مرد صرف اپنے زمانہ کی اصلاح کر سکتے ہیں لیکن عورتیں آئندہ نسل کو دین پر قائم کر سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اپنے فرائض کو سمجھنے کی توفیق دے تا کہ خدا تعالیٰ کی بادشاہت کو آپ ہمیشہ ہمیش کے لیے دنیا میں قائم کر دیں اور آپ کے بعد آپ کی بیٹیاں اور پھر بیٹیوں کے بعد ان کی بیٹیاں قرآن کی تعلیم کو

جاری رکھنے والی اور اپنے نیک نمونہ کے ساتھ اسلام کو دائمی زندگی بخشنے والی ہوں۔(الفضل انٹرنیشنل 18 اپریل 2003ء)

آج ہم پر فرض ہے کے اپنی تنظیم کے اغراض و مقاصد اور خلفاء کی ہدایت کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے اپنے گھروں میں قیام نماز، روزانہ تلاوت قرآن کریم، اور حضور اقدس ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز کے خطابات اور خطبات کو باقاعدہ سننے والی اور اس پر عمل کرنے والی بنیں اور اپنے گھروں کے ماحول کو جنت نظیر بنا دیں اور دعوت الی اللہ کے فریضہ میں لگ کر دنیا کو قرآن کی روشنی سے منور کردیں۔لجنہ اماء اللہ کے سو سال پورے ہونے پر ہر ممبر اس تنظیم کے عہد کو پوری ایمانداری کے ساتھ ایک ایک لفظ کو پورا کرنے والی ہو۔

"میں اقرار کرتی ہوں کے اپنے مذہب اور قوم کی خاطر اپنی جان مال وقت اور اولاد کو قربان کرنے کے لیے تیار رہوں گی۔ نیز سچائی پر ہمیشہ قائم رہوں گی اور خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کے لیے ہر قربانی کے لیے ہمیشہ تیار رہوں گی۔ انشاءاللہ۔"

اس عہد کا ایک ایک لفظ ہمارے لیے گواہی دینے والا بن جائے کے ہم نے جو عہد خلیفہ وقت کے ساتھ کیاہے، ہم نے اپنے عمل کے ساتھ اس کو پورا کرنے کی پوری کوشش کی ہے۔ اور ہماری زندگی کا مقصد صرف اور صرف اللہ تعالٰی کی محبت اور رسول خدا ﷺ کی محبت اور اطاعت ہو۔

ہم احمدی لجنہ انتہائی خوش نصیب ہیں کہ ہم نے وقت کے امام کی بیعت کی ہے۔خلافت کی حقیقی اطاعت ہی ہماری کامیابی وکامرانی کی کنجی ہے۔اللہ تعالٰی ہمیں ہمیشہ خلیفہ وقت کے ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق سے اور آپ کی دُعاؤں سے فیضیاب کرے۔ آمین

ہمیں ہر جگہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عملی مظاہرہ کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

روبیلہ خواجہ

میری طرف سے صد سالہ جشن تشکر لجنہ اماء اللہ کے پر مسرت موقع پر سب ممبرات کو بہت بہت مبارک ہو۔ اللہ کرے ہم اپنی آخری سانس تک اپنے عہد سے وفا کرنے والی ہوں۔

ہم احمدی بنات ہیں اللہ کی لونڈیاں
مرشد ہمارا ہادی جو کرتا ہے ہم سے پیار

منجانب:
سلمٰی نور کلاؔ

الحمد للہ، ہم لجنہ اماء اللہ کے سو سال پورے ہونے کے پر مسرت موقع پر خوش ہیں اور اپنے اپنے طریق پر اس خوشی کو منا رہے ہیں۔میری دعاہے کہ ہم لجنہ اماء اللہ کے قائم ہونے کے بنیادی مقصد کو پورا کرنے والے ہوں۔یعنی عملی حالت میں بہتری آئے ورنہ بغیر عمل کے ہمیں کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔اس شعر پر میں اپنے الفاظ کو مکمل کرتی ہوں:

کام مشکل ہے بہت منزل مقصود ہے دور
اے مرے اہل وفا سست کبھی گام نہ ہو۔

منجانب:
صائمہ کریمی بٹ

سیرت حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ

(والدہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

محترمہ ماہدہ خان صاحبہ، مجلس آرگاؤ

الحمد للہ کہ ہماری تنظیم لجنہ اماء اللہ کو سو سال پورے ہو گے ہیں۔ اس صد سالہ جوبلی کو منانے کے لئے کئی پروجیکٹس زیرِ غور ہیں۔ اِن میں سے ایک پروجیکٹ یہ بھی ہے کہ ممبرات کے سامنے اُن عظیم خواتین کی نیک سیرت کا ذکرِ خیر کیا جائے جو تقویٰ، دین داری اور اخلاقِ حسنہ کے ساتھ ساتھ تنظیمی خدمات میں بھی آگے آگے رہیں۔ اِیسی ہی ہستیوں میں ایک نام حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کا بھی ہے۔

آپ حضرت مصلح موعودؓ کی سب سے بڑی بیٹی اور بچوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے بعد دوسرے نمبر پر تھیں۔ آپ حضرت سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ (جو کہ حضرت اُمِّ ناصرؓ کے نام سے جانی جاتی ہیں) کے بطن سے اکتوبر 1911ء میں پیدا ہوئیں۔ آپ کا نکاح 2 جولائی 1934ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے ساتھ ہوا جو حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے۔ اِن کے نکاح کا اعلان حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مسجد اقصیٰ قادیان میں کیا۔ اِس موقع پر آپؓ نے قدرے طویل خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس روز دو نکاحوں کا اعلان عمل میں آیا تھا۔ پہلا نکاح حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث کا اور دوسرا حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ اور حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کا تھا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس وقت کے حالات کے مطابق آپ کی دنیاوی اور دینی تعلیم پر زور دیا، آپ کو پڑھایا، آپ کو ایف۔ اے تک تعلیم دلوائی، پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے حضرت سیدہ امۃ الحئی صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی وفات پر اِس بات کا اظہار فرمایا کہ میرے ذہن میں احمدی خواتین کی تعلیم و تربیت کے متعلق ایک سکیم آئی ہے۔ چنانچہ اس اسکیم کا عملی اظہار مورخہ 17 مارچ 1925ء کو ہوا۔ جب ایک مدرسہ کا آغاز کیا گیا اور حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ بھی اس مدرسہ کی ابتدائی طالبات میں سے تھیں۔ 1929ء میں اس مدرسے کی کل سات خواتین نے مولوی فاضل کا امتحان دیا اور سب کامیاب رہیں جن میں آپ بھی شامل تھیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریب کے زمانے کے زیرِ اثر اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سب سے بڑی بیٹی اور بچوں میں دوسرے نمبر پر ہونے کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت سے براہِ راست فیض یاب ہونے والوں کی صحبت کا اثر اُن میں نمایاں تھا۔ آپ کا اُٹھنا بیٹھنا، بول چال، رکھ رکھاؤ میں ایک وقار تھا اور وقار بھی ایسا جو مومن میں نظر آنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ سے لَو لگانے کی ایک تڑپ تھی۔ اس تڑپ کا اظہار آپ نے اپنے شعروں میں بھی کیا ہے۔

محبت بھی، رحمت بھی، بخشش بھی تیری
میں ہر آن تیری رضا چاہتی ہوں
اطاعت میں اُس کی سبھی کچھ ہی کھو کر
میں مالک کا بس آسرا چاہتی ہوں
میرے خانۂ دل میں بس تو ہی تو ہو
میں رحمت کی تیری رِداء چاہتی ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصر العزیز آپ کے اوصاف حمیدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”اسی طرح مَیں نے دیکھا ہے کہ قرآنِ کریم جیسا کہ میں نے کہا، بڑے اہتمام سے غور کر کے پڑھتی تھیں۔ بسا اوقات دن کے وقت جب کام سے فارغ ہوتی تھیں، یہ نہیں کہ گھر کے کام نہیں تھے، گھر میں کام کرنے والیوں کے بھی ہاتھ بٹاتی تھیں، مختلف کاموں میں دلچسپی لیتی تھیں، لجنہ کے کام بھی ساتھ ساتھ چل رہے ہوتے تھے۔ جب کام سے فارغ ہوتی تھیں تو علاوہ اس تلاوت کے جو صبح کی نماز کے بعد کیا کرتی تھیں، دس گیارہ بجے بھی مَیں نے دیکھا ہے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ قرآن کریم پڑھ رہی ہوتی تھیں اور اُن کو

غور کرتے دیکھا ہے۔ لیکن یہ بھی تھا کہ یہ عادت بالکل نہیں تھی کہ بلاوجہ اپنی علمیت کا اظہار کریں لیکن مطالعہ بڑا گہرا تھا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ بھی گہرا تھا جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا تھا، عربی پڑھی ہوئی تھی، عربی کتب بھی پڑھ لیتی تھیں اور اچھی عربی آتی تھی۔ پھر دوسروں کے لئے ہمدردی کا جذبہ بہت تھا۔ اپنے وسائل کے لحاظ سے جس حد تک مدد ہو سکتی تھی کرتی تھیں۔ نقد بھی اور جنس کی صورت میں بھی۔ دوسروں کو بھی توجہ دلاتی تھیں کہ فلاں قابلِ مدد ہے اس کی مدد کرو۔ اس وجہ سے بعض مخیر لوگ جن کا آپ کے ساتھ قریبی تعلق تھا وہ آپ کو ہی رقم دے دیتے تھے کہ خود ہی تقسیم کر دیں۔ ربوہ کی کیونکہ لمبا عرصہ صدر رہی ہیں اور محلوں میں جا کر وہاں اجلاسوں میں شامل ہوتی تھیں تو اس لئے مختلف محلوں کے غریبوں سے ذاتی واقفیت بھی تھی اور اُن کے حالات کا علم بھی تھا۔

غالباً 1988ء یا 89ء تک آپ صدر رہی ہیں اُس کے بعد آپ نے اپنی کمزوری صحت کی وجہ سے معذرت کی لیکن تب بھی عاملہ کے ایک ممبر کی حیثیت سے لجنہ کے کام کرتی رہی ہیں۔ غالباً سیکرٹری خدمتِ خلق رہی ہیں۔ آپ کی صدارت کے دور میں لجنہ ربوہ تقریباً ہر شعبہ میں نمایاں کارکردگی دکھاتی رہیں۔

آپ کے ساتھ کام کرنے والیاں لجنہ اماء اللہ کی بہت ساری ممبرات ہیں، جنہوں نے لمبا عرصہ اُن کے ساتھ کام کیا ہے، وہ بھی اس کی تصدیق کرتی ہیں۔ اُن کے ساتھ کام کرنے والی ایک پرانی صدر نے لکھا کہ لجنہ کی تربیت کا بہت خیال رہتا تھا۔ اس کے لئے نئے سے نئے طریق سوچتی تھیں۔ نئی تدابیر اختیار کرتی تھیں، ہمیں بتاتی تھیں۔ یہ کوشش تھی کہ ربوہ کی ہر بچی اور ہر عورت تربیت کے لحاظ سے اعلیٰ معیار کی ہو۔ کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ اگر پردہ کے معیار کو گرا ہوا دیکھا تو سڑک پر چلنے والی کو، عورت ہو یا لڑکی یا لڑکیوں کو اس طرح چلتے دیکھا جو کہ احمدی لڑکی کے وقار کے خلاف ہے تو وہیں پیار سے اُس کے پاس جا کر اُسے سمجھانے کی کوشش کرتیں۔ بتاتیں کہ ایک احمدی بچی کے وقار کا معیار کیا ہونا چاہئے۔

پھر جب لمبا عرصہ لجنہ کی صدر رہی ہیں تو یہ کوشش تھی کہ ربوہ کی پوزیشن ہمیشہ پاکستان کی تمام مجالس میں نمایاں رہے، اس کے لئے بھرپور کوشش کرتی تھیں۔ صرف نمبر لینے کے لئے نہیں، جس طرح کہ بعض صدرات کا یا ذیلی تنظیموں کے قائدین و زعماء کا کام ہوتا ہے بلکہ اس سوچ کے ساتھ کہ ربوہ میں خلیفۂ وقت کی موجودگی ہے اس لئے بھی کہ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ چراغ تلے اندھیرا۔ کہ خلیفہ وقت کی موجودگی کے باوجود ان کا معیار دوسروں سے نیچے ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود تھی۔

آپ کے فیصلے بڑے دوررَس نتائج کے حامل ہوتے تھے۔ مشورے ضرور لیتی تھیں اور ہر صاحبِ مشورہ کا بہت احترام کرتی تھیں۔ مولانا ابو المنیر نورالحق صاحب کی اہلیہ لکھتی ہیں کہ مَیں بڑا عرصہ اپنے محلے کی صدر لجنہ رہی۔ تعلیم و تربیت اور علم میں اضافے کے لئے ایک یہ بھی آپ نے اپنے ہر ممبر کو کہا ہوا تھا کہ درِّثمین یا کلامِ محمود سے ہر اجلاس میں دو شعر یاد کر کے آؤ۔ تو لکھتی ہیں اس سے یہ فائدہ ہوا کہ جہاں شعروں کے ذریعہ علم و عرفان اور روحانیت میں اضافہ ہوتا تھا وہاں اجتماعوں کے موقعوں پر بیت بازی میں ربوہ کی لجنہ اول آیا کرتی تھیں۔“

اللہ تعالیٰ ہم احمدی ناصرات و ممبرات لجنہ اماء اللہ کو اِن اخلاقِ فاضلہ کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

(خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، فرمودہ مورخہ 5 اگست 2011ء بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن)

گزرے ہوئے سو سال کی تاریخ گواہ ہے
سائے کی طرح سایہ فگن ہم پہ خدا ہے

(مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب)

"ہماری پیاری اُمّی جان"

حضرت سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ ام ناصرؓ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ

محترمہ امۃ القدوس تارنٹسر صاحبہ، زیورک حلقہ ناصر

آنحضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔ ان میں سے جس کی بھی پیروی کروگے ہدایت پاجاؤ گے۔

یقیناً آپؐ کے جانثار صحابہ ایسے روشن ستاروں کی مانند ہیں جنہوں نے ایثار اور قربانی کی وہ اعلیٰ مثالیں قائم کیں جو رہتی دنیا تک دلوں کی ہدایت کا باعث بنتی رہیں گی۔ اور ہم ہی وہ خوش قسمت جماعت ہیں جنہوں نے چودہ سو سال کے بعد اس زمانہ کو پایا۔ جو حضرت مسیح موعودؑ کے جلیل القدر صحابہ کا زمانہ تھا۔ جن کے اعلیٰ نمونوں نے ایمان کو دوبارہ تازگی اور روحانیت بخشی۔ آپؑ کے صحابہ صحابیات اور خواتینِ مبارکہ کو یا تو ہمیں خود دیکھنے کا موقع ملا یا اپنے بزرگوں سے ان عظیم ہستیوں کے بارہ میں جاننے اور سننے کے مواقع میسر آئے۔ ان میں سے ایک میری پیاری والدہ امۃ القیوم ناصرہ مرحومہ ہیں۔ جنہیں اپنا بیشتر وقت حضرت اماں جان نصرت جہاں بیگمؓ اور دوسری خواتینِ مبارکہ کے ساتھ گزارنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

حضرت سیدہ ام ناصر محمودہ بیگمؓ آپ کو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی سب سے بڑی اور پہلی زوجہ محترمہ ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ والدین نے آپ کا نام رشیدہ رکھا تھا۔ لیکن جب آپ شادی ہو کر آئیں تو حضرت اماں جان نور اللہ مرقدھا نے آپ کو محمودہ کے پیارے نام سے نوازا۔ آپ کو باقی سب لوگ آپ کی محبت اور شفقت کی وجہ سے امی جان کہتے تھے۔ آپ غیر معمولی شخصیت سیرت و کردار کے لحاظ سے امتیازی شان کی مالک تھیں۔ آپ کے اخلاقِ فاضلہ میں خدا تعالیٰ اور رسول ﷺ سے محبت، خلق اللہ سے ہمدردی اور انفاق فی سبیل اللہ بہت نمایاں تھے۔ بعض عظیم الشان وعدے اور الہامات آپ کے وجود سے پورے ہوئے۔ جنانچہ خدائے کریم جل شانہ نے اپنے برگزیدہ بندے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا۔ تیری نسل بہت ہوگی۔ اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا۔ آپؑ اس الہام میں حضرت ام المؤمنین نصرت جہاں بیگم نور اللہ مرقدھا کے بعد خاندان حضرت مسیح موعودؑ میں شامل ہونے والی ان خواتینِ مبارکہ کی طرف بھی اشارہ ہے جو دوسرے خاندانوں سے ہونگی۔ مگر خدا تعالیٰ اپنے کرم سے انہیں چنے گا اور سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان میں شامل فرمائے گا۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے اپنی خاص مشیت کے تحت سب سے پہلے حضرت اماں جانؓ کو چنا۔ اور اس کے بعد حضرت ام ناصر جو اس مقدس الہام کی رو سے خواتینِ مبارکہ میں شامل ہوئیں۔

امی جان کا شجرہ نسب

آپ کے جد امجد نہایت متقی قرآنِ کریم کے عاشق تھے۔ آپ کے والد کا نام حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدینؓ اور والدہ کا نام مراد بیگمؓ تھا۔ والد صاحب کی طرف سے آپ کا شجرہ نسب حضرت ابو بکر صدیقؓ سے ملتا ہے۔ اس لئے یہ خاندان قریش کہلاتا ہے۔ آپ کے دادا خلیفہ حمید الدین صاحب اپنے زمانے کے بہت بڑے عالم اور شاہی مسجد کے امام تھے۔ آپ نے انجمن حمایتِ اسلام اور اسلامیہ اسکول کی بنیاد ڈالی۔ آپ کے دادا، پڑدادا، نانا اور تمام چچا یہاں تک کہ آپ کی پھوپھی بھی حافظ قرآن تھیں۔

(ماخوذ از سیرۃ و سوانح خاتونِ مبارکہ حضرت ام ناصر از پرفیسر سیدہ نسیم سعید صاحبہ صفحہ ۵)

حضرت مصلح موعودؓ سے آپ کی شادی

آپ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں ہی آپ کے مبارک ہاتھوں سے بیاہ کر لائیں گئیں۔ اور آپ کی پہلی بہو بنی۔ ۱۹۰۲ء میں آپ کی شادی حضرت مصلح موعودؓ خلیفۃ المسیح الثانی سے ہوئی۔ سیدنا حضرت اقدسؑ آپ سے خاص محبت کا سلوک فرماتے۔ جب آپ بیاہ کر دار الاماں آئیں تو سب سے پہلے دروازے پہ حضرت مسیح موعودؑ نے آگے بڑھ کر محبت سے آپ کی پیشانی پہ بوسہ دیا۔ صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ اپنی کتاب سیرۃ حضرت اماں جان میں تحریر فرماتی ہیں: حضرت اماں جان نے آپ کو پہلی رات اپنے ساتھ سلایا کہ بچی ہے اداس ہو جائے گی۔ حضرت سیدہ ام ناصرؓ فرماتی ہیں کہ آپ نے بعد میں مجھے اتنا پیار دیا اور میرا خیال رکھا کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ آپ کی محبت بڑھتی گئی یہاں تک کہ میں اپنا میکہ بھول گئی۔

آپ کا رتبہ بہت بلند تھا۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی برکتوں کے طفیل آپ کو ملا۔ جس کے مقابلہ میں بادشاہوں کی بادشاہی اور دنیا کی سب دولتیں ہیچ تھیں۔ آپ کے والدین بھی حضرت مسیح موعودؑ کی بہو ہونے کی وجہ سے آپ کی بہت قدر کرتے۔ آپ فرماتی ہیں کہ میرے والد اکثر فرمایا کرتے تھے کہ بیٹی کے ناطے سے اور اسلام کی تعلیم کے مطابق آپ مجھے پیاری تو لگتی ہی ہیں لیکن اب سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی بہو ہونے کے ناطے آپ کا احترام مجھ پر واجب ہے۔

تاریخ احمدیت کا سنہری باب

آپ کو یہ فخر حاصل ہے کہ آپ ۱۹۲۲ء میں پہلی صدر لجنہ مقرر ہوئیں۔ حضرت اماں جانؓ کی صدارت میں جب لجنہ کا پہلا اجلاس منعقد ہوا تو آپ نے پہلے اجلاس میں ہی حضرت ام ناصر محمودہ بیگمؓ کو اپنی کرسی پر بٹھا کر آپ کو صدارت کے لئے نامزد کر دیا۔ اس طرح آپ ۱۹۵۸ء میں اپنی وفات تک ۳۶ سال تک صدر لجنہ کے فرائض انتہائی جذبہ ایثار و قربانی سے ادا کرتی رہیں۔ (از سوانح فضل عمرؓ مصنف حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ جلد دوم صفحہ ۳۶۰)

آپ حضرت ام ناصر لجنہ اماء اللہ کی ابتدائی ۱۴ ممبرات میں سے تیسرے نمبر پر تھیں۔ آپ خوش قسمت تھیں کہ آپ کو حضرت اقدسؑ کی تربیت سے بھی حصہ ملا۔ اور حضرت مصلح موعودؓ سے زیرِ تربیت رہتے ہوئے آپ کی راہنمائی میں لجنہ کو منظم کیا۔ لجنہ کو اخلاص اور ایمان میں بڑھانے میں آپ کا بہت دخل ہے۔ گو آپ کی دنیاوی طور پر تعلیم کچھ زیادہ نہیں تھی لیکن آپ کو قرآن کریم اور دینی تعلیم پر عبور حاصل تھا۔ آپ نے سینکڑوں لڑکیوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ خلافتِ ثانیہ کی جوبلی کے موقع پر جب خواتین نے لوائے احمدیت کا سوت کاتا تو آپ نے بھی اس میں حصہ لیا۔ خلیفہ وقت کی طرف سے کسی بھی نئی تحریک کا آغاز ہوتا تو آپ پورے جوش اور جذبہ سے سب سے پہلے اپنے آپ کو اس کے لئے پیش کرتیں۔ ۱۹۵۳ء میں جب حضرت مصلح موعودؓ نے عورتوں کو اپنے ہاتھ کی کمائی سے زائد آمدنی پیدا کرنے کا ارشاد فرمایا تو آپؓ نے اپنے ہاتھ سے ایک دوائی بنا کر فروخت کی اور اس کی ساری آمدنی اشاعتِ دین کے لئے دے دی۔ ۱۹۱۴ء میں تادیب النساء کے تحت عورتوں میں زنانہ دعوت الی الخیر فنڈ کی تحریک ہوئی۔ جس کا چندہ تبلیغ اور سلسلہ کے کاموں میں خرچ ہونا تھا۔ یہ تحریک مستورات کو کی گئی تھی۔ چنانچہ اس فہرست میں بھی ابتدائی ناموں میں آپ کا نام شامل تھا۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی طرف سے جو بھی جیب خرچ ملتا وہ سب کا سب چندے میں دے دیتیں۔ آپ نے جماعت کی راہنمائی کرنے میں بھی حضرت مصلح موعودؓ کا بھرپور ساتھ دیا۔ ہر کڑے اور نازک وقت میں پوری ثابت قدمی سے آپ کے ساتھ کھڑی رہیں۔

آپ نے اپنا زیور الفضل کے لئے دے دیا

الفضل اخبار جاری کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کے دل میں تحریک پیدا ہوئی۔ اور ساتھ ہی اپنا زیور اس اخبار کو جاری کرنے کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ اس عظیم الشان قربانی کا ذکر حضرت مصلح موعودؓ ان الفاظ میں کرتے ہیں: ۱۹۱۳ء کی بات ہے خدا تعالیٰ نے میری بیوی کے دل میں اس طرح تحریک کی جس طرح حضرت خدیجہؓ کے دل میں رسولِ کریم ﷺ کی مدد کی تحریک کی تھی۔ انہوں نے اس امر کو جانتے ہوئے کہ اخبار میں پیسہ لگانا ایسا ہی ہے جیسے کنویں میں پھینک دینا۔ خصوصاً اس اخبار میں جس کا جاری کرنے والا محمود ہو۔ اپنے دو زیور مجھے دے دئے کہ میں ان کو فروخت کر کے اخبار جاری کر دوں۔ میں زیورات کو لے کر اسی وقت لاہور گیا۔ اور پونے پانچ سو کے وہ دونوں کڑے فروخت ہوئے۔ یہ ابتدائی سرمایہ الفضل کا تھا۔ الفضل اپنے ساتھ میری بے بسی کی حالت اور میری بیوی کی قربانی کو ہمیشہ تازہ رکھے گا۔ اور میرے لئے اس کا ہر صفحہ بار بار مجھے جماعت کی وہ حالت یاد دلاتا ہے جس کے لئے اخبار کی ضرورت تھی۔ ان کی یہ قربانی میرے دل پر نقش ہے۔ اگر ان کی اور قربانیاں اور ہمدردیاں میں نظر انداز بھی کر دوں تو ان کا یہ سلوک مجھے شرمندہ کرنے کے لئے کافی ہے۔ اس حسنِ سلوک نے نہ صرف مجھے ہاتھ وہ دئے جن سے میں دین کی خدمت کرنے کے قابل ہوا۔ بلکہ ساری جماعت کی زندگی کے لئے ایک بہت بڑا سبب پیدا کر دیا۔ کیا ہی یہ سچی بات ہے کہ عورت ایک خاموش کارکن ہوتی ہے۔ اس کی مثال اس گلاب کے پھول کی سی ہے جس سے عطر تیار کیا جاتا ہے۔ لوگ اس دوکان تو یاد رکھتے ہیں جہاں سے عطر خریدتے ہیں مگر اس گلاب کا کسی کو خیال نہیں آتا جس نے مر کر ان کی خوشی کا سامان پیدا کیا۔ میں حیران ہوتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ یہ سامان پیدا نہ کرتا تو میں کیا کرتا اور میرے لئے خدمت کا کونسا دروازہ کھولا جاتا۔ اور جماعت میں روز مرہ بڑھنے والا فتنہ کس طرح دور کیا جاتا۔

(سیرت و سوانح خاتونِ مبارکہ حضرت سیدہ ام ناصر از پروفیسر سیدہ نسیم سعید صاحبہ)

الفضل جو سیدہ کی قربانی کے نتیجہ میں جاری ہوا اس چشمہ کی طرح ہے جس کا فیض ہمیشہ جاری رہے گا۔ اور آنے والی نسلیں اس عظیم الشان قربانی کو خراجِ عقیدت پیش کرتی رہیں گی۔

(خدیجہ شمارہ ۳ ۲۰۱۳ء لجنہ اماء اللہ جرمنی بعنوان حضرت ام ناصرؓ تحریر کردہ امۃ القیوم ناصرہ مرحومہ)

لجنہ اماءاللہ کی تنظیم کے اغراض و مقاصد اور اس کے شاندار نتائج

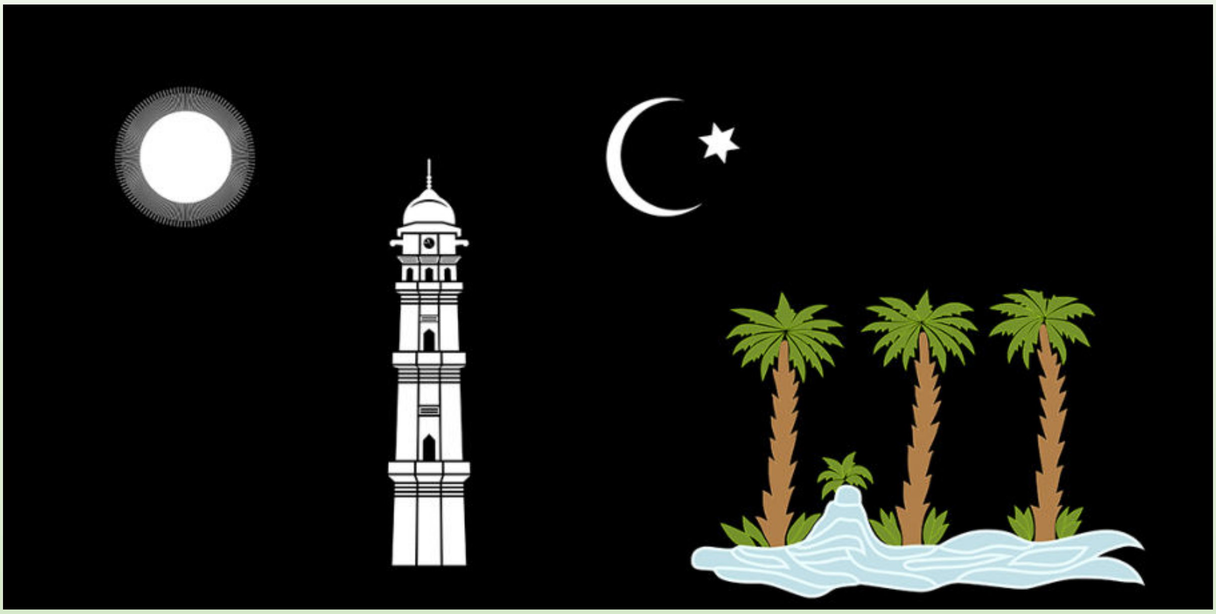

محترمہ راشدہ باجوہ صاحبہ، مجلس آر گاؤ

ہمارے پیارے آقا سیدو مولیٰ رحمتہ للعالمین خیر الوریٰ پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے عورتوں کو، جو جہالت اور ظلم وبربریت کی چکی میں پس رہی تھیں، ان کا وقار، عزت و احترام قائم فرمایا اور ان کو نازک آبگینوں سے تشبیہ دے کر قدرت کا بہترین تحفہ وانعام قرار دیا اور ان کو یہ خوشخبری دی کہ **الجنة تحت اقدام الامهات** کہ جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے۔ مگر بدقسمتی سے اسلام کے انحطاط کے ساتھ ساتھ عورت کو بھی اس کی عزت و منزلت اور شناخت سے محروم کر کے ذلت و رسوائی کی اتھاہ گہرائیوں میں گرا دیا گیا۔ اور وہ دوبارہ جہالت کی زنجیروں اور غموں کے انبار کے منوں بوجھ تلے دبی ہوئی ایک سسکتی تڑپتی بے چین و مضطرب روح کی مانند ہوگئی۔

اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے دور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے اس صنف نازک کو دوبارہ قدرومنزلت کے بلند میناروں پر چڑھایا تاکہ وہ اپنی خداداد صلاحیتوں کو استعمال کر سکے۔ اسلام میں جہاں عورتوں کے حقوق کا خیال رکھ کر ان کو حقیقی بلند مقام عطا کیا ہے وہاں ان پر بہت سی ذمہ داریاں بھی عائد کی ہیں جن کو پورا کر کے وہ جنت نظیر معاشرہ قائم کر سکتی ہیں۔ گویا کائنات کی تخلیق کا اہم جز عورت ہی ہے۔ جو کہ اپنے حقوق و فرائض کی احسن ادائیگی سے اپنی کائنات کو حسین بنا سکتی ہے۔

لجنہ اماءاللہ تنظیم کے قیام کے اغراض و مقاصد بھی وہی ہیں جو حقیقی اسلام احمدیت ہر عورت سے تقاضا کرتا ہے، کہ زندہ وجاوید خالق کائنات کا عرفان حاصل کر کے اس پر مکمل ایمان لاکر شرک سے پاک تعلق ہو۔ نیز قرآن پاک کی تعلیم کو مشعل راہ اور امام نور وہدایت بنایا جائے۔ حضرت محمد ﷺ کی کامل اتباع اور مقدس عشق کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے اسلام کی احیائے نو کے لئے نور ایمان کی ایسی شمعیں اپنے اندر روشن کریں جن کا ذکر قرآن میں سورۃ التحریم آیت نمبر 6 میں ہے،

مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ

ترجمہ: یعنی ”مسلمان، ایمان والیاں، فرمانبردار، توبہ کرنے والیاں، عبادت کرنے والیاں، روزے رکھنے والیاں۔“

ان صفات کی آب و تاب سے دنیا بھر کی عورتوں کو شرک، جہالت، بدعات اور رسم ورواج کے اندھیروں سے نکالنا تھا۔ لہٰذا اس مقصد کے حصول کے لئے وہ عشق الٰہی اور محبت رسول، حقوق و فرائض کی ادائیگی کی انمول اور

سنہری تعلیم و تربیت کے لئے متلاشی رہنے لگیں۔اسی شوق اور لگن کو تسکین کا جام پلانے کے لئے حضرت ام طاہر بنت حضرت عبدالستار شاہ صاحب کے ذریعے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض پیش کی کہ حضور مردوں کی طرح عورتوں کے لئے بھی درس و تدریس کا انتظام کیا جائے۔ تاکہ ہم عورتیں بھی اس سے مستفید ہو کر صالحات و قانتات میں شامل ہوں۔اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ،

”جو سچے طلبگار ہیں ان کی خدمت کے لئے ہم ہمیشہ کے لئے تیار ہیں ہمارا کام یہی ہے کہ ہم ان کی خدمت کریں۔“

ساتھ ہی عورتوں کے لئے الگ درس و تدریس سننے کا با پردہ انتظام فرمایا جو کہ خلیفۃ الاول اور خلیفۃ الثانی کے دور خلافت میں بھی جاری رہا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جماعت میں مزید تنظیمی ڈھانچے قائم کئے لیکن عورتوں کے لئے ابھی تک کوئی تنظیم قائم نہیں ہوئی تھی۔ امتہ الحئی صاحبہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح الاول حرم ثانی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالی عنہ جو کہ بچپن سے ہی ذہین وفطین اور تعلیم سے شغف رکھتی تھیں۔ آپ کے اندر احمدی مستورات کی تعلیم و تربیت کے لئے زبردست لگن پائی جاتی تھی۔ جس کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے آپ نے حضرت مصلح موعود کی خدمت میں احمدی مستورات کے لئے ایک الگ تنظیم قائم کرنے کی تجویز پیش کی۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود نے آپ کی درخواست کو قبول کرتے ہوئے 15 دسمبر 1922 کو ایک مفصل مضمون تحریر کیا۔ جس میں اس تنظیم کے متعلق 17 امور و مقاصد تحریر فرمائے اور ساتھ ہی فرمایا جو اس مضمون کے مقاصد کی مؤید ہوں وہ اس پر دستخط کر دیں۔اس ابتدائی تحریک پر قادیان کی 13 خواتین نے دستخط کئے۔ حضور کے فرمان پر 25 دسمبر 1922 کو یہ خواتین ام المومنین ،حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ کے گھر جمع ہوئیں۔ جہاں پر حضور نے عورتوں کو چند نصائح فرمائیں اور لجنہ کی تنظیم کا قیام عمل میں آیا۔ جس کا نام بعد میں **لجنہ اماءاللہ** تجویز ہوا۔

لجنہ اماءاللہ کے مفصل اغراض و مقاصد کو جلد سے جلد حاصل کرنے کے لیے ہفتہ وار اجلاسات کا آغاز کر دیا گیا۔

لجنہ اماءاللہ کی پہلی صدر حضرت اماں جان مقرر ہوئیں۔ آپ نے پہلے اجلاس میں ہی حضرت ام ناصر محمودہ بیگم کو صدر نامزد کر دیا اور پہلی سیکرٹری حضرت امتہ الحئی بیگم مقرر ہوئیں۔

یہ ناممکن ہے کہ لجنہ اماءاللہ کے اغراض و مقاصد اور سو سالہ ترقی و کارکردگی کا جائزہ ایک مختصر سے مضمون میں بیان کیا جائے۔ تاریخ احمدیت لجنہ اماءاللہ کی قربانیوں و ایثار کے بغیر نامکمل ہے۔

ان بے قرار اور متلاشی روحوں کو جب ایک لائحہ عمل اور پلیٹ فارم ملا تو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات بخش دعاؤں اور خلیفہ وقت کے احسانات کے فضلوں کے سایہ میں دینی و دنیاوی استعدادوں کو بڑھانے اور اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لئے دن رات نہایت سرگرمی سے کام شروع کر دیا۔ لجنہ کی دن رات قرآن اور اسلامی تعلیمات کا علم سیکھنے کے لئے 1924 تک لجنہ کی 4 درس گاہیں کھل گئیں۔ 17 مارچ 1925 کو باقاعدہ سکول کی بنیاد رکھ دی۔ جس نے درجہ بدرجہ ترقی کر کے کالج کا درجہ حاصل کر لیا۔

خواتین کی علمی و ادبی صلاحیتوں کو جلا دینے کے لئے 15 دسمبر 1926 کو رسالہ مصباح کا اجراء کیا گیا۔ 16 دسمبر 1927 کو امتہ الحئی لائبریری قائم کی گئی۔

جولائی 1928 کو ناصرات الاحمدیہ کہ تنظیم لجنہ کے ساتھ قائم کی گئی۔

1930 کو لجنہ اماءاللہ کو مجلس شوریٰ میں نمائندگی کا حق ملا۔ 1946 میں پنجاب اسمبلی کے انتخاب میں قادیان کی لجنہ نے جو اعلیٰ نمونہ پیش کیا جس پر خلیفۃ المسیح الثانیؓ جن کے عورتوں پر عظیم الشان احسانات ہیں نے فرمایا، عورتوں نے الیکشن میں قربانی کر کے ثابت کر دیا ہے کہ وہ اس بات کی مستحق ہیں کہ ان کی اس قربانی کو ہمیشہ تازہ رکھا جائے۔ انہوں نے بے نظیر اور نہایت اعلیٰ درجہ کی جاں نثاری کا ثبوت دے کر ثابت کر دیا ہے کہ وہ مردوں سے قومی کاموں میں آگے نکل آئیں ہیں۔

1951 میں لجنہ اماءاللہ مرکزیہ کا دفتر بنا۔ اور 14 فروری 1955 کو لجنہ اماءاللہ کا عہد نامہ منظور ہوا۔ گو کہ لجنہ اماءاللہ نے ہر خلیفہ کی سرپرستی میں جماعت احمدیہ کے لئے جانی ، مالی قربانیاں دیں ۔ تعلق باللہ اور عشق رسول ﷺ میں ایسی ایسی دل گزار مثالیں ملتی ہیں اگر کوئی قبول کرنے والا دل ہو تو یہ صداقت مسیح موعود علیہ السلام کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ تبلیغ کے میدان میں بوڑھی ماؤں نے اپنا سرمایہ حیات بیٹوں اور جوان نو بیاہتا بیویوں نے اپنے سہاگ ان دیکھے ملکوں کے مسافر بنا دیئے۔ تاکہ حضرت مسیح موعودؑ کا الہام کہ ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“ پورا ہو۔ شہادتوں پر بھی توکل علی اللہ اور صبر کا نمونہ پیش کرتی ہوئیں ممتاز مقام پر نظر آتی ہیں۔ شہید بھی ہوئیں اور شہیدوں کی مائیں اور بہوئیں کہلائیں۔

قادر و مقتدر کی رضا پر راضی رہتے ہوئے مزید بہادری، دلیری اور ہمت دکھائی۔ شوہروں کی شہادت کے بعد بیٹوں کو جماعت پر جان نثار کرنے کی ترغیب دیتی۔

انفاق فی سبیل اللہ میں بھی قربانی و ایثار میں بھی کئی اہم سنگ میل نصب کئے ہیں اور کرتی چلی جارہی ہیں۔

اخبار الفضل کے اجراء کے لئے حضرت ام ناصرؓ کے کنگنوں کی قربانی ہمیشہ کے لئے امر ہوگئی۔ مسجد فضل لندن، مسجد نصرت کوپن ہیگن، مسجد مبارک ہالینڈ اور نائجیریا کی 4 مساجد تعمیر کروائیں۔ اس کے علاوہ قرآن کریم کی اشاعت کا کام ہو یا مختلف زبانوں میں تراجم ہوں اور لاتعداد مواقع پر اپنے زیورات اور مال و دولت قربان کرنے کے لئے ہمیشہ بے قرار رہیں۔

احمدیت کا مستقبل سنوارنے کے لئے ہمیشہ اولاد کو وقف کرنے کے لئے لبیک کہنے کے لئے تیار اور اولاد کو تیار کرتی نظر آتی ہیں۔

سلطان القلم کی مجاہدات نے تعلیم کے میدان میں اعلیٰ سے اعلیٰ ڈگریاں حاصل کیں۔ تعلیم القرآن کی کلاسز ہوں یا ترجمۃ القرآن کی، ہمیشہ پیش پیش رہیں۔

تفسیر قرآن و دینی کتب اور شعر و ادب میں بھی بلند مقام پایا۔ ایم ٹی اے کے لئے شب و روز محنت اور رضاکارانہ خدمات بے مثال ہیں۔ آج اسلام کا غلبہ خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ ہو چکا ہے۔ لجنہ کی تنظیم کے قیام سے احمدی عورت کو اللہ نے وہ مواقع میسر فرما دیئے ہیں جہاں وہ اپنے علم اور تجربے سے دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتی ہیں اور اپنی صلاحیتوں اور اہلیتوں کو مزید چمکا سکتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں اپنے فرائض ادا کرنے والی، خلیفہ وقت کی توقعات پر پورا اترنے والی اور حضور انور کے ہر حکم پر لبیک کہنے والی بنائے، خلیفہ وقت ہم سے ہمیشہ خوش اور راضی ہوں، آمین

☆اس مضمون کو تیار کرنے کے لئے کتاب ” اوڑھنی والیوں کے لئے پھول“ اور الفضل انٹرنیشنل سے حوالہ جات لئے گئے ہیں۔

اسلام و علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے سو سال ہونے پر پیارے آقا کو اور تمام لجنہ کی خدمت میں بہت بہت مبارک باد. حضرت خلیفتہ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ نے لجنہ کی تنظیم قائم فرماتے ہوئے جو مقاصد مدِّ نظر رکھے تھے اللہ تعالیٰ اُن مقاصد کو ہمیں احسن رنگ میں پورا کرنے والا بنائے آمین ثم آمین

فضلِ خدا کا سایہ ہم پر رہے ہمیشہ
ہر دن چڑھے مبارک ہر شب بخیر گذرے
آگے بڑھتے رہو دم بدم دوستو
دیکھو رکنے نہ پائے قدم دوستو

عطیہ حسنی
نیشنل سیکرٹری محاسبہ مال لجنہ اماء اللہ سوئٹزرلینڈ

عہد لجنہ اماء اللہ

اَشۡهَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ
وَ اَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَ رَسُوۡلُهٗ

ترجمہ: میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

"میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنے مذہب اور قوم کی خاطر اپنی جان، مال، وقت اور اولاد کو قربان کرنے کے لئے تیار رہونگی۔ نیز سچائی پر ہمیشہ قائم رہونگی اور خلافتِ احمدیہ کے قائم رکھنے کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہونگی۔ انشاءاللہ"

تاریخ لجنہ اماء اللہ

سوئٹزرلینڈ کی جھلکیاں

راقم: محترمہ قدسیہ میاں صاحبہ، نائب صدر دوئم و نیشنل سیکرٹری تعلیم سوئٹزلینڈ

خوبصورت برف پوش پہاڑوں، آبشاروں، حسین جھیلوں گنگناتے دریاؤں اور دلکش وادیوں اور سبزہ زاروں کی دولت سے مالامال سوئٹزرلینڈ ایک چھوٹا سا ملک ہے جو جرمنی، فرانس، اٹلی اور آسٹریا کے درمیان واقع ہے۔ شہروں اور دیہات کے ماحول کی صفائی میں اپنی مثال آپ ہے۔ دارالخلافہ کا نام برن (Bern) ہے۔ جبکہ حدودِ اربعہ کے لحاظ سے بڑا شہر زیورک (Zürich) ہے۔ اور یہیں پر سوئٹزرلینڈ کی پہلی مسجد تعمیر ہوئی جس کا نام "**مسجد محمود**" ہے۔

خاکسار (حمیدہ قدسیہ اہلیہ عبدالشکور میاں) بفضلِ تعالیٰ یہاں زیورک میں 1977ء سے رہائش پذیر ہے۔ 1978ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ مع حضرت صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب مرحوم نے یہاں ورود فرمایا۔ اس وقت مکرم نسیم مہدی صاحب (مع اہلیہ مکرمہ فیضیہ صاحبہ) بطور مبلغ انچارج سوئٹزرلینڈ تعینات تھے۔ جبکہ 1977ء مارچ تک مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ مبلغ انچارج تھے۔

1980ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ بیگم حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ، محترم مرزا فرید احمد صاحب (بیٹا) اور بہو محترمہ نزہت صاحبہ (پوتی حضرت مرزا سلطان احمد صاحب ابن حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے ساتھ تشریف لائے۔ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ نہایت مؤثر اور بھرپور انداز میں گفتگو اور نصائح فرماتی تھیں۔ حضور (حضرت مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ) کا کھانا خود اپنی نگرانی میں تیار کرواتی تھیں آپ کی قربت کا ہر لمحہ آپکے پروقار انداز، سلیقہ شعاری اور طبیعت کی نفاست کا غمّاز تھا۔ جس میں ہمارے لئے بہت کچھ سبق ہوتا۔

مسجد محمود کی دمک اور تزئین میں مکرمہ کلثوم باجوہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مشتاق احمد باجوہ صاحب (سابق مبلغ انچارج سوئٹزرلینڈ) کی لگن اور انتھک کوشش کا بڑا ہاتھ تھا۔ 1980ء کا دہا کہ بہت سی برکات خصوصاً لجنہ اماء اللہ کے لئے' اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ 1982ء عیدالفطر کے موقعہ پر مکرم نسیم مہدی صاحب امیر و مبلغ انچارج سوئٹزرلینڈ کی زیر نگرانی تنظیم لجنہ اماء اللہ سوئٹزرلینڈ کا قیام بذریعہ انتخاب صدر لجنہ سوئٹزرلینڈ عمل میں آیا۔ اس ملک میں اس وقت 17 احمدی خواتین کی تعداد تھی 10 اردو بولنے والی اور 7 مقامی زبان بولنے والی۔ خاکسار (حمیدہ قدسیہ) پہلی صدر لجنہ منتخب ہوئی۔ مکرمہ نیلوفر چانن صاحبہ نے دو سال تک بطور جنرل سیکرٹری اور 1984ء سے 1995ء تک مکرمہ رفعت Lenzin Keller صاحبہ نے یہ فرائض بخوبی انجام دیئے (یہ جرمن بولنے والی مقامی احمدی ہیں)۔

اِحاطہء عمل میں لرزتا ہوا قدم رکھنے کی دیر تھی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور برکاتِ خلافت کا نزول بارش کے قطروں کی مانند شروع ہو گیا۔ خوشی کا مژدہ مکرم امیر و مبلغ انچارج صاحب نے فون پر سنایا کہ اگلے ماہ حضرت صاحبزادہ

مرزا مبارک احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانیؓ مع بیگم صاحبہ حضرت سیدہ آمنہ طیبہ صاحبہ بنت حضرت سیدہ نواب امتہ الحفیظ صاحبہؓ (حضرت مسیح موعودؑ کی صاحبزادی) زیورک آرہے ہیں۔ چنانچہ اگست 1982ء آپ نے چند روز سوئٹزرلینڈ میں قیام فرمایا۔ حضرت مرزا مبارک احمد صاحب وکیل تبشیر ممالک بیرون از پاکستان کی حیثیت سے تشریف لائے۔

حضرت سیدہ آمنہ طیبہ صاحبہ کے اعزاز میں لجنہ اماءاللہ سوئٹزرلینڈ کی طرف سے ایک استقبالیہ تقریب کا انتظام کیا گیا جس میں ایک مرتبہ پھر آپ کو قریب سے دیکھنے اور سننے کا موقعہ اللہ تعالیٰ نے فراہم فرمایا۔ الحمد للہ۔

1982ء ہی میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے وصال کے بعد مسندِ خلافت پر متمکن ہونے پر سوئٹزرلینڈ میں ورودِ مسعود فرمایا جبکہ آپ سپین میں تعمیر ہونے والی پہلی مسجد واقع پیدروآباد کے افتتاح کے لئے تشریف لے جارہے تھے۔ اس بابرکت موقعہ سے تمام افرادِ جماعت سوئٹزرلینڈ (بشمول لجنہ ممبرات) نے بھرپور استفادہ کیا۔ انفرادی ملاقاتیں بھی ہوئیں اور تجدیدِ عہدِ بیعت بھی۔ الحمد للہ۔

اکتوبر 1982ء میں اللہ تعالیٰ نے لجنہ اماءاللہ سوئٹزرلینڈ کو ایک اور برکت کے حصول کا موقعہ فراہم فرمایا، حضرت سیدہ امتہ القدوس صاحبہ بنت حضرت ڈاکٹر محمد اسماعیلؓ (برادر حضرت اماں جان، زوجہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام) اہلیہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ زیورک تشریف لائیں۔ ان کے اعزاز میں لجنہ کی طرف سے استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ (کم وبیش 15 حاضرات) سپاسنامہ (انگریزی میں) پیش کیا گیا۔ جواب میں آپ نے قیمتی نصائح سے نوازا اور مقامی نواحمدی بہنوں سے گفتگو فرمائی۔

تنظیم لجنہ کا ننھا سا پودا شگفتہ ماحول میں اللہ تعالیٰ کی مدد کے ساتھ برکاتِ خلافت کی بادِ نسیم کی زندگی بخش آغوش میں پروان چڑھتا رہا۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں حقیر کوششیں تعلیم وتربیت اور تبلیغ کرتے ہوئے ایک برس ہونے کو آیا تو دلوں کو مسرور کر دینے والی خبر ملی کہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ زوجہ محترمہ، حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ (بنت حضرت ڈاکٹر محمد اسماعیلؓ) سوئٹزرلینڈ تشریف لا رہی ہیں۔ خاکسار کے ساتھ آپ محترمہ کی ذاتی خط وکتابت بھی تھی جس میں آپ بڑی وضاحت کے ساتھ اپنی آمد سے مطلع فرماتی رہیں۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ کو سبھی بڑے چھوٹے "چھوٹی آپا" کہا کرتے تھے۔ اور آپ صدر لجنہ اماءاللہ مرکزیہ تھیں (اندرون وبیرون پاکستان) ہم آپ ہی کی خدمت میں ماہانہ رپورٹ ارسال کرتے تھے ربوہ پاکستان۔

مزید خوشکن امر یہ تھا کہ آپ محترمہ کے ہمراہ مکرمہ محترمہ صاحبزادی امتہ القدوس صاحبہ (آپا قوسی) ہمشیرہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ، اہلیہ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کے آنے کی خبر بھی تھی۔ تمام ممبرات لجنہ جن کی تعداد 17 تھی آپ دونوں مبارک ہستیوں کے خیر مقدم کے لئے ہمہ تن مصروف ہوگئیں۔ جولائی 1983ء میں آخر کار آپ تشریف لائیں۔ حضرت سیدہ چھوٹی آپا ایک نہایت قابل اور مشفق ہستی تھیں۔ آپ ایسی عظیم ہستی کی خدمت میں ایک عاجزانہ استقبالیہ پیش کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی یہ بہت بڑی سعادت ہے جس کا لطف اور نظارہ آج بھی خاکسار اپنی نظروں میں لئے ہوئے ہے۔ آپ نے نہایت مشفقانہ طریق پر ہم حاضرات کو بہت پیاری نصائح فرمائیں خصوصاً اِن ممالک میں تربیت اولاد کے بارہ میں۔ علاوہ ازیں ایک گھر کے ماحول کی مانند آپ سے اور محترمہ صاحبزادی امتہ القدوس صاحبہ مدّ ظلّہا العالی سے نشست وبرخاست ہوتی رہی۔

یہاں سے اس وقت ماہانہ اور پھر سالانہ رپورٹ آپ کی خدمت میں ربوہ بھجا کرتی تھی خاکسار۔ آپ کی جنرل سیکرٹری برائے بیرون پاکستان مکرمہ محترمہ فرخندہ شاہ صاحبہ مرحومہ تھیں۔ جو جامعہ نصرت کالج کی ہماری پرنسپل تھیں اور حضرت سیدہ چھوٹی آپا کالج کی نگران۔ آپ محترمہ کی خواہش تھی کہ طالبات تعلیم کے ساتھ فنّ تقریر میں بھی مہارت حاصل کریں اور ایسی ان طالبات پر انتہائی شفقت اور اپنائیت کے ساتھ خاص توجہ فرماتی تھیں۔ الحمد للہ کہ خاکسار کا شمار بھی اُن میں تھا۔

نومبر 1983ء میں مکرم انچارج امیر ومربی صاحب نسیم مہدی صاحب کا تبادلہ پاکستان ہوگیا۔ اور انکی جگہ جرمنی سے مکرم نواب منصور خان صاحب (ابن مکرم نواب مسعود احمد صاحب) مع اہلیہ مکرمہ امتہ العلیم صاحبہ (بنت حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب آف قادیان) سوئٹزرلینڈ میں بطور امیر ومربی انچارج تشریف لائے۔ اس موقعہ پر دونوں محترم مربی صاحبان کی بیگمات، مکرمہ فیضیہ مہدی صاحبہ اور مکرمہ امتہ العلیم صاحبہ کے اعزاز میں علی الترتیب الوداع اور استقبالیہ تقریب لجنہ اماءاللہ سوئٹزرلینڈ کی

جانب سے منعقد کی گئی۔ تقریباً ایک سال بعد مکرم محترم منصور خان صاحب کا تبادلہ پاکستان ہوا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے مکرم محترم مسعود احمد صاحب جہلمی کو سوئٹزرلینڈ کا انچارج مبلغ مقرر فرمایا۔ اب ایک مرتبہ پھر الوداعی اور استقبالیہ تقریب کا اہتمام لجنہ اماء اللہ سوئٹزرلینڈ نے علی الترتیب مکرمہ امتہ العلیم صاحبہ اور مکرمہ مبارکہ مسعود جہلمی صاحبہ کے اعزاز میں کیا۔ الحمد للہ۔ تقریباً انہی دنوں ایک سوس فیملی کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی۔ مکرم محبوب الحق کماسترال صاحب اہلیہ مکرمہ سارہ کماسترال صاحبہ مع بچہ۔ لجنہ نے گرمجوشی سے انہیں خوش آمدید کہا۔

1985ء میں حضور، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ارشاد کے مطابق لجنہ اماء اللہ سوئٹزرلینڈ کا رابطہ ہر قسم کی دفتری کاروائی کے لئے پاکستان کی بجائے لندن لجنہ سیکشن سے ہونے لگا۔ اس طرح لجنہ براہ راست خلیفہ وقت کی سرپرستی میں آگئی۔ الحمد اللہ علی ذالک۔

لجنہ اماء اللہ سوئٹزرلینڈ کا مختصر سا کارواں اُفتاں وخیزاں آگے بڑھتا رہا۔ بعض نئی ممبرات اردو بولنے والی اور بعض مقامی جرمن بولنے والی شامل ہوتی رہیں تعداد اب 17 سے بڑھ کر 25 ہوگئی۔ اجلاسات ماہانہ ملکی سطح پر ہوتے ایک مرتبہ اردو بولنے والی بہنوں کے ساتھ۔ اور ایک دفعہ 15 دن کے وقفہ سے جرمن بولنے والی بہنوں کے ساتھ۔ شعبہ مال کی سیکرٹری مکرمہ عبیدہ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب سابق مبلغ انچارج صاحب، باقاعدہ چندہ جات کا حساب رکھتی تھیں۔ بعد ازاں ماہانہ اجلاس ایک بار ہونے لگا۔ اجلاسات کی تعلیمی وتربیتی کاروائی کے بعد بہنیں نیشنل جنرل سیکرٹری مکرمہ رفعت Lenzin Keller سے اور بعض اوقات دوسری سوس بہن مکرمہ امینہ اسحٰق صاحبہ (اہلیہ سابق مبلغ سلسلہ محمد اسحٰق صاحب) سے جرمن زبان سیکھتی رہیں۔

1989ء میں صد سالہ جوبلی جشن بڑے پُر مسرت اور پُر وقار انداز میں جماعتی سطح پر منایا گیا۔ حضور اقدس حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے خاص طور پر لندن سے مٹھائی بھجوائی۔ اس سال انتخاب صدر لجنہ سوئٹزرلینڈ، زیر نگرانی مکرم مبلغ انچارج مسعود احمد جہلمی صاحب عمل میں آیا۔ حضور اقدس سے منظوری آنے پر اللہ تعالیٰ کی مدد پر بھروسہ کرتے ہوئے خاکسار سہ بارہ اس ذمہ داری کے لئے تیار ہوگئی۔ یاد رہے دورانیہء صدارت 3 سال ہوا کرتا تھا۔ دوسری مرتبہ انتخاب صدر لجنہ اماء اللہ سوئٹزرلینڈ 1985ء میں عمل میں آیا اور حضور اقدس کی منظوری سے خاکسار صدر مقرر ہوئی۔

یہ سال اس لحاظ سے بہت ہی بابرکت تھا کہ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تشریف لائے مع حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ و بچیاں۔ انفرادی ملاقاتوں کے علاوہ لجنہ سے مجموعی ملاقات بھی حضور کے ساتھ ہوئی جس میں ہر موجود بہن کا تعارف کروایا گیا۔

حضور اقدس کے کھانے کی ذمہ داری لجنہ پر تھی جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخوبی نبھائی گئی۔ امسال بذریعہ مربی انچارج صاحب اطلاع ملی کہ بعض سکولوں میں اسلام کے بارہ میں جاننے کی خواہش کی گئی۔ جہاں نوجوان لڑکیاں کسی عورت سے سوالات (جرمن میں) کرکے جوابات حاصل کرنا چاہتی تھیں۔ سو اللہ تعالیٰ کی نصرت کی دعا کے ساتھ خاکسار گئی مکرم مسعود جہلمی صاحب کی اہلیہ بھی ہمراہ تھیں۔ سوالات کے جوابات کی توفیق خدا تعالیٰ نے عطا فرمائی۔ الحمد اللہ۔

اسی طرح کے کئی اور تبلیغ کے مواقع کی تلاش کی کوشش رہتی اور اکثر خاکسار اپنے شوہر مکرم عبدلشکور میاں صاحب کے ساتھ غیر احمدی مقامی لوگوں کے ہاں مراسم پیدا کرنے جاتی رہی۔ بعض شقی القلب لوگ انتہائی دشمنی پر اتر آتے اور بذریعہ فون قتل تک کی دھمکیاں خاکسار کو دیتے۔ سخت دشمنی کی صورت میں حفاظتی اقدامات کے لئے پولیس کو بھی مطلع کرنا پڑا کہ خاکسار کے بچوں کو کافی خطرہ تھا، سکول آنے جانے کے وقت۔ 1989ء تک ملک میں ناصرات کی تعداد 6 ہوگئی تھی۔ 1990ء میں اجتماع لجنہ وناصرات منعقد ہوا۔ حاضری لجنہ 10 ناصرات 6۔

تبلیغی کاوش میں بہنیں گھروں پر غیر مسلم ملنے والوں کو کھانے کے لئے مدعو کرتی تھیں اور پھر انہیں گفتگو کے علاوہ احمدیہ لٹریچر دیا جاتا۔ خاکسار بڑی لائبریری میں کوشش کرکے بعض اوقات قرآن کریم رکھواتی تھی۔ عسیائی مبلّغات سے رابطہ ہوتا۔ مسجد میں خواتین غیر مسلم اکثر آنے لگیں جو صرف کسی عورت سے بات چیت اسلام کے بارہ میں کرنا چاہتی تھیں۔ نیز بعض اوقات مقامی سکولوں کے بچے گروپ کی شکل میں آتے جنہیں جواب دیا جاتا سوالوں کا (خاکسار)

1991ء میں مکرم مسعود احمد جہلمی صاحب کا تبادلہ جرمنی ہوگیا۔ انکی جگہ حضور اقدس نے مکرم بشارت محمود احمد صاحب کو سوئٹزرلینڈ کا مبلغ انچارج تعیّنات فرمایا۔ اسی سال صدر لجنہ سوئٹزرلینڈ کا انتخاب ہوا۔ رپورٹ مکرم

مبلغ صاحب نے حضور اقدس کی خدمت میں روانہ فرمائی۔ حضور نے چوتھی مرتبہ خاکسار کی منظوری عطا فرمائی۔ اب سے دورانیہء صدارت 2 سال تھا۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان سے ہجرت کر کے لوگ (احمدی) سوئٹزرلینڈ آنے لگے اور لجنہ کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا۔ 1992ء میں حضور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ سوئٹزرلینڈ تشریف لائے۔ ایک بچی کی قرآن کریم کی آمین ہوئی اور ایک بچی کی بسم اللہ قاعدہ یسرنا القران سے ہوئی۔ لجنہ سوئٹزرلینڈ کا اجتماع ہوا جس میں حضور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے بہ نفسِ نفیس شرکت فرمائی۔ کل حاضری لجنہ و ناصرات مع چھوٹے بچے 57۔

حضور کی برکت سے ہمیں متعدد امور میں اپنی اصلاح کا موقعہ ملا اور آئندہ کے لئے بہتری کے راستے اُستوار ہوئے۔ الحمد اللہ۔

لجنہ کے باقاعدہ امتحان تحریری لئے جاتے اجتماع کے موقعہ پر (اسکے علاوہ بھی) حضور اقدس کے قیام کے دوران مسجد میں مجالس عرفان منعقد ہوتی رہیں جہاں لجنہ نے بھرپور فیض پایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے۔

لجنہ ممبرات کو ہسپتالوں میں پیشتر اوقات جذبہء خدمت خلق کے تحت دورہ جات کرنے کی توفیق ملی۔

1993ء میں بہت سے بوسنین بد حال مصیبت زدہ مسلمان بطور مہاجر سوئٹزرلینڈ میں آئے۔ حضور خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی ہدایت کے مطابق انکے کیمپوں میں جا کر لجنہ کو انکی ہمدردی اور دلجوئی کی توفیق ملتی رہی۔ عیدین کے موقعہ پر جماعتی سطح پر انہیں کھانے پر مدعو کیا جاتا اور عورتوں کو لجنہ کی طرف سے حضور کے ارشاد پر تحائف پیش کئے جاتے۔ کئی ایک خواتین نے احمدیت قبول کی۔

انہیں قرآن کریم پڑھانا شروع کیا خاکسار نے، 20 عورتیں (اور 4 مرد جنہیں خاکسار کے شوہر پڑھاتے تھے) یہ سلسلہ 1997ء تک جاری رہا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے قرآن کریم ختم کرنے والی بہنوں کی آمین مسجد میں کرائی جاتی اور باقی کو قاعدہ پڑھایا گیا۔ الحمد اللہ۔

علاوہ ازیں ریڈیو پر نشر کرنے کے لئے خاکسار کا اسلام میں عورت کے مقام پر انٹرویو ہوا جو بفضل خدا کامیاب رہا۔

1998ء میں مکرمہ محترمہ نائلہ میاں صاحبہ صدر لجنہ سوئٹزرلینڈ مقرر ہوئیں، حضور کی منظوری سے۔ نہایت نرم خو اور مہربان صدر ہمیں میسر آئیں۔ آمکرمہ نے 2002ء تک نہایت خوش اسلوبی سے ذمہ داری نبھائی۔ 2002ء میں صدر لجنہ سوئٹزرلینڈ انتخاب ہوا۔ حضور اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی منظوری سے ایک بار پھر خاکسار کو یہ بھاری ذمہ داری سونپی گئی۔ 2004ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سوئٹزرلینڈ تشریف لائے مع بیگم صاحبہ۔ لجنہ ممبرات نے حتی المقدور خدمت کی کوشش کی۔ جلسہ سالانہ لجنہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا۔

(نوٹ: 2000ء میں مکرم محترم صداقت احمد صاحب بطور مبلغ انچارج سوئٹزرلینڈ میں تشریف لائے مع اہلیہ مکرمہ ناصرہ صداقت صاحبہ اور بچے۔)

2004ء ہی میں انتخاب صدر لجنہ اماء اللہ سوئٹزرلینڈ عمل میں آیا۔ رپورٹ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں روانہ کی گئی۔ منظوری آنے پر خاکسار کو مزید 2 سال کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائی۔ 2006ء تا 2008ء مکرمہ نائلہ میاں صاحبہ صدر لجنہ سوئٹزرلینڈ اور پھر 2008ء تا 2014ء مکرمہ ناصرہ صداقت صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سوئٹزرلینڈ اور پھر 2014ء تا 2020ء مکرمہ زیتون قاضی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سوئٹزرلینڈ کے فرائض نبھانے کی توفیق پاتی رہیں۔ 2020ء میں انتخاب صدر لجنہ اماء اللہ عمل میں آیا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مکرمہ شریفہ رحمٰن صاحبہ بطور صدر لجنہ اماء اللہ سوئٹزرلینڈ مقرر ہوئیں۔ آپ کا دورانیہ صدارت دو سال تھا۔ 2022ء تا حال مکرمہ ڈاکٹر زیتون قاضی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سوئٹزرلینڈ کی ذمہ داری نہایت جانفشانی سے نبھا رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی صحت و عمر میں برکت عطا فرماتا رہے۔ اس وقت ہماری لجنہ ممبرات کی تعداد 372 اور ناصرات 61 ہیں۔

الحمد اللہ ذالک

شعبہ اشاعت کی طرف سے مزید تفصیل ملاحظہ فرمائیں

آپ کو جماعت سوئٹزر لینڈ کی مقامی مجالس کی تفصیل دی جارہی ہے کہ وہاں کب لجنہ قائم ہوئی اور اس کی پہلی صدر لجنہ کون منتخب ہوئی۔ جماعت زیورک کے بارے میں آپ کو بتاتے جائیں کہ پہلے پہل یہ ایک ہی جماعت ہوتی تھی، جس کی صدر مکرمہ انور جبیں مبشر صاحبہ تھیں۔ مورخہ 27 جون 2004 کو مکرم ولید تارنتسر صاحب، امیر جماعت احمد سوئٹزر لینڈ نے جماعت کی بڑھتی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے جماعت زیورک کو دو حلقہ جات میں تقسیم کر دیا۔ حلقہ ناصر، جو کہ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب پہلے مبلغ سوئٹزر لینڈ کے نام پر اور حلقہ مشتاق مکرم چوہدری مشتاق احمد باجوہ صاحب کے نام پر رکھا گیا۔ حلقہ ناصر کی صدر مکرمہ انور جبیں مبشر صاحبہ اور حلقہ مشتاق کی صدر مکرمہ امتہ القدوس تارنتسر صاحبہ کو منتخب کیا گیا۔

الحمدللہ جماعت کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا اور اس طرح مورخہ 14 جون 2020ء میں لجنہ کی مجلس یونا کا قیام عمل میں آیا، جس کی صدر مکرمہ منور نثار صاحبہ منتخب ہوئیں اور اس کے ساتھ ہی حلقہ ناصر کو بھی دو گروپ میں تقسیم کر دیا گیا۔ حلقہ ناصر گروپ 1 جس کی صدر مکرمہ راشدہ مراتب صاحبہ اور حلقہ ناصر گروپ 2 جس کی صدر مکرمہ انور جبیں مبشر صاحبہ منتخب ہوئیں۔

جون 1993ء میں مکرمہ قدسیہ میاں صاحبہ نے مجلس تھور گاؤ اور سنٹ گالن کا انتخاب کروایا اور مکرمہ آصفہ چوہدری صاحبہ بطور صدر لجنہ مجلس تھور گاؤ اور سنٹ گالن منتخب ہوئیں۔ لجنہ کی تعداد میں اضافہ ہوا اور ستمبر 1996 میں مجلس سنٹ گالن کو الگ کر کے مکرمہ خالدہ طاہر کلاّ صاحبہ کو مجلس سنٹ گالن کی صدر مقرر کر دیا گیا۔

اگست 2000ء میں مکرمہ نائلہ خان صاحبہ نے جنیوا میں انتخاب کروایا اور مکرمہ زیتون قاضی صاحبہ کو مجلس جینوا کی صدر منتخب کیا گیا۔

نمبر شمار	مجلس کا نام	مقامی صدر لجنہ کا نام	لجنہ قائم ہوئی
1	Aargau	مکرمہ راشدہ باجوہ صاحبہ	1994ء
2	Altstätten	مکرمہ سوسن کونز صاحبہ	1997ء
3	Basel	مکرمہ بشریٰ بٹ صاحبہ	2006ء تا 2012ء
4	Bern	مکرمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ	1996ء
5	Geneva	محترمہ زیتون قاضی صاحبہ	اگست 2000ء
6	Jona	مکرمہ منور نثار صاحبہ	جون 2020ء
7	Lugano	مکرمہ فرزانہ افتخار صاحبہ	2001ء
8	Luzern	مکرمہ طاہرہ شریف صاحبہ	1996ء
9	Neuchâtel	مکرمہ محمودہ عارف صاحبہ	1998ء/1997ء
10	St. Gallen	مکرمہ خالدہ طاہر کلاّ صاحبہ	ستمبر 1996ء
11	Thurgau	مکرمہ آصفہ چوہدری صاحبہ	1993ء
12	Winterthur	مکرمہ خالدہ صفدر صاحبہ	1996ء/1995ء
13	Zürich Halqa Mushtaq	مکرمہ امتہ القدوس تارنتسر صاحبہ	جون 2004ء
14	Zürich Halqa Nasir I	مکرمہ انور جبیں مبشر صاحبہ	جون 2020ء
15	Zürich Halqa Nasir II	مکرمہ راشدہ مراتب صاحبہ	جون 2020ء

”رکھ پیش نظر وہ وقت بہن۔۔۔“

کلام حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا

رکھ پیشِ نظر وہ وقت بہن! جب زندہ گاڑی جاتی تھی
گھر کی دیواریں روتی تھیں جب دنیا میں تُو آتی تھی
جب باپ کی جھوٹی غیرت کا خوں جوش میں آنے لگتا تھا
جس طرح جنا ہے سانپ کوئی، یوں ماں تیری گھبراتی تھی
یہ خونِ جگر سے پالنے والے تیرا خون بہاتے تھے
جو نفرت تیری ذات سے تھی فطرت پر غالب آتی تھی
کیا تیری قدر و قیمت تھی؟ کچھ سوچ! تری کیا عزت تھی
تھا موت سے بدتر وہ جینا قسمت سے اگر بچ جاتی تھی
عورت ہونا تھی سخت خطا، تھے تجھ پر سارے جبر روا
یہ جرم نہ بخشا جاتا تھا تا مرگ سزائیں پاتی تھی
گویا تُو کنکر پتھر تھی احساس نہ تھا جذبات نہ تھے
توہین وہ اپنی یاد تو کر! ترکہ میں بانٹی جاتی تھی
وہ رحمتِ عالم آتا ہے تیرا حامی ہو جاتا ہے

تُو بھی انساں کہلاتی ہے سب حق تیرے دلواتا ہے
ان ظلموں سے چھڑواتا ہے

بھیج درود اس محسن پر تُو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفیٰ ﷺ نبیوں کا سردار

صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ

(درِّ عدن)

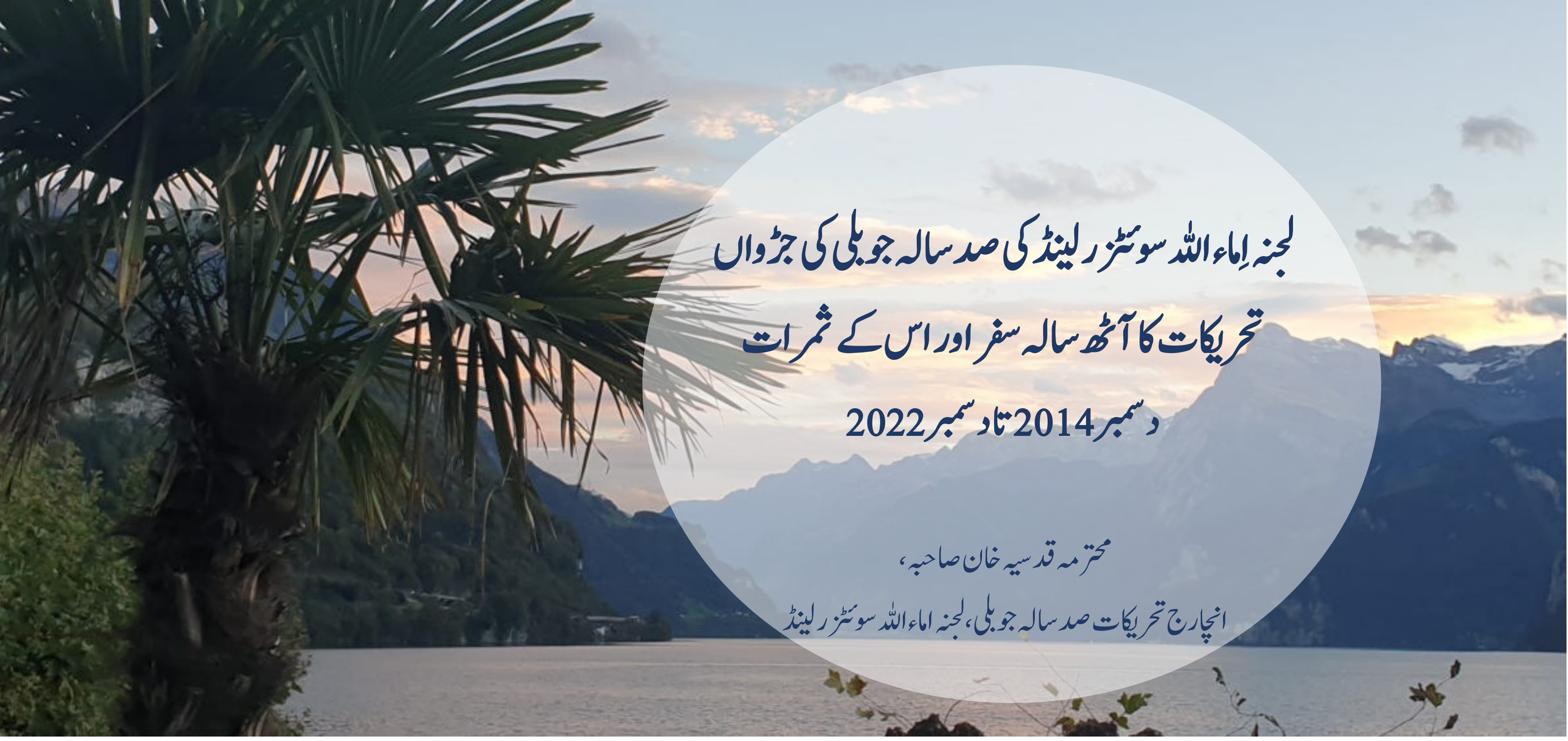

لجنہ اِماءُاللہ سوئٹزرلینڈ کی صد سالہ جوبلی کی جڑواں تحریکات کا آٹھ سالہ سفر اور اس کے ثمرات

دسمبر 2014 تا دسمبر 2022

محترمہ قدسیہ خان صاحبہ،
انچارج تحریکات صد سالہ جوبلی، لجنہ اماءاللہ سوئٹزرلینڈ

الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے آج یہ توفیق دی ہے کہ آپ کے سامنے لجنہ اماءاللہ سوئٹزرلینڈ کے ارادہ وہمت و کوشش کے آٹھ سالہ سفر کی ایک مختصر روئیداد پیش کر سکوں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش کے ذکر کا معمولی سا حق ادا کر سکوں۔

پچیس دسمبر ۱۹۲۲ کو حضرت خلیفہ المسیح ثانی مرزا بشیر الدین محمودؓ نے احمدی خواتین کی دینی، علمی و معاشرتی ترقی کے لئے لجنہ اماءاللہ کی تنظیم کی بنیاد رکھی جس کی نشوونما اور ترقی میں آپؓ کی والدہ محترمہ حضرت اماں جانؓ یعنی حضرت نصرت جہاں بیگمؓ اور آپ کی ازواج مطہرات کی دن رات کی محنت و لگن شامل حال رہی تاکہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں قرآن و سنت کی روشنی میں عورت کو معاشرے میں مرد کے شانہ بشانہ چلنے اور برابری کے حقوق کی پاسداری کی جائے اور ایک جنت نظیر معاشرہ قائم کرنے کی طرف قدم بڑھایا جائے۔

اسی مشن کو بعد میں آنے والے خلفاءِ احمدیت نے جاری وساری رکھا اور اسی تنظیم کی برکت سے ہم ایک دوسرے کے ساتھ آج تعارف رکھتے ہیں۔

الحمدللہ 25 دسمبر 2022 کو لجنہ اِماءاللہ کے قیام کو 100 سال پورے ہو گئے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی روایت کے مطابق ہر جشن تشکر منانے کے پیچھے اس کے قیام کا بنیادی مقصد ہمیشہ پیش نظر ہوتا ہے۔ اس لئے یہ صد سالہ جشن تشکر منانے کے لئے لجنہ اماءاللہ سوئٹزرلینڈ نے آج سے آٹھ سال پہلے دسمبر 2014 میں دو تحریکات پر مبنی ایک جامع پروگرام کا لائحہ عمل تیار کیا۔ جس کا مقصد ترجمۃ القرآن سیکھنا اور حضرت مسیح موعودؑ کے علم الکلام سے مستفید ہونا تھا جو کہ زیادہ تر قرآنی تعلیم پر ہی مشتمل ہے۔

صد سالہ جوبلی کی جڑواں تحریکات کے دو مقاصد یا ٹارگٹ تھے۔

- **صد سالہ جوبلی تک دس فیصد لجنہ اماءاللہ سوئٹزرلینڈ قرآن پاک باترجمہ جانتی ہوں**
- **دس فیصد لجنہ اِماءُاللہ سوئٹزرلینڈ حضرت مسیح موعودؑ کی 91 تصنیف شدہ کتب یعنی روحانی خزائن کے مطالعہ کا ایک دور مکمل کر چکی ہوں۔**

پہلا ٹارگٹ، قرآن پاک کا ترجمہ سیکھنا تھا جس کے لئے لجنہ اماءاللہ سوئٹزرلینڈ کے پاس ترجمۃ القرآن سیکھنے اور سکھانے کا بنیادی ڈھانچہ موجود نہیں تھا اس لئے پہلی تحریک کے لئے یہ لائحہ عمل تجویز ہوا کہ ہمارے جماعتی ویب سائیٹ www.alislam.org اور انٹرنیٹ سے سے عربی زبان کی بنیادی گرائمر سیکھنے کی کتب اور مواد ڈاون لوڈ اور پرنٹ کر کے سٹوڈنٹس میں تقسیم کیا جائے اور آن لائن کلاس **"آئیں عربی سیکھیں"** کے ذریعے سیکھا اور سکھایا جائے۔ اور بعد میں جب تھوڑی شدھ بدھ حاصل ہو جائے تو پھر قرآن پاک کا ترجمہ سیکھا اور سکھایا جائے۔ دوسری تحریک کا نام **"مطالعہ روحانی خزائن"** رکھا گیا۔

13 فروری 2015 کو جمعہ کے مبارک دن سے، جو کہ اتفاق سے حضرت مسیح موعودؑ کی پیدائش کا بھی دن تھا، ایک آن لائن کلاس کے ذریعے یہ دو تحریکات شروع کی گئیں۔ **آئیں عربی سیکھیں** کی کلاس ہفتہ وار کلاس تھی جو جمعہ کے دن صبح نو بجے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ ہوتی تھی۔ جبکہ **مطالعہ روحانی خزائن** کا ٹارگٹ حاصل کرنے کے لئے ایک ماہانہ ڈیڑھ گھنٹے کی آن لائن کلاس ہر مہینے کی پہلی جمعرات کو پیش کی جاتی تھی جس میں ایک کتاب کو پورا پڑھ کر اس کا خلاصہ ایک پریزنٹیشن کی شکل میں پیش کیا جاتا تھا۔

"آئیں عربی سیکھیں" کی آن لائن کلاس ستمبر 2019 تک مسلسل جاری رہی (چار سال اور ساڑھے سات ماہ) اور کل 186 کلاسز آن لائن منعقد کی گئیں۔ شروع میں تقریباً 30 سٹوڈنٹس رجسٹرڈ کئے لیکن وقت کے ساتھ کچھ بہنیں ہمت ہارتی گئیں اور آخر میں تقریباً 14 رہ گئیں۔

ہمتِ مرداں مددِ خدا

ابھی ہم عربی گرائمر کی کلاسز کر رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اچانک پہنچ گئی۔ چار دسمبر 2017 کو مرکزی نظارت تعلیم القرآن پاکستان سے آن لائن کلاسز کا انٹرنیشنل ویب سائیٹ www.taleemulquraan.org پر افرادِ جماعت کے لیئے ترجمۃ القرآن، ناظرہ، تجوید و حفظ القرآن سیکھنے کا اجراء ہوا۔ **"آئیں عربی سیکھیں"** کے اکثر سٹوڈنٹس نے بغیر جھجک کے ترجمۃ القرآن کی کلاسز جوائن کر لیں کیونکہ بنیادی عربی گرائمر کو الحمد للہ سیکھ چکی تھیں۔ یہ کلاسز پیر، منگل، بدھ، جمعرات کو ہوتی تھیں۔ جمعہ کو ہم اپنی **"آئیں عربی سیکھیں"** کی کلاسز کرتے تھے۔ جب روحانی خزائن کی ماہانہ کلاس جمعرات کو ہوتی تو پہلے اپنی ترجمۃ القرآن کلاس اٹینڈ کر کے روحانی خزائن کی کلاس شروع کرتی تھی۔ اللہ تعالیٰ کا فضل اور تائید شامل حال رہی۔ مارچ 2019 میں پہلا پارہ ختم کر کے جائزہ دیا اور الحمد للہ کامیاب ہوئے۔ ویب سائیٹ سے بطور ترجمۃ القرآن ٹیچر کی آفر ہوئی۔ خاکسار نے اس اعزاز کو تائید الٰہی سمجھ کر اس درخواست کے ساتھ منظور کیا کہ اس کلاس میں 40 سوئیس سٹوڈنٹ (10 فیصد کا ٹارگٹ ذہن میں رکھتے ہوئے) کو پہلے داخلہ دیا جائے گا پھر باقی انٹرنیشنل سٹوڈنٹس سیٹیں پُر کریں گے اور کلاس 4 نومبر 2019 سے شروع ہو گی تاکہ اس وقت تک "آئیں عربی سیکھیں" کی کلاس کا کورس بھی مکمل ہو جائے اور خاکسار کی بطور رشتہ ناطہ انچارج ذمہ داری بھی ختم ہو جائے۔

نظارت تعلیم القرآن پاکستان کے انٹرنیشنل مرکزی ویب سائیٹ سے ترجمۃ القرآن، ناظرہ، تجوید و حفظ القرآن سیکھنے کا ایک شاندار انقلاب آیا جو تقریباً ڈھائی سال جاری رہا پھر بعض مجبوریوں کی وجہ سے یہ ویب سائیٹ بند ہو گئی۔ خاکسار نے اپنی ترجمۃ القرآن کی پہلی کلاس بطور انٹرنیشنل ٹیچر شروع کی۔

- **04.11.2019 سے لے کر 04.05.2020 تک**
- **دورانیہ: چھ ماہ، کل تعداد کلاسز۔ 96**
- **نصاب: سورۃ الفاتحہ کی سات آیات اور سورۃ البقرہ کی 90 آیات**

مرکزی تعلیم القرآن ویب سائیٹ بند ہو جانے کے بعد قرآن کلاسز میں دو مہینے کا وقفہ آیا اور جب انٹرنیشنل ویب سائیٹ کے انچارج صاحب کی جانب سے ہمارے امیر صاحب کو تمام سوئیس سٹوڈنٹس کے نام موصول ہوگئے جس میں انصار، خدام، اطفال، لجنہ اماء اللہ، ناصرات اور نونہال بھی شامل تھے جو قرآن کی مختلف کلاسز اٹینڈ کر رہے تھے تو امیر صاحب کی اجازت سے تعلیم القرآن کی کلاسز سوئٹزرلینڈ سے بھی شروع کی گئیں۔

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کے لئے خاکسار کو انچارج کی ذمہ داری دی گئی۔ اب نہ صرف اپنی ترجمہ کی کلاس شروع کرنی تھی بلکہ لجنہ و ناصرات و نونہالان کے لیئے تجوید و ناظرہ کی کلاسز بھی شروع کروانی تھیں بلکہ ایک سٹوڈنٹ، (ڈاکٹر رقیبات ادریس) اور دو سٹوڈنٹس (صنوبر صافی اور زارا خان کے لئے انگلش و جرمن ترجمہ کی کلاسز بھی شروع کرنی تھیں جس کے لئے انہی سٹوڈنٹس کے پرانے انٹرنیشنل ٹیچرز (سویڈن اور جرمنی) سے رابطہ کیا گیا۔ الحمد للہ انہوں نے درخواست منظور کرلی۔

تعلیم القرآن کے سلسلے میں لجنہ اماء اللہ سوئٹزرلینڈ سے جن مخلص استانیوں نے آن لائن کلاسز کے لئے اپنی خدمات پیش کیں ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

اردو ترجمۃ القرآن کلاسز: محترمہ بدر کھوکھر صاحبہ، محترمہ نفیسہ ابرار صاحبہ، محترمہ عطیہ حسنیٰ صاحبہ، محترمہ منور نثار صاحبہ، محترمہ روبیلہ خواجہ صاحبہ، محترمہ راشدہ باجوہ صاحبہ، محترمہ ریحانہ خالد صاحبہ اور ڈاکٹر قدسیہ خان صاحبہ

اردو تجوید القرآن کلاسز: محترمہ شریفہ رحمان صاحبہ، محترمہ نازیہ شہزاد صاحبہ اور محترمہ فرخندہ منور صاحبہ

جرمن تجوید القرآن کلاسز: محترمہ قرۃ العین باجوہ صاحبہ

حفظ القرآن کلاسز: محترمہ نازیہ شہزاد صاحبہ

ناظرۃ القرآن کلاسز: محترمہ عذرا وڑائچ صاحبہ، محترمہ قرۃ العین باجوہ صاحبہ، محترمہ روبیلہ خواجہ صاحبہ، محترمہ امتہ الکریم باجوہ صاحبہ، محترمہ فارینہ مبشر صاحبہ، محترمہ قرۃ العین ساجد صاحبہ، محترمہ ڈاکٹر قدسیہ خان صاحبہ

انگلش ترجمۃ القرآن: محترمہ فاطمہ رشید صاحبہ (سویڈن)

جرمن ترجمۃ القرآن: محترمہ زاہدہ خان (جرمنی)

اضافی ثمرات

حضرت مسیح موعودؑ نے محمود کی آمین میں کیا خوب فرمایا ہے:

"بابرگ و بار ہوویں اِک سے ہزار ہوویں"

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کی **"آئیں عربی سیکھیں"** کی بنیادی گرائمر سیکھنے کی کلاس کے بعد ترجمۃ القرآن سیکھنے کی کئی آن کلاسز لجنہ اماء اللہ سوئٹزرلینڈ کو عطا فرمائیں اور اس تحریک کا دس فیصد ٹارگٹ الحمد للہ حاصل ہو گیا۔ ساتھ ساتھ تجوید و ناظرہ کی کلاسز کا بنیادی ڈھانچہ وجود میں آیا۔ اور ترجمۃ القرآن کی کلاسز سے نہ صرف سوئس سٹوڈنٹس بلکہ مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والی انٹرنیشنل لجنہ اماء اللہ بھی مستفید ہوئیں اور ہو رہی ہیں۔

ترجمۃ القرآن کلاسز میں جب ایک پارہ مکمل پڑھ لیا جاتا ہے تو آن لائن جائزہ منعقد کیا جاتا ہے جس میں تین مختلف درجوں (گرامر کے لحاظ سے) میں پاس ہونے والی بہنوں کو سرٹیفیکیٹ دیا جاتا ہے۔ پچھلے دو سالوں میں مختلف کلاسز میں پہلے چھ پارے، آخری پارہ، سورہ یوسف اور سورۃ الرحمٰن کے جائزے لئے گئے ہیں اور کل 81 سٹوڈنٹس میں 252 سرٹیفیکیٹ تقسیم کئے گئے ہیں

- کل سٹوڈنٹس جنہوں نے مختلف پاروں کے جائزے دیئے 81 (252 سرٹیفیکیٹ)
- کل انٹرنیشنل سرٹیفیکیٹ ہولڈر لجنہ اماء اللہ 50 (193 سرٹیفیکیٹ)
- کل سوئس سرٹیفیکیٹ ہولڈر لجنہ اماء اللہ 31 (59 سرٹیفیکیٹ)
- تجوید القرآن کے سلسلے میں کل 18 سوئس سٹوڈنٹس کو سرٹیفیکیٹ دیئے گئے۔ اور دو بچوں کی آمین ہوئی۔

اب اردو ترجمۃ القرآن کی چار کلاسز دن کے مختلف اوقات میں ہوتی ہیں اس لئے خاکسار نے اردو چھوڑ کر بطور ٹیچر ایک جرمن ترجمۃ القرآن کلاس شروع کر لی ہے تاکہ یہاں کی جرمن درسگاہوں میں پڑھنے والی نوجوان نسل قرآن پاک کا ترجمہ سیکھنے کی طرف توجہ کرے۔ اس کلاس میں الحمد للہ ۲۸ سوئس سٹوڈنٹس ہیں جن میں پانچ ناصرات ہیں یہ ہفتہ میں تین دن (ہفتہ، اتوار بدھ) کو ہوتی ہے۔

25 دسمبر 2022 کو جب لجنہ اماء اللہ کے قیام کے سو سال پورے ہوئے تو خاکسار کی کلاس کے سٹوڈنٹس نے صد سالہ جوبلی کے جشن تشکر کے طور پر عربی کے علاوہ سات زبانوں (جرمن، فرنچ، انگلش، اٹالین، انڈونیشین، اردو، پشتو) میں سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ پیش کیا۔ اور اس صد سالہ جوبلی تحریک کا مقصد اعظم تھا کہ ہماری نوجوان نسل قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کے سلسلے سے وابستہ ہو جائیں۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک

صد سالہ جوبلی کی دوسری تحریک جو کہ مطالعہ روحانی خزائن کے نام سے شروع کی گئی تھی اس کا مقصد یہ تھا کہ فروری 2015 تا ستمبر 2022 تک 91 مہینے بنتے ہیں اور حضورؑ کی تحریرات بنام" روحانی خزائن "میں بھی 91 کتب کے عنوانات ہیں اس لیئے اگر ہر مہینے صرف ایک کتاب بھی پڑھی جائے تو آسانی سے یہ سیٹ مکمل پڑھ لیا جائے گا۔ اس کے لئے سب سے پہلے روحانی خزائن کی تین زبانوں (اردو، جرمن، انگلش) میں فہرستیں تیار کی گئیں جن میں آسان اور چھوٹی کتب کو سرِ فہرست رکھا گیا۔ چونکہ سوئٹزرلینڈ میں لجنہ اماء اللہ کی زیادہ تعداد جرمن زبان بولنے والے علاقے میں رہتی ہے اور پاکستان کے علاوہ باقی ممالک کے احمدی تارکین وطن انگلش زبان کو سمجھتے اور بولتے ہیں اس لئے ان کے لئے روحانی خزائن کے جرمن و انگلش ترجمے متعلقہ جماعتی ویب سائیٹ سے ڈھونڈ کر لنک بھیجنے کا انتظام کیا۔ اس کے ساتھ ہی ہر مہینے اسی کتاب کا خلاصہ ایک پریزنٹیشن کی صورت میں آن لائن پیش کیا جاتا رہا تاکہ قارئین کو سمجھ بھی آئے اور ان کی مطالعہ روحانی خزائن کی دلچسپی بھی برقرار رہے۔ساتھ ہی ایم ٹی اے کے روحانی خزائن کے تعارف پر مبنی ریکارڈ شدہ پروگرامز کے لنک بھی باقاعدگی سے لجنہ اماء اللہ میں شئیر کئے گئے۔ ہر مہینے اپنے ٹارگٹ کو مکمل کرنے والی بہنوں کے نام بھی اس کلاس میں دکھائے جاتے تھے اور ہر چھ مہینے بعد حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ٹارگٹ برقرار رکھنے والوں کے نام بھی دعا کے لئے بھیجے جاتے تھے۔روحانی خزائن کی کل 79 آن لائن کلاسز منعقد ہوئیں جن میں کل 91 کتب مسیح موعودؑ کا تعارف پیش کیا گیا۔(بعض دو چھوٹی کتب کا ایک ہی کلاس میں ہی تعارف مکمل ہوا)

ہر سال مطالعہ روحانی خزائن کا سفر مکمل کرنے والوں کو ایک سند اور مبلغ یک صد فرانک بطور انعام تقسیم کئے جاتے تھے تاکہ حضرت محمد ﷺ کی حدیث کو ظاہری رنگ میں پورا کیا جائے کہ آخری زمانہ میں آنے والا مہدیؑ مال لُٹائے گا لیکن کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔اس حدیث میں مال سے مراد روحانی خزائن ہیں۔

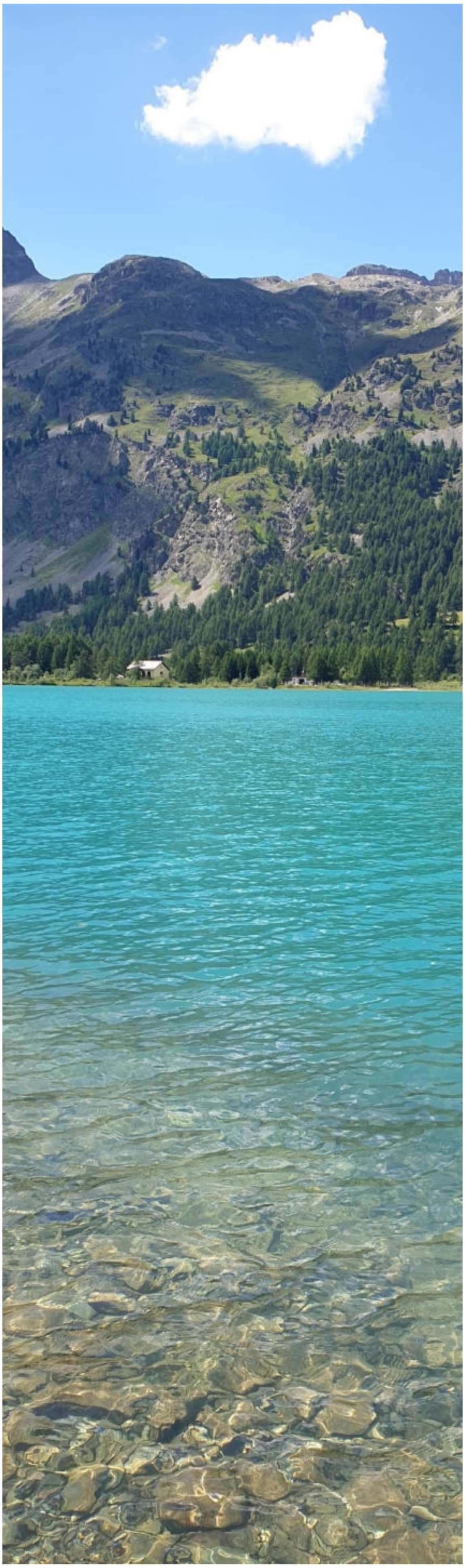

قارئین روحانی خزائن کا سامعین بننے کا سفر
سیل فون سے سمارٹ فون کا سفر
آڈیو روحانی خزائن کا دور (2016-2022)

وقت کے ساتھ ساتھ آڈیو روحانی خزائن میں لجنہ اماء اللہ کی دلچسپی بڑھتی گئی۔ السلام ویب سائیٹ پر 71 کتبِ مسیح موعودؑ کی آڈیو کتب موجود ہیں جب کہ 19 کتبِ مسیح موعودؑ کی آڈیو ریکارڈنگ لجنہ اماء اللہ سوئٹزرلینڈ نے کیں تا کہ وہ بہنیں جو حقیقۃ الوحی جیسی ضخیم کتب پڑھنے کا حوصلہ نہیں رکھتیں وہ سن کر اپنا ٹارگٹ مکمل کرلیں۔

ہمارے اردو باآواز کتب ریکارڈ کرنے والے باہمت ساتھی

سب سے پہلے خاکسار نے سِر الخِلافہ (254 صفحات) کے ترجمے کی پہلی آڈیو بک تیار کی۔ اس کے بعد محترمہ رفعیہ قمر الزمان صاحبہ نے 8 کتب (جنگِ مقدس، ایک عیسائی کے تین سوالوں کے جوابات، تحفہ بغداد، سیرت الابدال، نور الحق حصہ اول، اتمام الحجۃ، حمامۃ البشریٰ، مواہب الرحمٰن = کل 998 صفحات)، محترمہ سلمیٰ نور ایوب صاحبہ نے 4 کتب (البلاغ و ترغیب المومینین، سراج منیر، نور الحق حصہ اول، انجامِ آتھم = کل 601 صفحات)، محترم کیپٹن ایوب کلا صاحب نے 3 کتب (الحق مباحثہ دہلی، الحق مباحثہ لدھیانہ، ست بچن = کل 536 صفحات) اور محترمہ عابدہ انیس صاحبہ نے 3 کتب (کتاب البریہ، حقیقۃ الوحی، چشمۂ معرفت = کل 1664 صفحات) ریکارڈ کیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کے تقریباً کل گیارہ ہزار صفحات ہیں جن میں سے تقریباً 4053 صفحات کی ریکارڈنگ لجنہ اماء اللہ سوئٹزرلینڈ نے کی ہے جو کہ روحانی خزائن کے کل صفحات کا 37 فیصد بنتا ہے۔۔ الحمد للہ رب العالمین

مطالعہ روحانی خزائن کی تحریک میں کل 252 افرادِ جماعت نے حصہ لیا۔ جس میں سے سوئٹزرلینڈ سے تعلق رکھنے والے 223 تھے۔ جن میں سے لجنہ اماء اللہ سوئٹزرلینڈ کی تعداد 205، ناصرات الاحمدیہ 9، خدام الاحمدیہ 3 اور 6 انصار اللہ شامل تھے۔ الحمد للہ 55 لجنہ اماء اللہ سوئٹزرلینڈ اور 2 ناصرات الاحمدیہ نے مطالعہ روحانی خزائن کا سفر مکمل کیا اور 10 کے بجائے 16 فیصد کا ٹارگٹ حاصل ہوا۔ اس کے علاوہ دو انصار اللہ اور دو انٹرنیشنل لجنہ اماء اللہ نے بھی بفضل تعالیٰ 91 کتب مسیح موعودؑ مکمل پڑھیں۔

آخر میں بارگاہ الٰہی میں یہی دعا ہے کہ تعلیم القران کا اور خاص کر ترجمۃ القرآن کو جو پودا سوئٹزرلینڈ جماعت میں لگا ہے یہ ہمیشہ پھلتا پھولتا رہے اور لجنہ اماء اللہ ہمیشہ اس کی قربت اور سائے میں رہے۔ آمین

والسلام

ڈاکٹر قدسیہ خان

20.01.2023

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"۔۔۔"اسی طرح ہماری عورتیں ہیں وہ گھر کی نگرانی کی حیثیت سے اسی طرح اپنے بچوں کی تربیت کی ذمہ دار ہیں جیسے مرد بلکہ مردوں سے بھی زیادہ۔ کیونکہ بچے کی ابتدائی عمر جو ہے ماں کے قرب میں اور اس کی گود میں گزرتی ہے۔ سکول جانے والا بچہ ہے۔ وہ بھی گھر میں آکر ماں کے پاس ہی اکثر وقت رہتا ہے۔ تو ماؤں کی بھی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اگر ماؤں کی اپنی دینی تربیت ہے۔ ان کو خود دین کا علم ہے تو بچے ایسے ماحول میں پروان چڑھتے ہیں جہاں اِکّا دُکّا استثناء کے علاوہ عموماً بچوں کو دین سے گہرا لگاؤ ہوتا ہے۔ ایسی ہی عورتوں کے متعلق ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ میں نے دیکھا ہے کہ بعض عورتیں بسبب اپنی قوتِ ایمانی کے مردوں سے بڑھی ہوئی ہوتی ہیں۔ فضیلت کے متعلق مردوں کا ٹھیکہ نہیں۔ جس میں ایمان زیادہ ہو وہ بڑھ گیا۔ خواہ مرد ہو خواہ عورت۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 268 مطبوعہ ربوہ)

ہماری تو ہر عورت کو یہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ مرد اور عورت میں ایک دوڑ ہو۔ دونوں طرف سے نیکیوں میں آگے بڑھتے چلے جانے کی ایک کوشش ہو۔ جب یہ صورت پیدا ہو جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ نئی نسل کس طرح خدا تعالیٰ کے قریب ہوتی چلی جائے گی۔"

(خطبہ جمعہ یکم اکتوبر 2010ء)

عائشہ اکیڈمی سویٹزرلینڈ کا قیام

رفعت عزیز احمد۔ پرنسپل عائشہ اکیڈمی سویٹزرلینڈ

مومنین کی خوشیوں کی اساس بلاشبہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہی ہوتی ہے۔

امسال لجنہ اماءاللہ کے قیام پر ایک صدی (1922-2022) مکمل ہو جانے پر پوری دنیا میں احمدی مستورات کی جانب سے سیدنا حضرت اقدس مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عظیم الشان قیادت ورہنمائی میں خداتعالیٰ کی حمد ثناؤ شکر اور عبادات و خدمت خلق پر مشتمل دینی وتربیتی پراگرام و تقاریب منعقد کی جارہی ہیں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ لجنہ امااللہ کا گزشتہ سوسالوں کا ایک ایک لمحہ نہ صرف حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی دوراندیشی اور قائدانہ صلاحیت پر کافی و شافی گواہ ہے بلکہ اس بات پر بھی گواہ ہے کہ وہ تنظیم جس کی بنیاد قادیان کی ایک چھوٹی سی بستی میں رکھی گئی آج وہ نہ صرف اپنی تمام تر تابانیوں کے ساتھ عورتوں کی علمی، اخلاقی وروحانی اصلاح کے لئے جہاد کرتی اور ترقی کی منازل طے کرتی نظر آتی ہے بلکہ سو سال پورے ہو جانے پر اپنی نوعیت کی وہ واحد منظم تنظیم بن گئی ہے جس کی شاخیں اب تمام عالم کو بقعہ نور بنانے میں کوشاں ہے۔

بلکہ یہ بھی حقیقت ہے کہ اس سو سالہ سفر کے دوران دنیا بھر کی احمدی خواتین قدم قدم پر آسمانی نصرتوں کے نظارے دیکھتیں اور تائیدات الٰہی کی موردووارث بھی بنتی نظر آتی رہی ہیں۔ یہی سبب ہے کہ آج تمام عالم میں احمدی مستورات حمد الٰہی و شکر خداوندی میں رطب السااں اپنی صد سالہ کامیابیوں پر خوشیاں منارہی ہیں۔ لیکن ہمارا خوشیاں منانے کا طریق ہر ایک سے الگ ہے۔ یہ کوئی دنیوی طریق نہیں بلکہ اللہ تعالی، اس کے رسول ﷺ اور مہدی موعود علیہ السلام کا سکھایا ہوا طریق ہے۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ:

"تمہارا اصل شکر، تقویٰ اور طھارت ہی ہے۔۔۔۔ اگر تم نے حقیقی سپاس گزاری یعنی طھارت و تقویٰ کی راہیں اختیار کرلیں تو میں تمھیں بشارت دیتا ہوں کہ تم سرحد پر کھڑے ہو کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا۔" (ملفوظات، جلد اول صفحہ ۹۹ جدید ایڈیشن)

چنانچہ یہ بھی جماعت احمدیہ کا ہی خاصہ ہے کہ ان ارشادات کی روشنی میں، ہم اپنی خوشیوں کے موقعوں پر اپنے عزائم اور احداف پہلے سے اور بھی بڑھا دیتے ہیں۔

اسی ضمن میں امسال بھی عائشہ اکیڈمی سویٹزرلینڈ کے نام سے ایک ایسے دینی مدرسہ کا قیام بھی عمل میں لایا گیا جس کا مقصد عورتوں کے دینی عُلوم کی حفاظت و اِشاعَت کا اہتمام کرنا، ان کی اَخلاقی، اور ایمانی تربیت کرنا اورانھیں میدان عمل میں انسانیت کی فلاح کے عملی نمونے بھی پیش کرنا ہے۔

اس وقت دنیا بھر میں احمدی عورتوں کی تعلیم وتربیت کے لئے عائشہ اکیڈمی کے نام سے پہلے سے ہی کل 5 ادارے جو کہ پاکستان، کینیڈا، لندن، جرمنی اور آسٹریلیا میں قائم ہیں۔ عائشہ اکیڈمی سویٹزرلینڈ کا قیام نو اس فہرست میں ایک اضافہ ہے۔

عائشہ اکیڈمی سویٹزرلینڈ کا قیام تو خود اپنی ذات میں ایک خوشخبری ہے ہی۔ تاہم اسے، اس لحاظ سے بھی اعزاز و امتیاز حاصل ہے کہ اس کا اِجرا نئ صدی کے آغاز پر ہوا ہے۔

چنانچہ اس کے اجرا کے موقع پر مورخہ 6 نومبر 2022 کو ایک آن لائن انٹرنیشنل تقریب بھی منعقد کی گئی۔ جس میں ادارے کی معلمات، طالبات، صدر لجنہ سویٹزرلینڈ محترمہ ذیتون قاضی صاحبہ اور عائشہ اکیڈمی سویٹزرلینڈ کی پرنسپل محترمہ رفعت احمد صاحبہ کے علاوہ عائشہ اکیڈمی پاکستان، لندن اور آسٹریلیا کی پرنسپل صاحبان نے بھی شرکت کی۔

سردست عائشہ اکیڈمی سویٹزرلینڈ میں 28 ممالک سے 331 طالبات زیر تعلیم ہیں۔ فالحمدُللہ بذالک۔

ان ممالک میں آسٹریلیا، بیلجیم، کینیڈا، کانگو، ڈنمارک، فن لینڈ، فرانس، جرمنی، انڈیا، جاپان، آئرلینڈ، لیسوتھو، لائبریا، لندن، میڈاگیسکار، ملائیشیا، نیدرلینڈ، نائجیریا، رومانیہ، سعودی عرب، سپین، سویڈن، سویٹزرلینڈ، تھائی لینڈ، یوگینڈا، امریکہ اور رومینیا شامل ہیں۔

تاہم عائشہ اکیڈمی سویٹزرلینڈ اس لحاظ سے بھی ممتاز ہے کہ اس کی نہ صرف طالبات بلکہ اس کی اساتذہ کرام، اوران کی معاونات بھی دنیا کے مختلف ممالک سے تعلق رکھتی ہیں۔ جس کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے۔

اساتذہ کرام معلمہ و مختصر کورس:

رفعت احمد صاحبہ، ماہ نو صاحبہ، عطیۃ العلیم صاحبہ، نصیرہ فہیم صاحبہ، صالحہ شبور صاحبہ،، عائشہ امینی صاحبہ، شاہدہ جمیل صاحبہ، آسیہ فردوس صاحبہ اور نورین تحسین صاحبہ۔

اساتذہ کرام تجوید کورس:

انمول اتھوال صاحبہ، ثمینہ بابر صاحبہ، صوفیہ صاحبہ، لبیبہ ملک صاحبہ، مسکان بابر صاحبہ، رشدہ صاحبہ، اسماء عثمان صاحبہ، شاذیہ امیر صاحبہ، عروسہ احمد صاحبہ، شمائلہ ریاض صاحبہ اور عظمیٰ مظفر صاحبہ۔

معاونات ویب ٹیم:

عائشہ محمود صاحبہ، سیمی کاظمی صاحبہ، دانیہ صاحبہ، شاذیہ ملک صاحبہ، سعدیہ صاحبہ۔

معاونات انگریزی ترجمہ ٹیم:

فاطمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ، عائشہ عمران صاحبہ، عائشہ اورنگذیب صاحبہ، مناہل ریاض صاحبہ، بشریٰ ظفر صاحبہ، ثمینہ نسیم صاحبہ،

معاونات جرمن ترجمہ ٹیم:

قرۃ العین باجوہ صاحبہ، عائشہ صاحبہ، سارہ میاں صاحبہ، رملہ رشید صاحبہ

اکیڈمی کا نصابِ تعلیم

عائشہ اکیڈمی سویٹزرلینڈ کا نصابِ تعلیم، جامعیت، تخصص اور تقسیم کے اُصول پر تشکیل دیا گیا ہے۔ جو کہ دو، درجات پر مشتمل ہے۔

- دوسالہ معلمہ کورس
- اور یک سالہ مختصر کورس۔ ان طالبات کے لئے جو کم فرصتی کا شکار ہیں لیکن دینی عُلوم سے شَغَف رکھتی ہیں۔ تاہم ہر دو کورسز کے مضامین ایک جیسے ہیں۔

اکیڈمی کے نصاب میں ترجمۃ القرآن کریم سادہ، نیز ترجمۃ القرآن مع عربی قواعد، صرف و نحو، حفظ القرآن (منتخب آیات)، حفظ عربی قصیدہ، علم الحدیث, ترجمہ و تفسیر احادیث (منتخب احادیث)، تاریخ اسلام، تاریخ احمدیت، کلام الامام، فقہ اور دینی معلومات شامل ہیں۔ تاہم آئندہ سال جلد چند نئے مضامین جن میں جری اللہ فی حلل الانبیاء، تقابلہ بین المذاہب، اختلافی مسائل، تخلیق کائنات بروئے قرآن و سائنس شامل کرنے کا بھی ارادہ ہے۔ ان شاءاللہ۔

امتحانات وجائزہ جات

طالبات کے جائزہ کے لئے سہ ماہی اور شش ماہی امتحانات کے علاوہ، ہفتہ وار آن لائن کوئزز کروائے جاتے ہیں۔ نیز طالبات کی سہولت کی خاطر نصاب تعلیم، بطرز سوال وجواب بھی فراہم کئے جاتے ہیں۔ جس کا انگریزی اور جرمن ترجمے کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔

دیگر سہولیات

چونکہ اکیڈمی کی طالبات اور اساتذہ کرام دنیا کے مختلف ممالک سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے ان سب کی سہولت کی خاطر اکیڈمی کی website کے علاوہ ایک آن لائن لائبریری بھی قائم کی گئی ہے۔ جہاں طالبات نہ صرف اکیڈمی کے نصاب اور دیگر جماعتی کتب سے بھی استفادہ حاصل کر سکیں گی بلکہ ہوم ورک اور assignments بھی Upload کر سکیں گی۔

غیر نصابی سرگرمیاں

اکیڈمی میں موئثر معاشرتی کردار سازی کی خاطر طالبات کی صلاحیتوں اور استعدات کو نکھارنے کی غرض سے فنِ خطابت اور فنِ تحریر جیسی غیر نِصابی سرگرمیوں کے علاوہ اِدارے سے فارغ التعلیم طالبات کو بہترین مائیں، بہنیں اور بیٹیاں بنانے کی غرض سے مختلف مُعاشرتی اور سماجی اُمور پر رہنمائی فراہم کرنے کے لئے، آن لائن تربیتی سیمینار منعقد کئے جاتے ہیں۔ جن میں سوئٹزرلینڈ سے خُصوصاً اور دیگر ممالک سے بھی مہمان بطور مقررات مدعو کی جاتی ہیں۔

اکیڈمی کی طالبات کے تاثرات

ذیل میں اکیڈمی کی امسال پڑھنے والی طالبات میں سے چند کے تاثرات پیش ہیں:

"عائشہ اکیڈمی سوئٹزرلینڈ کی کلاس میں شمولیت اختیار کرکے اندازہ ہوتا ہے کہ ہر کلاس کی تیاری بہت محنت سے کی جاتی ہے اور تمام اساتذہ کا رویہ بہت دوستانہ ہے ہر سوال کا تسلی بخش جواب دیا جاتا ہے۔ پرنسپل صاحبہ کا رویہ بہت دوستانہ ہے۔ ہر کسی کے ساتھ بھرپور تعاون کرتی ہیں۔ الحمدللہ۔ کوئز بہت آسان ہوتے ہیں اور آسان اسلئے لگتے ہیں کیونکہ تمام اساتذہ بہت اچھی تیاری کرواتی ہیں۔" راحیلہ اقبال (جرمنی)

"میں ذاتی طور پر اس کو اپنی خوش قسمتی سمجھتی ہوں کہ خواتین کے لئے شروع ہونے والی اکیڈمی میں بطور طالب علم شامل ہوں۔ الحمدللہ۔ نصاب کا چناؤ، بہت عمدہ ہے۔ طریقہ تدریس بھی لجنہ کے معیار اور ضرورت کے عین مطابق ہے۔ اور اساتذہ کا کلاس کے مختلف امور میں طلب علموں سے رائے لینا ماحول کو صحت مندانہ فضا مہیا کرتا ہے۔ طالب علموں کو گروپ ریسرچ اسائنمنٹ دینا بھی ایک بہت اچھا اور قابل تعریف رجحان ہے۔ اکیڈمی کے زیر اہتمام تربیتی لیکچر اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اکیڈمی لجنہ کی تعلیم کے ساتھ ساتھ انکی تربیت کا بھی احساس رکھتی ہے۔امتحان کا طریقہ بحیثیت مجموعی تسلی بخش ہے۔" فاطمہ امتہ الرحمٰن صاحبہ (سویڈن)

"کلاسز ماشاءاللہ بہت اچھی ہیں۔ ریگولر ہیں، ٹائم پر شروع ہوتی ہیں، ایک بہت پیارا فیملی کا سا ماحول ہے، پیار محبت سے ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر سیکھتے ہیں، سب چھوٹے بڑے ایک دوسرے کی عزت کرتے ہیں، میرے پاس تو الفاظ ہی نہیں ہیں کہ میں اپنے لفظوں میں بیان کروں ماشاءاللہ سب کچھ بہت اچھا ہے اساتذہ کرام بہت پیار سے پڑھاتے ہیں اور ہماری پرنسپل صاحبہ ان کی تو کیا ہی بات ہے سپر گڈ ہیں۔ الحمدللہ

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسی طرح مل جل کر سیکھنے کی توفیق عطا فرمائے، عائشہ اکیڈمی کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ تمام ٹیچرز میں بہت عاجزی ہے اللہ تعالیٰ سب کی خدمت قبول فرمائے اور اجر عظیم سے نوازے۔ آمین یا رب العالمین۔" شاہدہ جمیل صاحبہ (سپین)

"عائشہ اکیڈمی کا آن لائن اجرا احمدی بہنوں کی علمی قابلیتوں کو جِلّا دینے اور دینی تعلیم وتربیت سے آراستہ کرنے کا بہت مفید اور قابل قدر سلسلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں عائشہ اکیڈیمی کی آن لائن کلاسز کی اسٹوڈنٹ ہوں۔ اس میں شمولیت سے مجھے خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ سب کچھ سیکھنے کا موقع اور سعادت مل رہی ہے۔ جن کے بارے میں میرا علم بہت کم تھا۔ الحمدللہ۔ پیارے حضور انور ایدہ تعالیٰ کی اجازت سے جاری ہونے والی یہ آن لائن کلاسز میں اپنے لیے ایک روحانی مائدہ سمجھتی ہوں۔ اللہ کے فضل سے اس سے مستفید ہونے کا ایک شوق اور لگن پیدا ہو گئی ہے۔ گھریلو کاموں اور دوسری مصروفیات سے وقت نکالنے کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ دے رہا ہے۔ الحمدللہ علی ذالک۔" نصیرہ فہیم صاحبہ (رومینیا)

”میں نے پہلے کبھی کسی ایسے پلیٹ فارم میں شمولیت نہیں کی۔ لہٰذا میری اتنی توقعات نہیں تھیں۔ مگر غیر متوقع طور پر انٹرنیشنل لیول پر ہونے کے باوجود بہت سہولیات دی گئیں ہیں۔ جن میں اہم کردار سلیبس کے ترجمے کا ہے۔ جس کی ضرورت محسوس ہوتے ہی اس کا سلسلہ شروع کر دیا گیا۔ قدم قدم پر اساتذہ کرام کا طالبات سے رائے لینا آسانی اور سہولت کے راستے ہموار کرنا بہت قابل قدر ہے۔ اساتذہ کرام کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ بہت ہی تحمل سے اپنی طالبات کو ساتھ لے کر چلتے ہیں۔ سوالات سمجھ کر جوابات سمجھانا بہت ہی عمدہ طریق پر رائج ہے۔ باوجود اس کے کہ سب شاملین کا علمی معیار ایک سا نہیں ہے، ان کے ہر سوال کا جواب دیا جاتا ہے اور کبھی بھی یہ محسوس نہیں کروایا جاتا کہ یہ سوال کیسا ہے یا کیوں کیا گیا؟ جائزہ کوئز بہت اچھے سے تیار کیے جاتے ہیں۔ اور ہر دو زبانوں انگلش اور اردو میں مہیا کئے جاتے ہیں۔ تاریخ اسلام پڑھتے وقت تو ہمیں یہ محسوس ہوتا ہے کہ ہم خیالی تصورات کے ذریعے مکہ کی گلیوں میں گھوم رہے ہیں۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ واقعات کو اس خوبصورتی سے پیش کیا جاتا ہے کہ انسان اس کی منظر کشی کر لیتا ہے۔ اجمالی طور پر میں تمام کارکنات کو سیلوٹ پیش کرنا چاہتی ہوں کہ سب کو ساتھ لے کر چلنے کا جو ایک جیتا جاگتا منظر میں نے دیکھا ہے وہ بہت ہی عمدہ ہے۔ اساتذہ کرام کی محنت اور عائشہ اکیڈمی کی تمام ٹیم کے لئے میری جانب سے ڈھیروں دعائیں اور نیک تمنائیں۔“

قرۃ العین باجوہ (سوئٹزرلینڈ)

”خاکسار کے لئے تاثرات بیان کرنا مشکل ہے کیونکہ میں اتنی زیادہ پڑھی لکھی نہیں ہوں۔ محض اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے مجھے اس زمانہ میں اپنے پیارے محبوب آنحضور ﷺ اور اس کے عاشق صادق کے زمانہ کی خواتین مبارکہ کی آخری لائن میں لا کھڑا کر دیا جو دین سیکھنا چاہتی تھیں۔ عائشہ اکیڈمی کا قیام ہم عورتوں کو ظلمات سے نور کی طرف لے جانے والا ثابت ہوا۔ قیام کے بعد سے مسلسل ترقی کی جانب روز بروز بڑھتا ہوا قدم صاف دکھائی دے رہا ہے۔ یہ خلافت کی برکت کا میٹھا اور پکا ہوا مائدہ ہے جو گھر بیٹھے کھانے کو تیار مل رہا ہے۔ ہیڈ مسٹریس صاحبہ کا شیریں لہجے سے بات کرنا اور مفید مشورے دینا ہمت اور حوصلہ بڑھاتا ہے۔ نہایت شفیق تمام معلمات کے پڑھانے کا انداز نرالا، دنیوی استانیوں سے بالا، بہت محبت، شفقت، محبت اور نرمی والا ہے۔ پڑھانے اور سمجھانے کا معیار بہترین ہے۔ دلی دعائیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ عائشہ اکیڈمی سوایٹزرلینڈ کے قیام کے بابرکت نتائج پیدا کرے۔ تمام بہنوں کو اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔“ خاکسار طالبہ طاہرہ اقبال (قادیان انڈیا)

”عائشہ اکیڈمی ایک مائدہ ہے اور یہ وہ من و سلویٰ ہے جو ہماری روحانی ضروریات کے لیے اترا ہے۔ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصر العزیز اور لجنہ اماء اللہ سوئٹزرلینڈ کی مشکور ہوں کہ انہوں نے ہمیں یہ آن لائن پلیٹ فارم مہیا کیا جس کی بدولت ہم اپنے گھروں میں بیٹھ کر اپنے علم کی پیاس بجھانے کے قابل ہیں۔ یہ ایک بہترین ادارہ ہے جو اپنے ابتدا سے ہی بہتر سے بہترین کی تگ و دو میں کوشاں ہے۔ تمام انتظامیہ (پرنسپل صاحبہ اور اساتذہ کرام) بہت قابل، محنتی اور اپنے کام سے دیانت دار ہیں اور جو سب سے بڑی خوبی جو میری پسندیدہ ہے وہ یہ ہے کہ سب انتظامیہ بہت کشادہ دل ہے وہ بہت کشادہ دلی سے ہر ایک کو سنتے ہیں اور ساتھ لے کر چلتے ہیں۔ سب ہی اساتذہ کرام بہت ہی معاون ہیں اور ہر ایک کو مطمئن رکھنے کی اہلیت رکھتی ہیں۔ بطور طالبہ میں بہت مطمئن ہوں اور آج تک ایسا نہیں ہوا کہ کوئی سوال میرے ذہن میں ابھرا ہو اور مجھے اس کا تسلی بخش جواب نہ ملا ہو۔ اور بعض اوقات ایسا بھی ہوا کہ میں نے کوئی ضرورت محسوس کی کہ کلاس میں اس طرح انتظام ہوتا تو زیادہ بہتر ہوتا اور دوسرے ہی دن بالکل ویسا ہی انتظام ہوتا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انتظامیہ اپنی طالبات کی ضروریات پر باریک بینی سے نظر رکھتی ہے اور بغیر بتائے ہی انتظام کر دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ عائشہ اکیڈمی کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔“ آمین۔ ثمینہ نسیم (ملائیشیا)

اکیڈمی میں اگلے سال کی رجسٹریشن کے لئے ماہ جولائی میں داخلے کیے جائیں گے جس کے لئے احمدی بہنیں دنیا کے کسی بھی ملک سے درخواست بھجوا سکتی ہیں۔

عائشہ اکیڈمی کی تمام ٹیم دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام کارکنات اور طالبات کے حسن ارادہ کو قبول کرتے ہوئے ان کی دینی و دنیاوی ترقیات بڑھاتا چلا جائے۔ نیز یہ کہ یہاں سے علوم دینیہ سیکھنے والی طالبات تمام عالم کو منور کرنے والیاں اور تمام جہاں کی مدد کرنے والیاں ثابت ہوں۔ آمین اللھم آمین

ذہنی دباؤ اور بے چینی (Stress and Anxiety)

محترمہ مشعل رضوان صاحبہ، زیورک حلقہ مشتاق

عصر حاضر میں بے چینی اور ذہنی دباؤ انسانی معاشرے کا حصہ بنتا جا رہا ہے۔ ذہنی دباؤ یا تناؤ فکر و تشویش پیدا کرنے والے ان مختلف حالات کا نتیجہ ہوتا ہے جو جذباتی کیفیات کی وجہ سے جسمانی ردعمل کا سبب بنتے ہیں۔ آج کل اس تیز رفتار دور میں ہر دوسرا انسان ذہنی دباؤ، اعصابی تناؤ اور بے چینی کا شکار ہے۔ معاشرتی جبر، اقتصادی مسائل، صحت کی خرابیاں اور حالات کا تغیر ہر نسل کے انسانوں کو متاثر کر رہا ہے۔ حالات انسان کو متاثر کرتے ہیں یہ معاملے کا ایک پہلو ہے لیکن جب انسان کو یہ احساس ہو کہ وہ اپنے مسائل سے نجات حاصل نہیں کر سکتا تو صورتحال اور زیادہ سنگین ہو جاتی ہے یعنی انسان اپنی ذات سے وابستہ مسائل پر تو ممکنہ حد تک عملی اقدامات اٹھا سکتا ہے لیکن اس کے گھر سے باہر شہر، ملک یا دنیا کے کسی اور حصے میں ہونے والے مسائل یا حادثات وواقعات اسے متاثر کرتے ہیں جن پر انسان کا کوئی اختیار نہیں ہوتا مثلا مہنگائی، خاندانی ومعاشرتی مسائل اور قدرتی آفات و حادثات وغیرہ بہرحال اگر دیکھا جائے تو اس ترقی یافتہ دور میں زندگی خود ایک بڑا چیلنج ہے۔ ان چیلنجوں سے ہر انسان اپنے انداز سے نمٹتا ہے۔ بعض لوگ کامیاب ہو جاتے ہیں جبکہ کچھ لوگ ان مسائل کی وجہ سے ذہنی اور اعصابی دباؤ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ زندگی میں مسائل اور چیلنج ہمیشہ ہی ذہنی دباؤ اور اعصابی تناؤ دیتے ہیں بلکہ اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ انسان زندگی میں درپیش مسائل کو کس انداز سے دیکھتا ہے اور کیسی حکمت عملی اپنا کر ان سے نمٹتا ہے۔ چونکہ ہر طرح کے مشکل حالات اور مسائل انسان پر دباؤ کی کیفیت بناتے ہیں اسطرح اگر سلیقہ اور سمجھداری سے کام لیا جائے تو یہ دباؤ زندگی میں کامیابی کے امکانات کو بڑھاتا ہے۔ انسانی زندگی کے لئے ذہنی دباؤ کسی حد تک ضروری بھی ہے مختلف حالات اور مسائل میں ذہنی دباؤ ہمیں فعال ہونے اور بہتر کارکردگی دکھانے پر مجبور کرتا ہے۔ ماہرین اسے مثبت دباؤ قرار دیتے ہیں اور مثبت دباؤ ہمیں خوشی اور تسکین فراہم کرتا ہے یعنی مختلف حالات یا درپیش مسائل میں ہمیں ان کا صحیح حل تلاش کرنے پر آمادہ کرتا ہے مثلا کھیل کے میدان میں کھلاڑیوں کو بہترین کھیل پیش کرنے پر اکساتا ہے۔ ذہنی دباؤ کی یہ صورتیں نقصان دہ نہیں ہوتیں لیکن اگر انہی درپیش حالات و مسائل میں ذہنی دباؤ کی شدتوں میں اضافہ ہو جائے کہ انسان کی صلاحیتیں اور کارکردگی شدید متاثر ہو تو پھر یہی ذہنی اور اعصابی دباؤ سخت نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ موجودہ دور کے ڈاکٹر اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ 75 فیصد انسانی بیماریاں ذہنی اور اعصابی دباؤ سے تعلق رکھتی ہیں یہی وجہ ہے کہ معالجین دل کے عوارض، ہائی بلڈ پریشر اور دمہ کے مریضوں کے لیے ذہنی سکون پر بہت زور دیتے ہیں۔ اسی طرح ایک اندازے کے مطابق 70 فیصد سر میں درد کی وجوہات ذہنی اور اعصابی کشیدگی یا دباؤ ہوتی ہیں۔ ذہنی کشیدگی کی وجہ سے لاحق ہونے والے سر درد کا سب سے اہم سبب فکر اور تشویش ہوتی ہے۔ ذہنی دباؤ میں مبتلا افراد کو سر میں درد کے علاوہ گردن اور کندھوں کے پٹھوں میں شدید کھچاؤ محسوس ہوتا ہے ایسے افراد اپنے جسم اور ذہن کو بوجھل اور سست محسوس کرتے ہیں اسی طرح بہت زیادہ سرگرم قسم کے افراد اس حالت میں خود کو بیزاری اور اکتاہٹ کا شکار محسوس کرتے ہیں نیز ایسے افراد بے چینی، چڑچڑے پن اور عدم برداشت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ پٹھوں میں درد درحقیقت اندرونی تناؤ اور کھچاؤ کا نتیجہ ہوتا ہے چنانچہ ایسی صورت میں انسان دائمی تھکن کا شکار رہتا ہے۔ ماہرین کا یہ بھی ماننا ہے کہ ذہنی و اعصابی دباؤ اور بے چینی کے شکار افراد میں انسومنیا کی علامات بھی پائی جاتی ہیں۔ یعنی ایسے افراد کو نیند آنے میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے یا نیند آنے کی صورت میں بار بار جاگ آجاتی ہے اور ایسے افراد دن بھر تھکاوٹ اور سستی کا شکار رہتے ہیں۔ غرض یہ کہ اکیسویں صدی کی تیز رفتار زندگی میں اگر لوگ ذہنی اور اعصابی دباؤ یا بے چینی کا شکار ہیں تو یہ حیران کن بات نہیں کیونکہ لوگ جس طرح سے زندگی کی بھاگ دوڑ میں مصروف ہیں اور بہ یک وقت کئی قسم کے محاذوں پر لڑ رہے ہیں تو ان حالات میں کسی بھی شخص کا ذہنی دباؤ یا سٹریس کے بغیر رہنا ممکن ہی نہیں لیکن اگر یہ دباؤ یا تناؤ شدید قسم کا ہو تو صحت کے لیے کافی سنگین نتائج کا حامل ہو سکتا ہے۔ اسی لئے انسان کو کوشش کرنی چاہیے کہ زندگی کے مختلف محاذوں پر حالات و مسائل سے نبٹتے ہوئے شدید قسم کے ذہنی دباؤ میں آنے سے خود کو بچایا جائے۔ مثلا اگر کوئی ایسا مسئلہ درپیش ہے جس کا فوری طور پر حل ممکن نہیں اور زیادہ سوچ بچار کرنے سے ایسا محسوس ہو رہا ہو کہ انسان بہت زیادہ سٹریس یا اعصابی تناؤ کی کیفیت میں آ رہا ہے تو فوری طور پر ایسے مسئلے سے اپنا دھیان ہٹا کر کسی دلچسپ اور بامقصد کام میں مشغول ہو جایا جائے جس کو کرنے سے ذہن کسی اور سمت میں مصروف ہو جائے۔ اسی طرح اگر انسان ذہنی دباؤ کی وجہ جاننے کے لئے اپنے اردگرد نظر ڈالے اور اندازہ لگائے کہ ذہن پر بوجھ بننے والے حالات کس انداز سے نشانہ بنائے ہوئے ہیں اور وہ کون سے مسائل ہیں جو براہ راست اسے متاثر کرتے ہیں اور کن عوامل سے غیر محسوس طور پر اس طرح متاثر ہوتا ہے کہ اس کو احساس ہی نہیں ہوتا تو ان وجوہات پر قابو پا کر بھی سٹریس کم کیا جا سکتا ہے۔ ذہنی دباؤ اور بے چینی سے بچنے کے لئے کچھ تجاویز پر عمل کیا جا سکتا ہے۔

- آجکل یورپین ماہرین نفسیات اور معالجین ایسے افراد کو یوگا یا استغراق (Meditation) کرنے کا مشورہ دیتے ہیں جبکہ اسلام نے تو چودہ سو سال پہلے ہی نماز کی صورت میں سب سے اعلیٰ قسم کا روحانی علاج پیش کر دیا تھا۔ نماز، ذکر الٰہی اور دعاؤں میں مشغول انسان اپنی تمام فکریں، پریشانیاں اور مسائل کو بھول جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی شکر گزاری انسان کو سٹریس سے نکالنے کا ایک اعلیٰ ذریعہ ہے۔
- اس تیز رفتار دور میں مصروفیت کے باوجود انسان کو کوئی صحت مند مشغلہ ضرور اپنانا چاہیے مثلاً کھلی فضا میں چہل قدمی، جاگنگ، ورزش، باغبانی، کوکنگ، گھر کی ڈیکوریشن، کتاب بینی، خاندان اور دوستوں سے روابط وغیرہ۔ ذہنی دباؤ اور اسٹریس کو مختلف تفریحی پروگراموں سے بھی کم کیا جاسکتا ہے۔
- رات کو بھرپور نیند لینا انسان کے لیے بہت ضروری ہوتا ہے کیونکہ نیند وہ وقت ہے جب انسان کا دماغ اور جسم آرام کر رہا ہوتا ہے۔ ماہرین کے مطابق ایک انسان کے لیے تقریباً آٹھ گھنٹے کی نیند لینا ضروری ہوتا ہے۔ اگر انسان کو ایک لمبے عرصے تک ٹھیک سے نیند نہ آئے تو اپنے معالج سے ضرور مشورہ کرنا چاہیے۔
- صحت مند غذا جسم کے ساتھ ساتھ دماغ کیلئے بھی بہت ضروری ہوتی ہے اسی لیے وٹامنز، کیلشیم اور پروٹین سے بھرپور غذا کا استعمال انسان کو جسمانی اور ذہنی طور پر صحت مند رکھتا ہے اور اعصابی دباؤ سے بچاتا ہے۔
- جب انسان کا خود پر یقین کمزور ہو جائے تو مایوسی پیدا ہوتی ہے اور مایوسی ہمیشہ ذہنی اور اعصابی دباؤ کو بڑھاتی ہے اسی لئے خود پر یقین رکھنا بہت ضروری ہے جس سے انسان ہمیشہ پر امید اور ذہنی طور پر پر سکون رہتا ہے۔
- ذہنی دباؤ سے نمٹنے کے لیے انسان کو اپنے سوچ و بچار کے ڈھنگ پر بھی نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ ان طریقوں کا پتہ لگایا جاسکے جن سے ذہنی دباؤ کم ہو مثلاً ایسی حکمت عملی اپنانی چاہیے جس میں مسائل کے حل کے لیے صحیح وقت کا استعمال کرنا یا یہ سوچنا کہ ان حالات و مسائل کو پر سکون رہ کر کس طرح سلجھایا جاسکتا ہے۔

لیکن ان تمام تجاویز پر عمل کرنے کے باوجود ذہنی دباؤ یا اسٹریس ایک لمبے عرصے تک رہے تو یہ صحت کے لئے کافی نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے اسی لئے انسان کو اپنے معالج سے ضرور رجوع کرنا چاہیے۔

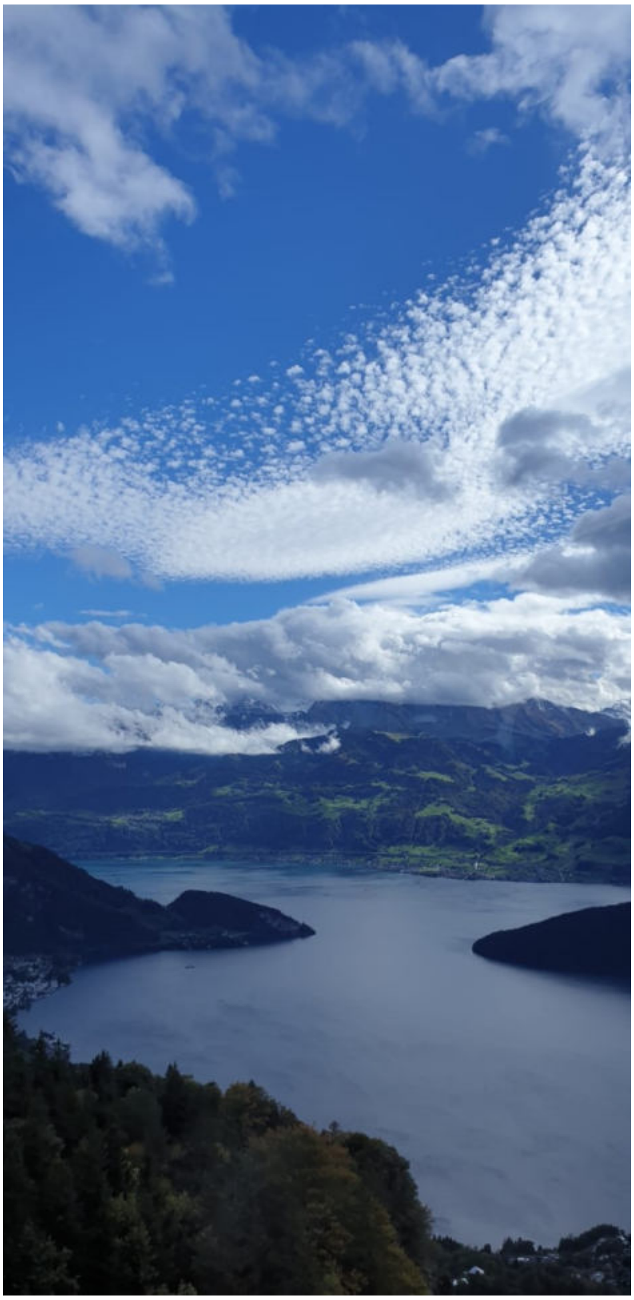

اگلے صفحات میں آپ جلسہ سالانہ سوئٹزر لینڈ 2022ء کے لجنہ سیشن میں کی گئی تقاریر پڑھ سکتی ہیں

اللہ تعالیٰ کا حسن عمل کرنے والیوں کے لئے اجر عظیم کا وعدہ ہے

محترمہ نازیہ نعیم اللہ صاحبہ، مجلس سنٹ گالن

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلۡمُحۡسِنٰتِ مِنۡکُنَّ اَجۡرًا عَظِیۡمًا۔ (سورۃ الاحزاب:30)

"یعنی جو تم میں سے پوری طرح اخلاص کے ساتھ اور حسن عمل سے نیک اعمال خدا تعالیٰ کے کہنے اور اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق بجالائیں گی اللہ تعالیٰ نے ایسا اجر ان کے لئے مقرر کیا ہے جو عظیم ہے جس سے بڑھ کر کوئی اجر ہمارے لئے تصور میں نہیں آسکتا۔"

محسنات محسنہ کی جمع ہے جس کے ایک معنی حضرت مصلح موعودؓ نے یہ بھی کئے ہیں کہ جو عورتیں اپنے فرائض کو احسن طور پر ادا کرنے والی ہوں یعنی تمام شرائط کے ساتھ اُس کام کو پورا کرنے والی ہوں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے گئے ہیں۔

اسی سورۃ میں آگے آیت نمبر 36 میں اللہ تعالیٰ نے ایک مومن عورت اور ایک کامل مسلمان عورت کی خصوصیات اور فرائض کا ذکر کیا ہے۔ فرماتا ہے:

"یقیناً مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں، اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةً وَّاَجۡرًا عَظِیۡمًا اللہ نے ان سب کے لئے مغفرت اور اجرِ عظیم تیار کئے ہوئے ہیں۔" (سورۃ الاحزاب: 36)

یعنی اگر یہ خصوصیات پیدا ہو جائیں تو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ خوش خبری ہے کہ وہ نہ صرف مغفرت کا سلوک کرے گا بلکہ اجر عظیم سے بھی نوازے گا۔

اجر عظیم کے لفظ کی وضاحت کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: "جب خدا تعالیٰ یہ کہے کہ میں اجر عظیم عطا کروں گا تو اُس عظیم کا مطلب ہے کہ ایسا اجر جس کا تم سوچ بھی نہیں سکتے، ایسے انعامات جن کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ تم اس دنیا میں اس کے پھل کھاؤ گی اور مرنے کے بعد بھی یہ پھل ہیں یہ انعامات ہیں۔" ("اَلْاَزْھَارُ لِذَوَاتِ الْخِمَارِ" جلد سوم حصہ اول صفحہ نمبر 337، خطاب نیشنل اجتماع لجنہ اماء اللہ یوکے 2005)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کئی موقعوں پر لجنہ اماء اللہ سے خطاب کرتے ہوئے اس آیت میں بیان فرمودہ خصوصیات کو بیان کیا ہے۔ اس سلسلہ

میں بعض نکات حضور کے بابرکت الفاظ ہی میں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتی ہوں۔ حضور انور ایدہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

"ان باتوں میں پہلی بات یہ بیان فرمائی کہ کامل مسلمان بنو۔ صرف منہ سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہونے کا اظہار نہ کر دو۔ تمہارے دل میں اس تعلیم پر عمل کرنے کی طرف توجہ بھی ہونی چاہیے۔ اور ایمان لانے کا اس سے اگلا قدم یہ ہے کہ جب تم نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ اللہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور محمدؐ اُس کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ تمام قدرتوں کا مالک ہے اور ربّ العالمین ہے کائنات کی ہر چیز کی پیدائش اُس کی ہے، اُس نے پیدا کی ہے تو پھر اس بات کو اپنے دل میں راسخ کرو۔ اس پر مکمل ایمان لاؤ اور ایمان کے تمام درجے طے کرو۔"

"پھر فرمایا کہ ایک خصوصیت یہ بھی ہے جس پر ہر مسلمان اور مومنہ عورت کو قائم ہونا چاہیے کہ وہ فرمانبردار ہو۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کرنے والی ہو، نظامِ جماعت کی مکمل اطاعت کرنے والی ہو۔"

نیز اس آیت میں سچ بولنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ حضور انور اس ضمن میں فرماتے ہیں: "پھر جس بات کی ہم سے توقع کی جاتی ہے اور وہ انتہائی اہم بات ہے۔ وہ سچائی ہے۔ اگر تم سچ پر قائم رہنے والی ہو اور سچائی پھیلانے والی بن جاؤ گی تو معاشرے کے حسن کو نکھارنے میں بہت بڑا کردار ادا کر رہی ہو گی۔ اگر عورت میں یہ احساس ہو جائے کہ میں نے سچ پر قائم رہنا ہے اور ہر حالت میں جھوٹ کو اپنے قریب نہیں پھٹکنے دینا تو یہ ایک ایسا جہاد ہے جس سے نہ صرف اپنے آپ کو شرک سے پاک کر رہی ہوں گی بلکہ معاشرے کو بھی اس شرک سے پاک کرنے والی ہوں گی اور اپنی اولادوں کے دل میں بھی جھوٹ اور شرک کے خلاف احساس پیدا کر رہی ہوں گی اُن کی بھی تربیت کر رہی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ نے جھوٹ کو بھی شرک کے برابر قرار دیا ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں میں غلط بیانیاں جو ہیں یہ ہوتے ہوتے بڑے بڑے جھوٹ بننے شروع ہو جاتے ہیں۔ بچے ماؤں کی حرکتیں دیکھ رہے ہوتے ہیں اُن کے زیر تربیت ہوتے ہیں۔ وہ جیسا ماں کو دیکھتے ہیں تو غیر محسوس طریقے پر ویسا خود بھی ہو جاتے ہیں۔"

("اَلْاَزْھَارُ لِذَوَاتِ الْخِمَارِ" جلد سوم حصہ اول صفحہ نمبر 338، خطاب نیشنل اجتماع لجنہ اماء اللہ یوکے 2005)

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن عورتوں کی یہ بھی نشانی ہے کہ وہ صبر کرنے والی ہوں۔ حضور انور نے فرمایا: ”اگر یہ تمہارے اندر پیدا ہو جائے تو بہت سارے جھگڑے گھریلو بھی، ہمسائیوں کے ساتھ بھی، رشتہ داروں کے ساتھ بھی پیدا ہی نہیں ہوں گے۔ اس لئے صبر کرنے کی عادت اپنے اندر پیدا کرو اور اپنی اولادوں کے اندر بھی پیدا کرو۔“ (”اَلْاَزْھَارُ لِذَوَاتِ الْخِمَارِ“ جلد سوم حصہ اول صفحہ نمبر119، جلسہ سالانہ کینیڈا2004 مستورات سے خطاب)

پس صبر کرنا بھی ایک مومن عورت کی بہت بڑی شان ہے اور اس صبر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بے انتہا اجر سے نوازتا ہے۔

پھر کامل ایمان والوں کی ایک نشانی یا خصوصیت یہ بتائی گئی ہے کہ وہ عاجزی کرنے والی ہیں۔ حضور انور فرماتے ہیں:

”عاجزی ایک بہت بڑا وصف ہے۔ اگر یہ پیدا ہو جائے تو ہر انسان ہر عورت ہر مرد ایک دوسرے کی عزت اور احترام کرنا شروع کر دے گا اور نتیجتاً معاشرے میں امن اور سلامتی قائم ہو جائے گی، معاشرہ امن اور سلامتی کا گہوارہ بن جائے گا۔ کسی کو بعض دفعہ اپنے خاندان کی بڑائی کا احساس ہو رہا ہوتا ہے کسی کو اپنے امیر ہونے کا، دولت مند ہونے کا زیادہ احساس ہو رہا ہوتا ہے۔ کسی کو اپنی اولاد کی بعض خصوصیات کی وجہ سے بڑائی کا احساس ہو رہا ہوتا ہے غرض مختلف چیزیں ہیں جن سے انسان کے دماغ میں تکبر پیدا ہوتا ہے اور جہاں تکبر ہو وہاں عاجزی کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔ وہاں سے عاجزی ختم ہو جاتی ہے۔“

حضور انور نے مزید سمجھایا کہ: ”ہم تو اُس مسیح و مہدی کے ماننے والے ہیں جس کو اُس کی عاجزی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ ”تیری عاجزانہ راہیں اُسے پسند آئیں۔“ پس اے مسیح محمدی سے منسوب ہونے والی عورتو! اِس عاجزی کو اپنا خاص وصف بنالو تا کہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں تم بھی پسندیدہ ٹھہرو۔“ (ماخوذ از ”اَلْاَزْھَارُ لِذَوَاتِ الْخِمَارِ“ جلد سوم حصہ اول صفحہ نمبر 340-341، خطاب نیشنل اجتماع لجنہ اماء اللہ یوکے 2005)

حضور فرماتے ہیں: ”پھر اعلیٰ معیاروں کو حاصل کرنے والی عورتوں کی یہ خصوصیت بیان کی گئی کہ صدقہ کرنے والی ہوں، اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والی ہوں۔ نیکیوں پر قائم رہنے اور بلاؤں کو دور کرنے کے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ صدقہ و خیرات کی عادت ڈالیں، اپنی اولاد کو عادت ڈالیں۔ اپنے بچوں کو عادت ڈالیں تا کہ اللہ تعالیٰ نیکیوں پر رہنے کی توفیق دے اور نیکیاں کرنے کی بھی توفیق دے۔ اور اس وجہ سے آپ پر رحمتوں اور فضلوں کی بارشیں برساتا رہے۔“

اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومنوں میں شامل ہونے کے لئے صائمات میں شامل ہونا بھی ضروری ہے۔ یعنی روزہ داروں میں شامل ہونا ضروری ہے۔ حضور انور نے سمجھایا: ”روزہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر اُس کے حکم کے مطابق جائز باتوں سے کچھ وقت کے لئے رکنا۔ جن کی عام حالات میں اجازت ہو ان سے بھی اپنے آپ کو روک کے رکھنا۔ اس سے صبر کی بھی عادت پڑے گی، نیکیوں کی بھی عادت پڑے گی اور عبادتوں کی بھی عادت پڑے گی، قربانی کی بھی عادت پڑے گی، نظامِ جماعت سے تعاون کی بھی عادت پڑے گی۔“

”پھر اپنے آپ کو باحیا بنانا ہے۔ کیونکہ یہ بھی ایمان کا حصہ ہے۔ حیا بھی ایمان کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کو جس طرح اپنے آپ کو ڈھانپنے کا حکم دیا ہے اس طرح احتیاط سے ڈھانپ کر رکھنا چاہیے۔ زینت ظاہر نہ ہو۔ حیا کا تصور ہر قوم میں اور ہر مذہب میں پایا جاتا ہے۔ آج مغرب میں جو بے حیائی پھیل رہی ہے اس سے کسی احمدی لڑکی کو کسی احمدی بچی کو کبھی متاثر نہیں ہونا چاہیے۔ آزادی کے نام پر بے حیائیاں ہیں۔ لباس، فیشن کے نام پر بے حیائیاں ہیں۔ اسلام عورت کو باہر پھرنے اور کام کرنے سے نہیں روکتا اُس کو اجازت ہے لیکن بعض شرائط کے ساتھ کہ تمہاری زینت ظاہر نہ ہو۔ بے حجابی نہ ہو۔ مرد اور عورت کے درمیان ایک حجاب رہنا چاہیے۔“ (ماخوذ از ”اَلْاَزْھَارُ لِذَوَاتِ الْخِمَارِ“ جلد سوم حصہ اول صفحہ نمبر 341-342، خطاب نیشنل اجتماع لجنہ اماء اللہ یوکے 2005)

پھر آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والی بنو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ گھر جس میں خدا تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے اور وہ گھر جس میں خدا تعالیٰ کا ذکر نہیں ہوتا ان کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔“ (صحیح مسلم)

حضور انور ایدہ اللہ نے اس حدیث کو پیش کر کے سمجھایا: ”پس اپنے گھروں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ذکر الٰہی سے سجائے رکھیں تا کہ آپ کے گھروں میں زندگی کے آثار ہمیشہ نظر آتے رہیں۔“

(ماخوذ از جلسہ سالانہ آسٹریلیا2006ء مستورات سے خطاب)

اس کے بعد فرمایا: ”اگر تم ان خصوصیات کی حامل ہو گئیں جو پہلے بیان کی گئی ہیں اور اللہ کا ذکر کرنے والی بن گئیں۔ بجائے دنیا کی چکا چوند کے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی عبادت اور اس کی خوشی کو حاصل کرنا تمہارا مقصد بن گیا تو تمہیں ایسے اجر کی خوش خبری ہو جو تمہارے وہم و گمان میں بھی نہیں ہو سکتا۔ یہ ایسا اجر ہے جو تمہیں پہلی امتوں کی عورتوں سے ممتاز کر دے گا، ان سے علیحدہ کر دے گا۔“

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے اُن لوگوں میں جو انتہائی بُرائیوں میں پڑے ہوئے تھے آپ کو ماننے والیوں میں ایک انقلاب برپا ہو گیا تھا اور پھر آپ کے غلام صادق مسیح موعودؑ کے ماننے والیوں میں بھی ایک انقلاب برپا ہوا اُس کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں ان مثالوں کو ہمیں اپنے اندر بھی زندہ رکھنا ہے۔ اپنے آپ کو بھی مثالی احمدی بنانا ہے تا کہ ہم اگلی نسلوں کی بھی حفاظت کر سکیں۔“

حضور انور ایدہ اللہ مسلمان خواتین کی اعلیٰ قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ”دیکھیں اسلام کی ابتدا میں مسلمان عورتوں پر ایسے ایسے ظلم ہوئے کہ ان کو اپنے ایمان چھوڑنے کے لئے کہا جاتا تھا اور جب وہ انکار کرتی تھیں تو اُن کو گرم تپتی ریت پر لٹایا جاتا تھا۔ بھاری پتھر اُن پہ رکھ دیئے جاتے تھے۔۔۔ لیکن پھر بھی

انہوں نے اپنے ایمان کو کبھی ضائع نہیں کیا۔ انہوں نے یہ سب کچھ صرف اپنے ایمان کی خاطر برداشت کیا ہے اور ثابت کر دیا کہ ہمارا ایمان غیر متزلزل ہے اور کوئی اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ کوئی سختی کوئی ظلم ہمیں ہمارے ایمان سے پرے نہیں لے جا سکتا۔ کوئی لالچ ہمارے ایمان کو کم نہیں کر سکتا۔ پھر مالی قربانیوں کا وقت آیا تو انہوں نے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ عورتوں نے پھینک پھینک کے اپنے زیوروں کے ڈھیر لگا دیئے۔"

(ماخوذ از "اَلْاَزْھَارُ لِذَوَاتِ الْخِمَارِ" جلد سوم حصہ اول صفحہ نمبر 343-344، خطاب نیشنل اجتماع لجنہ اماءاللہ یوکے 2005)

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ قرونِ اولیٰ کی مسلمان عورتوں کا ذکر کرتے ہوئے ایک واقعہ یہ بیان فرماتے ہیں کہ احد کی جنگ سے واپسی پر حضرت سعد بن معاذؓ کی بوڑھی والدہ، جن کی بینائی انتہائی کمزور ہو چکی تھی، ان کا ایک بیٹا احد کی جنگ میں شہید ہو گیا تھا۔ جب وہ رسول اللہ ﷺ سے ملیں تو آپؐ نے ان سے ان کے بیٹے کا افسوس کیا۔ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! جب مَیں نے آپؐ کو سلامت دیکھ لیا تو آپ سمجھیں کہ مَیں نے مصیبت کو بھون کر کھا لیا۔

حضور فرماتے ہیں: "یہ وہ عشق تھا جو ان عورتوں کو پروانہ وار قربانیوں کے میدان میں کھینچے لئے آتا تھا۔ جو عہد انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کا اس کو انہوں نے سچا کر دکھایا۔"

"پھر اُمّ المومنین حضرت اُمّ حبیبہؓ کا ایک غیرتِ ایمانی کا واقعہ ہے۔ امام زُہری روایت کرتے ہیں کہ اسلام قبول کرنے سے قبل ابوسفیان مدینہ آئے۔ وہ صلح حدیبیہ کی مدّت بڑھانا چاہتے تھے۔ وہ اپنی بیٹی اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر گئے اور بستر پر جا کر بیٹھنے لگے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی بیٹھا کرتے تھے۔ تو حضرت اُمّ حبیبہؓ نے بستر لپیٹ دیا کہ ابوسفیان اس پر نہ بیٹھیں۔ اس پر ابوسفیان نے کہا کہ بیٹی! تم نے اس بستر کو مجھ پر ترجیح دی ہے۔ تم سمجھتی ہو کہ یہ بستر ایسا پاک ہے کہ میں اس پر بیٹھنے کے لائق نہیں۔ اس پر حضرت اُمّ حبیبہؓ نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ یہ بستر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے، مقدس بستر ہے اور تم ایک ناپاک مشرک شخص ہو۔ گو میرے باپ ہو لیکن تمہارا وہ مقام نہیں کہ اس بستر پر بیٹھ سکو۔"

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ جزء 8 صفحہ 142، رملۃ بنت ابی سفیان 11191، دارالکتب العلمیہ بیروت 2005ء)

"حضرت اُمّ المومنین نصرت جہاں بیگم صاحبہ (جنہیں حضرت اماں جانؓ کہتے ہیں) ان کی ایک صبر کی اعلیٰ مثال، ایک عجیب مثال ہے۔ جب ان کے بیٹے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب جو اُن کے بڑے لاڈلے تھے وہ بیمار ہوئے۔ بہت علاج کروایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ہر وقت ان کی فکر میں رہتے تھے۔ حضرت امّاں جان بھی دعاؤں اور علاج میں مشغول رہتی تھیں۔ بہرحال تقدیر الٰہی سے جب وہ فوت ہو گئے تو حضرت امّاں جان نے کہا کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اور پھر کہا کہ میں خدا کی تقدیر پر راضی ہوں۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت امّاں جان کے اس عظیم الشان صبر کو دیکھا تو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ اطلاع دی کہ 'خدا خوش ہو گیا'۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب یہ الہام حضرت اُمّ المومنین کو سنایا کہ تمہارے اس فعل پر، راضی بہ رضا ہونے پر، اللہ تعالیٰ نے یہ الہام کیا ہے کہ 'مَیں خوش ہو گیا' تو حضرت امّاں جان نے کہا کہ مجھے اس الہام سے اس قدر خوشی ہوئی ہے کہ دو ہزار مبارک احمد بھی مر جاتا تو میں پرواہ نہ کرتی۔" (ماخوذ از "اَلْاَزْھَارُ لِذَوَاتِ الْخِمَارِ" جلد سوم حصہ دوم صفحہ نمبر 85، جلسہ سالانہ برطانیہ، مستورات سے خطاب 2007)

پھر اولاد کی قربانی ہے۔۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ سے رہنمائی پا کر واقفینِ نو کی سکیم شروع فرمائی تھی۔ اور والدین کو یہ تحریک فرمائی تھی کہ بجائے اس کے کہ بچے بڑے ہو کر اپنی زندگیاں وقف کریں اور اپنے آپ کو پیش کریں، والدین دین کا درد رکھتے ہوئے اور تقویٰ پر قائم ہوتے ہوئے اپنے بچوں کو ان کی پیدائش سے پہلے دین کی راہ میں وقف کرنے کے لئے پیش کریں۔ اور حضرت مریم کی والدہ کی طرح یہ اعلان کریں کہ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ (آل عمران:36) کہ اے میرے ربّ! جو کچھ میرے پیٹ میں ہے اسے مَیں نے تیری نذر کرتے ہوئے آزاد کر دیا۔ یعنی دین کے کام کے لئے پیش کر دیا اور دنیاوی دھندوں سے آزاد کر دیا، پس مجھ سے یہ قبول کر لے۔

(ماخوذ از خطبہ جمعہ 22/ اکتوبر 2010ء حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: "آج آپ نظر دوڑا کر دیکھ لیں، سوائے جماعت احمدیہ کی ماؤں کے کوئی اس جذبے سے بچے کی پیدائش سے پہلے اپنے بچوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے پیش کرنے کی دعا نہیں کرتے۔ کوئی ماں آج احمدی ماں کے علاوہ ہمیں نہیں ملے گی جو یہ جذبہ رکھتی ہو، چاہے وہ ماں پاکستان کی رہنے والی ہے، یا ہندوستان کی ہے، یا ایشیا کے کسی ملک کی رہنے والی ہے یا افریقہ کی ہے، یورپ کی رہنے والی ہے یا امریکہ کی ہے۔ آسٹریلیا کی رہنے والی ہے یا جزائر کی ہے۔ جو اِس ایک اہم مقصد کے لئے اپنے بچوں کو خلیفۂ وقت کو پیش کر کے پھر خدا تعالیٰ سے یہ دعا نہ کر رہی ہو کہ اے اللہ تعالیٰ! ہمارا یہ وقف قبول فرما لے۔ یہ دعا کرنے والی تمام دنیا میں صرف اور صرف احمدی عورت نظر آتی ہے۔ اُن کو یہ فکر ہوتی ہے کہ خلیفۂ وقت کہیں ہماری درخواست کا انکار نہ کر دے اور یہ صورت کہیں اور پیدا ہو بھی نہیں سکتی۔ یہ جذبہ کہیں اور پیدا ہو بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ خلافت کے سائے تلے رہنے والی یہی ایک جماعت ہے جس کو خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے ذریعہ سے قائم

فرمایا ہے۔"(خطبہ جمعہ 18/ جنوری 2013ء فرمودہ حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

امر واقع یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے خلفاء کرام کے ہر دور میں خلافت سے وابستہ ہو کر لجنہ اماء اللہ نے خلیفہ وقت کی طرف سے پیش کردہ ہر تحریک پر لبیک کہتے ہوئے قربانی کے اعلیٰ نمونے قائم کئے ہیں۔

لجنہ اماء اللہ کے قیام کا بنیادی مقصد اور ہماری ذمہ داریاں

یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے کہ جماعت احمدیہ میں خلافت کے زیر سایہ مردوں اور عورتوں کی دینی تعلیم و تربیت اور ترقی کے لیے انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ، ناصرات اور لجنہ اماء اللہ کی الگ الگ ذیلی تنظیمیں موجود ہیں جو براہ راست خلیفہ وقت کی نگرانی میں کام کرتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ضمن میں فرماتے ہیں: "جماعت احمدیہ کا نظام ایک ایسا نظام ہے جو بچپن سے لے کر مرنے تک ہر احمدی کو ایک پیار اور محبت کی لڑی میں پرو کر رکھتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 5/ دسمبر 2003ء فرمودہ حضرت، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ: "اللہ تعالیٰ نے نظامِ جسم میں ہنگامی صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے بکثرت متبادل راستے تجویز کر رکھے ہیں مثلاً اگر ایک شریان بند ہو جائے تو اس کی جگہ دوسری شریان نیا راستہ مہیا کر دیتی ہے۔ لہٰذا انسان کو کسی نظام کی تشکیل کے وقت اس راہنما اصول کو مد نظر رکھنا چاہئے۔"

(سوانح فضل عمر، جلد دوم، صفحہ 127 مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

اسی اصول کے تحت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ نے ذیلی تنظیموں اور خاص طور پر لجنہ کی تنظیم کو جاری فرمایا تھا کہ اگر جماعت کا ایک طبقہ سُست ہے تو دوسرا طبقہ اپنے کام میں فعّال اور تیز ہو جائے اور جماعتی ترقی کے کام کبھی رکنے نہ پائیں اور جب جماعت کے تمام طبقات فعّال ہو جاتے ہیں، کام کرنے لگ جاتے ہیں تو پھر جماعت کی ترقی کی رفتار کئی گنا زیادہ ہو جاتی ہے۔

لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے مستحسن اور مستحکم قیام کے حوالے سے حضور انور ایدہ اللہ فرماتے ہیں کہ: "لجنہ کی تنظیم جو احمدی عورتوں کی تربیت کے لئے بنائی گئی ہے اسی لئے بنائی گئی ہے کہ احمدی عورتوں میں یہ احساس ہو کہ ہماری جماعت میں الگ اور علیحدہ پہچان ہے ہماری کوئی اہمیت ہے اور اگر مردوں کے مقابلے پر بعض کام کرنے کے موقع نہیں ملتے تو اپنی تنظیم کے تحت ہم وہ کام کریں جن سے بعد میں ظاہر ہوتا ہو کہ عورتوں نے کتنا کام کیا ہے اور مردوں نے کتنا کام کیا ہے۔ تو بہر حال یہ احساس ہر وقت رہنا چاہیے کہ اس پہچان کو ہم نے جماعت کے وقار کے لئے قائم رکھنا ہے اور مزید نکھارنا ہے۔ اور اس مقصد کے لئے آپ کے مختلف پروگرام بنتے ہیں، تربیتی اجلاسات ہوتے ہیں، اجتماعات ہوتے ہیں۔

ضروری ہے کہ اجتماعوں جلسوں اور اجلاسوں کے یہ جو سارے پروگرام ترتیب دئے جاتے ہیں آپ لوگ بڑھ چڑھ کر ان میں حصہ لیں۔ جو اس معاملے میں کمزور بہنیں ہیں ان کو بھی اپنے ساتھ ملائیں ان کو بھی پیار اور محبت سے سمجھا کر ان پروگراموں میں شامل کریں اس سے آپ اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ دوسرے کی اصلاح کی فکر بھی کر رہی ہوں گی اور اس وجہ سے دوہرا ثواب کما رہی ہوں گی اور یہ جو دوسروں کی اصلاح کی فکر ہے یہ بھی انبیاء کی سنت ہے۔" (ماخوذ از "الْأَزْهَارُ لِذَوَاتِ الْخِمَارِ" جلد سوم حصہ اول صفحہ نمبر 338-، خطاب نیشنل اجتماع لجنہ اماء اللہ یوکے 2005)

پھر فرمایا: "جن خاندانوں میں مائیں نیک ہوں نمازیں پڑھنے میں باقاعدہ ہوں نظام جماعت کی اطاعت کرنے والی ہوں اجلاسوں اجتماعوں میں باقاعدہ شامل ہونے والی ہوں ہر قسم کے تربیتی پروگراموں میں اپنے کاموں کا حرج کر کے حصہ لینے والی ہوں نظام جماعت کی پوری طرح اطاعت گزار ہوں اور سب سے بڑھ کر اپنے بچوں کے لئے دعائیں کرنے ئی والی ہوں تو ایسے گھروں کے بچے پھر عموماً دین کی طرف رکھنے والے ہوتے ہیں اور ماں باپ کے بھی اطاعت گزار ہوتے ہیں اس لئے سب سے اہم ضروری چیز ہے کہ ماں باپ خود اپنے بچوں کے لئے نمونہ بنیں۔" (جلسہ سالانہ برطانیہ 2003ء مستورات سے خطاب، الفضل 17 ستمبر 2004)

میں اپنی گزارشات کا اختتام اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے ایک پیغام سے کرنا چاہتی ہوں جو کہ حضور نے لجنہ اماء اللہ بھارت کے اجتماع کے موقع پر دیا۔ آپ فرماتے ہیں: "میرا پیغام یہ ہے کہ آپ احمدی مستورات ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے زمانے کے امام کو مانا اور آپؑ کے بعد خلافت احمدیہ سے وابستہ ہو کر اس کی برکات سے متمتع ہو رہی ہیں۔ آپ نے خلیفۂ وقت کی رہنمائی میں اسلامی تعلیمات سے سب دنیا کو روشناس کروانا ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ پہلے آپ اور آپ کی اولاد ان تعلیمات پر عمل پیرا ہو تا کہ آپ اپنے قول و فعل دونوں سے اسلامی تعلیمات کا پرچار کر سکیں۔" (ماخوذ از الفضل آن لائن 28 جنوری 2020ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اور ہمارے بچے ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہیں اور قول و فعل میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق عمل کرنے والی ہوں۔ آمین۔

انفاق فی سبیل اللہ اور محبت الٰہی کا حصول

محترمہ جاشیہ بخاری صاحبہ، زیورک حلقہ مشتاق

سورۃ النساء کی آیات 40 اور 41 میں اللہ تعالیٰ انفاق فی سبیل اللہ کا تاکیدی ارشاد فرماتا ہے۔ یعنی آخر ان لوگوں پر کیا آفت آجاتی اگر یہ اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے اور جو کچھ اللہ نے دیا اس میں سے خرچ کرتے اگر یہ ایسا کرتے تو اللہ سے ان کی نیکی کہاں چھپی رہتی اللہ کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا اگر کوئی ایک نیکی بجالاتا ہے تو وہ کئی گناہ بڑھا کر دیتا ہے۔

ارکان اسلام میں نماز اور زکوۃ دو بنیادی رکن ہیں قرآن پاک میں بھی ان دو اسلامی ارکان کا ذکر بطور بدنی اور مالی عبادات کے کیا گیا ہے۔ عربی زبان میں زکوۃ کے معنی پاک کرنا، نشو نما دینا، خوشحالی سے ہمکنار کرنا ہے۔ اسی وجہ سے اسلامی اصطلاح میں انفاق فی سبیل اللہ کا دوسرا نام صدقات ہے۔ خدا تعالیٰ کا دین ہر دور اور ہر زمانے میں اپنے غلبہ اور قیام کے لئے مومنوں سے انفاق فی سبیل اللہ کا مطالبہ کرتا ہے بلکہ متقی کے لیے شرط رکھی گئی ہے تو ان کا حق بھی ادا کرے۔

حضرت مسیح موعود کے درخت وجود کی سرسبز شاخوں!

جب ہم قرآن کریم کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس میں کثرت سے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کا حکم موجود ہے۔ سورۃ البقرہ کی ابتدائی آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یعنی قرآن مجید ایسے متقیوں کے لیے ہدایت کا موجب ہے جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ نماز کو قائم کرتے ہیں اور جو کچھ اللہ نے ان کو دیا ہے اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ قرآن کریم امت مسلمہ کو پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ دین کے قیام، اسلامی معاشرہ کی فلاح و بہبود، اسلامی سلطنت کی مضبوطی اور استحکام اور اشاعت دین کے لئے بارضا اور رغبت اپنے اموال خرچ کرو تاکہ تم میں ضعف اور کمزوری نہ آجائے۔ تم کاہلی اور سستی کا شکار نہ ہو۔ تم بخل میں مبتلا نہ ہو جاؤ حالانکہ خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے میں تمہاری زندگی کا راز مضمر ہے اور تمہاری بقاء کا سامان موجود ہے تم اگر اس فریضہ سے غافل ہوگئے تو دنیا کی طاقتیں تم پر ٹوٹ پڑیں گی۔ تمہاری طاقت ختم ہو جائے گی۔ قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے کہ ہماری قربانی سے مال میں کمی نہیں آتی کیوں کہ زمین و آسمان کے سارے خزانوں کا وہ مالک ہے اس کے خزانے میں کسی چیز کی کمی نہیں ہے۔ بندہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جیسے جیسے خرچ کرتا جاتا ہے خدا تعالیٰ برابر اس کو اپنی نعمتوں سے نوازتا جاتا ہے اور اس کے مال میں کمی نہیں آنے دیتا بلکہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے ہاتھ روک لینا ہی اس کے مال کو ہلاک کرنے کا موجب ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے اور پیدا کر دوسرا کہتا ہے اے اللہ! روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاک کر دے۔ اور اس کا مال و متاع برباد کر دے“۔ (بخاری کتاب الزکوۃ)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دنیا میں اس غرض سے پیدا کیا ہے کہ وہ ایک عبد کے طور پر زندگی گزارتے ہوئے قرب الٰہی کی سربراہوں کی پیروی کرتا رہے تاکہ جب اس دارالعمل سے دارالجزا کی طرف منتقل ہو تو اپنے مقصد حیات میں کامیاب قرار پائے اور رضائے الٰہی کی ابدی جنت میں داخل ہو سکے۔ اس عظیم مقصد کے حصول کے لئے خدا تعالیٰ نے جو ذرائع اور وسائل انسان کو عطا فرمائے ہیں ان میں سے ایک اہم ذریعہ انفاق فی سبیل اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کے رستہ میں اس کی رضا حاصل کرنے کی خالص نیت سے خرچ کرنا ہے۔ قرآن مجید کا مطالعہ شروع کرتے ہیں یہ آیات کریمہ ہماری توجہ کھینچتی ہیں جو سورۃ البقرہ کی ابتدا میں آئی ہیں فرمایا:

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ (سورۃ البقرۃ:3) کہ یہ قرآن کریم وہ عظیم موعود کتاب ہے جس میں ذرہ برابر بھی شک نہیں اور یہ متقیوں کے لئے ذریعہ ہدایت ہے۔ یہاں یہ سوال ذہن میں ابھرتے ہیں کہ آخر یہ متقی لوگ کون ہیں اور انسان متقی کیسے بن سکتا ہے ان دونوں سوالوں کا جواب یہ عطا فرمایا:

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (سورۃ البقرۃ:4)

کہ متقی وہ لوگ ہیں جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم انہیں رزق دیتے ہیں اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

اس میں متقی لوگوں کی جو درحقیقت انجام کار فلاح پانے والے ہیں دو بنیادی علامتیں بیان کی گئی ہیں۔ ان نشانیوں سے ان کو خوب پہچانا جاسکتا ہے اور یہ ہی وہ ذرائع بھی ہیں جن سے تقوی کی راہ پر قدم اٹھاتے ہوئے انسان بالآخر اپنے مقصد حیات کو پانے میں کامیاب ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی محبت اور قربت پالیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس نکتہ معرفت کو کیا خوب انداز میں بیان فرمایا ہے۔

سب کچھ تیری عطا ہے، گھر سے تو کچھ نہ لائے

اس محکم یقین پر پوری طرح قائم ہو جانے کے بعد ایک بندہ مومن کی ساری زندگی اس انداز میں گزرتی ہے کہ وہ اپنی ہر شے کو عطاء الٰہی یقین کرتے ہوئے پوری بشاشت اور خوش دلی کے ساتھ، پورے انشراح اور یقین کے ساتھ، راہ خدا

میں خرچ کرتا ہے اور خرچ کرتا چلا جاتا ہے۔ اپنی جان، مال، وقت، عزت اور اپنی خداداد قوت و استعداد کا ایک ایک ذرہ اس راہ میں قربان کرتا چلا جاتا ہے۔ اور سب کچھ قربان کر دینے کے بعد اس کی دل کی گہرائیوں سے یہی آواز اٹھتی ہے کہ

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

جب قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی کہ: لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ (سورۃ آل عمران:93)

کہ تم ہرگز نیکی نہ پاسکو گے جب تک تم ان چیزوں میں سے خرچ نہ کرو گے جن سے تم محبت کرتے ہو۔

تو اس کے بعد وفا شعار صحابہ کا طرز عمل دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا یوں لگتا تھا کہ وہ اپنی ہر محبوب ترین چیز کو راہ خدا میں قربان کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ انصار مدینہ میں سب سے زیادہ باغات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے۔ بیر حاء نامی ایک باغ آپ کا محبوب ترین باغ تھا۔ یہ مسجد نبوی کے سامنے تھا اور حضور ﷺ اکثر وہاں تشریف لے جایا کرتے تھے اس کا اور میٹھا پانی آپؐ کو بہت مرغوب تھا یہ آیت اتری تو حضرت ابو طلحہ نے فی الفور یہ باغ اللہ کی رضا کی خاطر صدقہ کے طور پر پیش کر دیا۔

حضرت عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ اور حضرت اسماء سے زیادہ کسی کو سخی نہیں دیکھا۔ دونوں کا اندازہ قربانی مختلف تھا۔ حضرت عائشہ تو تھوڑا تھوڑا کر کے مال جمع کرتی اور جب کچھ مال جمع ہو جاتا تو سب کا سب تقسیم کر دیتی مگر حضرت اسماء کا طریقہ یہ تھا کہ وہ تو کوئی چیز اپنے پاس رکھتی ہی نہ تھیں۔

ایک بار رسول خداؐ نے عورتوں کو راہ خدا میں قربانی کرنے کی نصیحت فرمائی تو ابھی آپ واپس گھر نہیں پہنچے تھے کہ حضرت ابن مسعود کی بیوی آگئیں اور عرض کیا کہ میرے پاس جس قدر زیورات ہیں وہ سب کے سامنے لے آئی ہوں اور راہ خدا میں پیش کرتی ہوں۔ (صحیح بخاری کتاب الزکاۃ)

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں اس کی خاطر مال خرچ کرنے والوں کے متعلق فرماتا ہے:

مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یُقۡرِضُ اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗۤ اَضۡعَافًا کَثِیۡرَۃً ؕ وَ اللّٰہُ یَقۡبِضُ وَ یَبۡصُۜطُ ۪ وَ اِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ (سورۃ البقرۃ:246)

"کیا کوئی ہے جو اللہ تعالیٰ کو (اپنے مال کا) ایک اچھا ٹکڑا کاٹ کر دے۔ تاکہ وہ اس (مال کو) اس کے لئے بہت بڑھائے اور اللہ (مال) لے کر اسے بڑھاتا ہے۔ اور تمہیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔"

آپ نے کبھی ایسا شخص نہیں دیکھا ہو گا کہ جو محنت مزدوری سے حلال کی روزی کما کر اس میں سے کچھ حصہ غریبوں اور یتیموں میں تقسیم کرتا پھرے اور خود غریب محتاج یا بھوکا مرتا ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ایسے لوگوں سے وعدہ ہے کہ وہ جتنا مال بھی اس کے محتاج اور بے سہارا بندوں میں تقسیم کریں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے اس سے کہیں بڑھ کر لوٹائے گا، جو انہوں نے خرچ کیا ہو گا۔

پیارے آقا نبی کریم ﷺ نے کبھی بھی اپنی ضرورت سے زائد مال کو گھر میں نہ رکھا بلکہ فوراً غریبوں اور یتیموں کے گھروں میں نکل جاتے اور ان کی ہر ممکن امداد فرماتے۔ یہی اسوہ صحابہ کرامؓ کا تھا۔ جنہوں نے اپنے گھروں کا سارا اور آدھا آدھا مال خدا کی راہ میں بے دریغ پیش کر دیا، جس کے بدلے میں انہیں خدا تعالیٰ نے دنیا میں ہی جنت کی بشارت دے دی۔

ایک اور موقع پر آپؐ نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ: "جو شخص خدا تعالیٰ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے اسے اس کے بدلے میں سات سو گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔" (بخاری کتاب الایمان)

مہدی آخر الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیزوں سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی، صرف ایک سے ہی محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر تم میں سے کوئی خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کریگا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادے سے آتا ہے۔" (مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۴۹۷)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مجلس میں اس حوالے سے بیان کرتے ہوئے ایک جگہ یوں فرمایا کہ: "اللہ تعالیٰ جو قرض مانگتا ہے تو اس سے یہ مراد نہیں ہوتی ہے کہ معاذ اللہ اللہ تعالیٰ کو حاجت ہے اور وہ محتاج ہے۔ ایسا وہم کرنا بھی کفر ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جزا کے ساتھ واپس کروں گا۔" یعنی بڑھا کر واپس کروں گا" یہ ایک طریق ہے اللہ تعالیٰ جس سے فضل کرنا چاہتا ہے۔" (ملفوظات جلد 3 صفحہ 268)

پس یہ وہ اعلیٰ ترین معیار ہے جو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قائم فرمایا اور آپ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قائم فرمایا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت ابو بکر گھر کا کُل سامان لے کر آگئے۔ حضرت عمر گھر کا نصف سامان لے کر آگئے اور اسی طرح باقی صحابہ بھی اپنی اپنی استعداد کے مطابق قربانیاں دیتے رہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 2 صفحہ 95۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر ایک موقع پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

"ایک نادان کہتا ہے کہ مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یُقۡرِضُ اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا۔

(البقرہ:246) (کون شخص ہے جو اللہ کو قرض دے) اس کا مفہوم یہ ہے کہ گویا معاذ اللہ خدا بھوکا ہے۔ احمق نہیں سمجھتا۔" آپؑ فرماتے ہیں کہ احمق لوگ ہیں جو ایسی باتیں کرتے ہیں۔ "احمق نہیں سمجھتا کہ اس سے بھوکا ہونا کہاں سے نکلتا ہے؟" جب قرضۂ حسنہ کی بات اللہ تعالیٰ کرتا ہے کہ مجھے دو تو اس سے کہاں یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھوکا ہے۔ فرمایا کہ "یہاں قرض کا مفہوم اصل تو یہ ہے کہ ایسی چیزیں جن کے واپس کرنے کا وعدہ ہوتا ہے" قرض تو ہوتا ہی واپس کرنے کے لیے ہے اور اس کے ساتھ وعدہ ہوتا ہے۔ فرمایا کہ "اس کے ساتھ افلاس اپنی طرف سے لگالیتا ہے" یعنی اعتراض کرنے والا افلاس کا لفظ یا غربت کا لفظ یا اللہ تعالیٰ کی ضرورت کا لفظ اپنی طرف سے لگالیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو یہ نہیں فرمایا کہ میں بھوکا ہوں، افلاس زدہ ہوں۔ اس لیے مجھے دو۔ اپنی ذات کے لیے میں نے خرچ کرنا ہے۔ ہاں اپنے بندوں کے لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے جب بھوکے ہوتے ہیں تم دوگے، ان پر خرچ کروگے تو اس کا مطلب یہ ہے تم نے مجھ پر خرچ کیا۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ "یہاں قرض سے مراد یہ ہے کہ کون ہے جو خدا تعالیٰ کو اعمال صالحہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کی جزا اسے کئی گنا کرکے دیتا ہے۔" کوئی بھی عمل صالح ہو اللہ کی خاطر بجالاؤ تو اللہ تعالیٰ اسے بڑھاکے دیتا ہے۔ صرف روپیہ پیسے کی بات نہیں ہے اور یہ جو بات ہے، فرماتے ہیں "یہ خدا کی شان کے لائق ہے۔ جو سلسلہ عبودیت کا ربوبیت کے ساتھ ہے۔ اس پر غور کرنے سے اس کا یہ مفہوم صاف سمجھ میں آتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ بدوں کسی نیکی، دعا اور التجا اور بدوں تفرقہ کافر و مومن کے ہر ایک کی پرورش فرما رہا ہے۔"

(ملفوظات جلد 1، صفحہ 227-226، ماخوذ از خطبہ جمعہ 8 جنوری 2021ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ خطبہ ۲۴ جون ۱۹۹۸ فرماتے ہیں:

"ہمیشہ خدمت دین کی خاطر دل کھولنے والوں کے ساتھ ویسے ہی لوگ اور پیدا ہوتے رہتے ہیں جو نہ صرف اموال خرچ کرنے میں تردد نہیں کرتے بلکہ وقت خرچ کرنے میں بھی تردد نہیں کرتے، انہی کی طرح نیک بنتے چلے جاتے ہیں۔ اور یہ وہ سلسلے کی اہم ضرورت ہے جسے ہمیں پورا کرنا چاہیئے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ کی تفسیر بیان کی ہے۔ فرمایا: "قرآن کریم میں سورۃ بقرہ میں جہاں پہلا رکوع شروع ہوتا ہے وہاں متقی کی نسبت فرمایا ہے {وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ} یعنی جو کچھ اللہ نے دیا ہے اس سے خرچ کرتے ہیں۔ یہ تو پہلے رکوع کا ذکر ہے۔ پھر اسی سورۃ میں کئی جگہ انفاق فی سبیل اللہ کی بڑی بڑی تاکیدیں آئی ہیں۔ پس تم حقیقی نیکی نہیں پاسکوگے جب تک تم مال سے خرچ نہیں کروگے۔ {مِمَّا تُحِبُّوۡنَ} کے معنے میرے نزدیک مال ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ سورۃ العادیات آئیت ۹ میں فرماتا ہے:

وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الۡخَيۡرِ لَشَدِيۡدٌ ؕ اور یقیناً مال کی محبت میں وہ بہت شدید ہے۔ پس حقیقی نیکی پانے کے لئے ضروری ہے کہ اپنی پسندیدہ چیز مال میں سے خرچ کرتے رہو۔" (ضمیمہ اخبار بدر قادیان یکم و ۸ رجولائی ۱۹۰۹ بحوالہ حقائق الفرقان جلد اول صفحہ ۵۰۰، ۵۰۱)

ایک روایت ہے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب کے حوالے سے یہ حدیث بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: "اے آدم کے بیٹے تو اپنا خزانہ میرے پاس جمع کرکے مطمئن ہو جا، نہ آگ لگنے کا خطرہ، نہ پانی میں ڈوبنے کا اندیشہ اور نہ کسی چور کی چوری کا ڈر۔ میرے پاس رکھا گیا خزانہ مَیں پورا تجھے دوں گا اس دن جبکہ تو اس کا سب سے زیادہ محتاج ہوگا"۔ (طبرانی)

اس بارہ میں ایک اور روایت ہے۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن حساب کتاب ختم ہونے تک انفاق فی سبیل اللہ کرنے والا اللہ کی راہ میں خرچ کئے ہوئے اپنے مال کے سایہ میں رہے گا"۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۱۴۸)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے ایک کھجور بھی پاک کمائی میں سے اللہ کی راہ میں دی۔ اور اللہ تعالیٰ پاک چیز کو ہی قبول فرماتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کھجور کو دائیں ہاتھ سے قبول فرمائے گا اور اسے بڑھاتا چلا جائے گا یہاں تک کہ وہ پہاڑ جتنی ہو جائے گی۔ جس طرح تم میں سے کوئی اپنے چھوٹے سے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ ایک بڑا جانور بن جاتا ہے۔" (بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الصدقۃ من کسب طیب)

تو اللہ تعالیٰ کی خاطر کی ہوئی قربانی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس دنیا میں بھی راستے سے بھٹکنے سے بچاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے شخص سے ایسے اعمال سرزد ہوتے ہیں جن سے اس کا انجام بھی بخیر ہو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: "یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجالا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اُس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کردے گا کہ اس کی خدمت بجالائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو اور یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرّہ محتاج نہیں ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو

خدمت کا موقع دیتا ہے"۔ (مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۴۹۷، ۴۹۸۔ منقول از ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز اردو۔ ستمبر ۱۹۰۳ء)

اب میں احمدی خواتین نے کس طرح مالی قربانیوں کی عظیم داستانیں رقم کیں۔ اس کے چند واقعات بیان کرتی ہوں۔

یہ پسندیدہ مال خرچ کرنے والی جہاں ہمیں کینیڈا میں نظر آتی ہے وہاں یوکے میں بھی جرمنی میں بھی ہیں پاکستان جیسے غریب ملک میں بھی ہیں جہاں غریب کی کل جمع پونجی ایک عدد ہوتا ہے اور یہ بھی پھر کوئی امید نہیں ہوتی کہ شاید کبھی اور کبھی زیور بنانے کا موقع مل جائے لیکن وہ بڑے شوق سے آکر پیش کرتی ہیں۔ غرض دنیا کے ہر ملک میں یہی نمونے نظر آتے ہیں اور یہی نشانی ہے زندہ قوموں کی کہ ان کی مائیں، بیٹیاں قربانی کے میدان میں اپنے باپ اور بیٹوں سے پیچھے نہیں رہتی کسی صورت بھی پیچھے رہنا گوارا نہیں کرتیں۔

اس کی زندہ مثالیں وہ مساجد ہیں جو صرف لجنہ کے چندہ سے تعمیر ہوئیں جس میں خدیجہ مسجد برلن، مسجد فضل لندن، مسجد مبارک ہالینڈ، نصرت جہاں مسجد کوپن ہیگن شامل ہیں۔

حضرت فضل عمر اس زمانے میں مسجد بنانے کی تعمیر کی تحریک کے دوران ایک احمدی پٹھان عورت کی قربانی کا ذکر فرماتے ہیں کہتے ہیں ضعیف تھی چلتے وقت قدم سے قدم نہیں ملتا تھا لڑکھڑاتے ہوئے چلتی تھی میرے پاس آئی اور دو روپے میرے ہاتھ میں تھما دیے زبان پشتو تھی اردو اٹک اٹک کر تھوڑا تھوڑا بولتی تھی اتنی غریب تھی کہ جماعت کے وظیفہ پر چل رہی تھی اس نے اپنی چنی کو ہاتھ لگا کر دکھایا یہ جماعت کی ہے اپنی قمیض کو ہاتھ میں پکڑ کر بتایا کہ یہ جماعت کی ہے۔ جوتی کی طرف اشارہ کرکے کہا یہ بھی جماعت کے تھے اور جو وظیفہ ملتا تھا اس میں سے جو دو روپے تھے وہ کہتی ہے وہ بھی جماعت ہی کے تھے میں نے اپنے لئے اکٹھے بچائے ہوئے تھے اب میں یہ جماعت کے حضور پیش کرتی ہوں تو وہ دو روپے جماعت ہی کہ وظیفہ سے بچائے ہوئے تھے لیکن اللہ تعالی کے حضور اس دو روپے کی عظیم قیمت ہوگی۔ حضرت فضل عمر فرماتے ہیں اس نے کہا یہ جوتی دفتر کی ہے میرا قرآن بھی دفتر کا ہے یعنی میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے ہر چیز دفتر سے ملتی ہے۔ فرماتے ہیں اس کا ایک ایک لفظ ایک طرف تو میرے دل پر نشتر کا کام کر رہا تھا اور دوسری طرف میرا دل اس محسن کو یاد کر کے جس نے ایک مردہ قوم میں سے زندہ اور سرسبز روحیں پیدا کر دیں شکر اور احسان کے جذبات سے لبریز ہو رہا تھا اور میرے اندر سے یہ آواز آرہی تھی خدایا: تیرا مسیح کس شان کا تھا جس نے ان پٹھانوں کی جو دوسروں کا مال لوٹ لیا کرتے تھے ایسی کایا پلٹ دی تیرے دین کے لئے اپنے ملک اور اپنے عزیز اور اپنا مال قربان کر دینا ایک نعمت سمجھتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود اپنی بیگم حضرت محمودہ بیگم صاحبہ کی الفضل اخبار کے اجرا کے لیے ان کی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

خدائے تعالی نے میری بیوی کے دل میں اسی طرح تحریک کی جس طرح حضرت خدیجہ کے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی تحریک کی تھی انہوں نے اس امر کو جانتے ہوئے کہ اخبار میں پیسہ لگانا ایسا ہی ہے جیسے کنویں میں پھینک دینا اور خصوصا اس اخبار میں جس کا جاری کرنے والا محمود ہو جو اس زمانہ میں شاید سب سے زیادہ مذموم تھا۔ آپ نے دو زیور مجھے دیے کہ میں ان کو فروخت کر کے اخبار جاری کر دوں ان میں سے ایک تو ان کے اپنے تھے دوسرے ان کے بچپن کے کھڑے تھے جو انہوں نے اپنی اور میری لڑکی ناصرہ بیگم سلمہ اللہ تعالی کے استعمال کے لیے رکھے ہوئے تھے میں زیورات کو لے کر کے فروخت ہوئے یہ ابتدائی سرمایہ الفضل کا تھا۔

الفضل اپنے ساتھ میری بے بسی کی حالت اور میری بیوی کی قربانی کو تازہ رکھے گا کیا بات ہے کہ عورت ایک خاموش کارکن ہوتی ہے اس کی مثال گلاب کے پھول کی سی ہے جس سے عطر تیار کیا جاتا ہے لوگ اس دکان کو تو یاد رکھتے ہیں جہاں سے آخری دیتے ہیں لیکن اس گلاب کا کسی کو خیال بھی نہیں آتا جس نے مر کر ان کی خوشی کا سامان پیدا کیا میں حیران ہوتا ہوں کہ اگر اللہ تعالی یہ سامان پیدا نہ کرتا تو میں کیا کرتا اور میرے لئے خدمت کا کون سا دروازہ کھولا جاتا۔

(تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد ایک صفحہ 16)

ایک واقعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے سنایا کوپن ہیگن کی جب تحریک ہو رہی تھی مسجد کی تو عورتیں جس طرح والہانہ طور پر مالی قربانیاں کر رہی تھی اتفاق سے ایک غیر احمدی عورت بھی وہاں بیٹھی تھی یہ نظارہ دیکھ رہی تھی تو اس نے یہ تبصرہ کیا کہ ہم نے دیوانہ وار لوگوں کو پیسے لیتے تو دیکھا ہے لیکن دیوانہ وار لوگوں کو پیسے دیتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا یہ آج احمدی عورتوں نے ہمیں بتایا ہے کہ پیسے لیتے ہوئے جوش نہیں ہوا کرتا اصل جوش وہ ہے جو پیسے دیتے وقت دکھایا جائے اللہ تعالی کے فضل سے یہ زندگی کی وہ علامت ہے جو احمدی خواتین کو سب سے زیادہ ممتاز کرتی ہے۔

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہیے۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اسے راہ حق میں خرچ کر دیا۔ دوسرے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ، دانائی اور علم و حکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا بھی ہے۔" (بخاری کتاب الزکوۃ باب انفاق المال فی حقہ)

حال ہی میں جلسہ سالانہ یوکے 2022ء کے موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالی نے خصوصی طور پر انفاق فی سبیل اللہ کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اللہ تعالی ہمیں مالی لحاظ سے مقبول خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے اور اس کی بے جا اور بے دریغ محبت سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

چکن سیخ کباب

محترمہ مشعل رضوان صاحبہ، زیورک حلقہ مشتاق

اجزاء

چکن قیمہ آدھا کلو (دوبار گرائنڈ کیا ہوا)
لہسن ادرک پیسٹ ایک کھانے کا چمچ
دہی دو سے تین کھانے کے چمچ
سرخ مرچ پاؤڈر آدھا چائے کا چمچ
ہری الائچی ایک تہائی چائے کا چمچ (بیج کٹے ہوئے)
سوکھا دھنیا پاؤڈر آدھا چائے کا چمچ
بیکنگ پاؤڈر ایک چٹکی
پیاز ایک عدد (درمیانہ سائز)
ہری مرچ پانچ سے چھ عدد (باریک کٹی ہوئی)
نمک حسب ذائقہ
کالی مرچ پاؤڈر ایک تہائی چائے کا چمچ
سفید زیرہ پاؤڈر آدھا چائے کا چمچ
دار چینی پاؤڈر ایک تہائی چائے کا چمچ
آئل دو سے تین کھانے کے چمچ

ترکیب

ایک چوپر میں آئل کے علاوہ باقی تمام اجزاء کو اچھی طرح پیس لیں۔

اب ہاتھوں کو آئل کی مدد سے گریس کر کے قیمے کے بالز بنائیں اور سیخ یا راڈ پر لگا کر کباب کی شکل دے دیں۔

اب اسے کوئلوں پر پکائیں، بیک کر لیں یا فرائی کر کے کوئلوں کا دھواں دے سکتے ہیں۔

جب کباب تیار ہو جائیں تو سرونگ پلیٹر پر رکھ کر سبزیوں سے گارنش کر کے چٹنی یا کیچپ کے ساتھ سرو کریں۔